کتابیات

اُردو املا اور دوسرے مسائل

سلسلۂ مطبوعات :
مقتدرہ : ۶۲
دارالتصنیف : ۲۹

طبع اول : مارچ ۱۹۸۶ء
تعداد : ایک ہزار
قیمت مجلد : -/۴۸ روپے
قیمت غیر مجلد : -/۳۶ روپے
طابع : سید ظفرالحسن رضوی ،
ظفر سنز پرنٹرز ،
۹ - بی کوپر روڈ ،
لاہور -
ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
(صدر نشین)
مقتدرہ قومی زبان
مکان نمبر ۱۰ ، گلی نمبر ۳۲ ،
ایف ۸/۱ ، اسلام آباد

کتابیاتِ اردو املا اور دوسرے مسائل

مؤلفہ

ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری

نظرِ ثانی

سید جمیل احمد رضوی

مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

۱۹۸۶ء

فہرست مندرجات

حصہ اول (کتابیں)

حصہ دوم (مقالات)

ضمیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب اردو زبان کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کر رہی ہے اور علمی اور تحقیقی کام کرنے والوں کو ماخذ کی سیر حاصل مقدار مہیا کرتی ہے۔ فاضل مرتب نے مختلف مصادر کی جمع آوری اور ترتیب و تدوین میں جو محنت اٹھائی ہے، اس سے اہلِ علم کے لیے اردو زبان کے بے شمار لسانی پہلوؤں کا مطالعہ آسان ہو گیا ہے۔

کتاب کے آخر میں مرتب کی تحریر کردہ معروضات بطور ضمیمہ شامل کی گئی ہیں اور ان میں اردو املا، رسم الخط، اعراب، رموزِ اوقاف، علامات اور کئی دیگر مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ امید ہے اردو زبان کے فنی، علمی اور لسانی پہلوؤں پر مطالعے کے شائقین اس کتاب کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھیں گے۔

★ ★ ★

انتساب

اردو املا اور اس کے مسائل میں میرے ذوق کی تربیت میں سب سے زیادہ حصہ جناب رشید حسن خاں کے فیضِ صحبت اور انھی کی کتابوں کا ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں بھی سب سے زیادہ استفادہ انھی کی کتابوں سے کیا ہے۔ اس لیے میں اپنی یہ تالیف آں موصوف ہی کے نام معنون کرتا ہوں۔

مؤلف

پیش لفظ

مقتدرہ قومی زبان نے گذشتہ دو سال میں قومی زبان کی ترویج و نفاذ کے سلسلے میں جن اہم امور کی طرف توجہ دی ہے، ان میں مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات اورکتابیات کی تدوین و اشاعت کی خاص اہمیت ہے۔ اس سلسلہ تدوین و اشاعت کا ابھی آغاز ہوا ہے لیکن یہ ہمیشہ جاری رہنے والا کام ہے۔ آئندہ نئے نئے موضوعات اور نئی نئی ضرورتیں سامنے آتی رہیں گی اور کام آگے بڑھتا رہے گا۔

جب بھی کسی اہم اور بڑے کام کے آغاز کا فیصلہ کیا جاتا ہے تو اس کی منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے، کام کو مختلف مراحل میں انجام دینا پڑتا ہے اور یہ طے کرنا ناگریز ہوتا ہے کہ آغاز کہاں سے اور کس طرح ہو، کون سے امور پہلے انجام دیے جائیں اور کن کو مؤخر کیا جائے۔

اگر دماغ منصوبہ بندی کی ضرورت سے نا آشنا ہو اور نظر کام کی اہمیت پر نہ ہو تو قلب کے لیے اطمینان و مسرت کا سرو سامان بہ مشکل فراہم ہوتا ہے۔ چونکہ اس قسم کے حوالہ جاتی کام ادب و شعر کے کاموں سے مختلف ہوتے ہیں اور جس طرح کسی شعر یا ادب پارے کا مطالعہ قلب پر فوراً اثر کرتا ہے اور ذہن کے لیے مسرت و سکون بخش ثابت ہوتا ہے، حوالے کے کاموں کا فائدہ فوراً نظر نہیں آتا اور نتیجہ فوراً برآمد نہیں ہو جاتا، البتہ تحقیق کے آغاز کی ضرورتوں اور معیار کے شرائط پر نظر ہو تو قلب اس کی اہمیت کا اعتراف کرتا ہے اور قومی زندگی کے مراحل، فکر و عمل میں جوں جوں ان کی ضرورت پیش آتی ہے، اعتراف کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا رہتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ اس کام کی اہمیت سے ہر قلب مطمئن ہو جاتا ہے۔

اردو میں کتابیات کے موضوع پر بہت کم کام ہوا ہے اور جو ہوا ہے

وہ تحقیق کے شائقین نے اپنے ذوق و ضرورت کے دائروں میں انفرادی طور پر انجام دیا ہے اور بعض اوقات تو یہ حادثہ پیش آیا ہے کہ بہترین علمی ذوق اور تحقیق کی اعلیٰ صلاحیتیں مآخذ کی تلاش اور کتابیات کی تدوین ہی میں ضائع ہو گئی ہیں ۔ اس لیے کہ ہمارے ہاں مآخذ میں رہنمائی اور مواد علمی میں مدد کرنے والا کوئی ادارہ موجود نہیں ۔ ان حالات میں اگر کسی دشوار پسند نے ہمت کا قدم آگے بڑھایا اور کوئی کام انجام دیا بھی تو اس کا فیضان عام نہ ہو سکا ۔ اس قسم کے کام کی اشاعت کا کوئی عام ادارہ اس لیے عزم نہیں کرتا کہ اس میں سرمایہ لگتا تو ہے ، واپس نہیں آتا ۔ ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں جو کاموں کو ان کی علمی اہمیت اور ضرورت کے نقطہ نظر سے انجام دے ۔ لیکن ایسا بھی نہ تھا کہ ملک کے کسی حلقے میں اس قسم کے کاموں کی اہمیت اور ضرورت کا احساس و اعتراف ہی نہ ہو! اگر ایسا ہوتا تو مقتدرہ قومی زبان کا قافلہ علم کبھی مرتب ہو کر اپنے سفر کا آغاز نہ کر سکتا ۔ بہ ہرحال اس کے لیے ایک آشنائے علم و فن دماغ کی ضرورت تھی جو وقت کی قومی اور علمی ضرورت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق صحیح فیصلے کرسکتا اور ایک ایسی رہنما شخصیت اور چشم نگراں کی ضرورت تھی جو قومی زبان کی ترویج و نفاذ کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کر سکتی اور قافلے کو راستے کے نشیب و فراز سے گزار کر اور راہ کے ہر پیچ و خم سے نکال کر رواں دواں رکھ سکے ۔ مقتدرہ قومی زبان کا قافلہ علم و نظر ایسے میر کارواں کے وجود سے محروم نہ رہا ۔

ارباب مقتدرہ نے اپنے پیش نظر ایک جامع نظام فکر و عمل کے مطابق کچھ کاموں کو مقدم رکھا ہے جن میں مختلف علوم اور موضوعات کی اصطلاحات اور کتابیات ہیں ، تو یہ ایک علمی ضرورت بھی تھی اور کام کی اہمیت کا لازمی تقاضا بھی تھا ۔ کتابیات کے سلسلے کے جو کام مقتدرہ نے کیے ہیں ، ان میں ایک تالیف کا اضافہ اور ہو رہا ہے ۔ اس تالیف کے دو نمایاں پہلو ہیں اور ضروری ہے کہ ان پر نظر رہے :

اولاً : یہ املا ، اس کے متعلقات اور مختلف پہلوؤں کے حوالے سے قومی زبان کی کتابیات ہے ۔ اگرچہ اس کی تالیف کا کام نہایت کم وقت میں اور ایک محدود دائرے میں انجام دیا گیا ہے لیکن

املا اور اس کے متعلقات و مسائل کے اہم پہلوؤں پر بنیادی کتابیات ہے اور نہ صرف اہم کتابوں بلکہ گذشتہ ۲۰، ۲۵ سال میں چھپنے والے اہم علمی اور تحقیقی مقالات کے بھی حوالے شامل ہیں۔

ثانیاً: یہ صرف کتابیات پر مشتمل تالیف ہی نہیں، اس کے ضمیمے میں خاکسار مؤلف نے املا اور اس کے بعض مسائل پر اظہار خیال بھی کیا ہے۔

املا کے مسئلے پر دو نقطہ ہائے نظر اور گروہ پائے جاتے ہیں:

۱۔ بعض وہ اہل علم ہیں جو املا کے مسئلے کو کوئی مسئلہ ہی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ اسے کم علمی پر مبنی اور تعلیمی زوال کا لازمی نتیجہ سمجھتے ہیں۔

۲۔ کچھ حضرات نے اسے نہایت پیچیدہ مسئلہ بنا کر پیش کیا ہے۔ ان کے ذوقِ نکتہ آفرینی نے اسے ایک فلسفہ بنا دیا ہے اور اس میں اس درجے مین میکھ نکالی ہے کہ "میکھ" لکھتے ہوئے سوچنا پڑا اس کا املا "میکھ" درست ہے۔ اگر خدا نخواستہ قلم کی ذرا سی بے احتیاطی سے "میکھہ" کی شکل بن جاتی تو اس کا املا معیار صحت سے گر جاتا اور مولف کا ذوقِ املا نویسی ساقط الاعتبار ٹھہرتا یا ہمزہ کی دو شکلوں ء ۓ میں سے اسما و اضافت میں دوسری (ۓ) اور افعال میں پہلی (ء) شکل استعمال کرنی چاہیے مثلاً رسائل، مسائل، علماے وقت، جائے قیام اور جائے، کھائے، لائے وغیرہ۔ اگر ان کلمات میں ہمزہ کی اشکال اس کے برعکس استعمال ہو جائیں تو بس سمجھیے کہ املا کے ناموس پر حرف آیا اور قیامت برپا ہوئی۔ بعض کے نزدیک مذکورۂ بالا افعال میں ہمزہ کے استعمال میں ایک اور غلطی کا ارتکاب ہوگیا اور جہالت نے کم علمی کا نقاب اوڑھ کر عجیب کرشمہ دکھایا۔ وہ کہتے ہیں یہ افعال چہار حرفی ہیں اور ان حرفوں کو اسی ترتیب سے لکھنا چاہیے، تب املا درست ہوگا۔ مثلاً جائے، کھائے، لائے۔ اگر حروف کی اس ترتیب میں

یا ہمزہ کی شکل کے استعمال میں غلطی کی جائے گی تو املا غلط ہو جائے گا یا کم سے کم معیار سے گرا ہوا سمجھا جائے گا۔

خاکسار مؤلف کے نزدیک املا کا مسئلہ نہ تو ایسا ہے کہ اسے یکسر نظر انداز کر دیا جائے اور نہ یہ اتنا پیچیدہ اور کوئی ایسا فلسفہ ہے کہ اسے عمل میں لانا ناممکن ہو۔ املا میں صحت کی تلاش اور معیار کی جستجو ضرور کرنی چاہیے، لیکن اس درجے سختی کو اردو دوستی ہرگز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس اہتمام صحت و معیار سے اردو کے رواج و نفاذ میں رکاوٹ تو پیدا ہو سکتی ہے، کسی آسانی کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ اس عمل سے نفاذِ اردو کے مخالفین کے ہاتھ تو مضبوط ہو سکتے ہیں، نفاذ اردو کی تحریک اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتی۔

خاکسار مؤلف کے نزدیک املا کے علمی اور فنی پہلو بہت اہمیت رکھتے ہیں اور وہ ہرگز یہ خیال نہیں کرتا کہ انھیں بالکل نظر انداز کر دیا جائے لیکن اس کتاب میں بہ طور ضمیمہ املا کے مسائل پر بحث کرتے ہوئے نفاذ اردو کی تحریک اور اس کے عملی تقاضے اور ضروریات پیش نظر رہی ہیں۔

مجھے امید ہے کہ اس تالیف کا کتابیاتی حصہ شائقین تصنیف و تحقیق کی بنیادی ضرورت کو پورا کرے گا اور مختلف گوشوں میں ان کی جستجو میں رہنما ثابت ہوگا؛ جب کہ ضمیمے کے مطالب تحریکِ نفاذِ اردو کے مخلصین اور املا میں صحت و معیار کے شائقین کے لیے مفید اور کار آمد ثابت ہوں گے۔

ابو سلمان شاہجہاں پوری

حصہ اول

(کتابیں)

۱- اردو اور علاقائی زبانیں

۱ - **اصلاحی، شرف الدین :** اردو سندھی کے لسانی روابط ، ص : ۵۱۹،
س : ۱۹۷۰ء ، م ؛ مطبعہ المکتبۃ العلمیہ ، لاہور ، **ن :** مرکزی
اردو بورڈ ، لاہور ۔

۲ - **اعجاز راہی (مرتب) :** اردو زبان کی ترقی میں صوبوں کا حصہ
ص : ۱۰۲ ، **س :** ستمبر ۱۹۸۵ء ، م : ہائی لائٹ پرنٹرز ، لاہور ،
ن : مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، مقتدرہ کے زیر اہتمام منعقدہ
سیمینار کے مقالات ۔

۳ - **جیلانی کامران :** قومی زبان اور علاقائی زبانوں کا رشتہ ، ص : ۷ ،
س : ۱۹۸۵ء ، م : پیپ بورڈ پرنٹرز ، راولپنڈی ، **ن :** مقتدرہ
قومی زبان ، اسلام آباد ، مقتدرہ کا پمفلٹ نمبر ۱۴ ۔

۴ - **عبدالحق ، مہر :** ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق ،
ص : ۵۰۱ ، **س :** ۱۹۵۷ء ، م : ۱۹۶۷ء ، **ن :** اردو اکیڈیمی
بہاولپور ، مقالہ پی ایچ - ڈی - (اردو) جامعہ پنجاب ، لاہور ۔

۵ - **عرشی ، امتیاز علی :** اردو میں پشتو کا حصہ ، ص : ۱۶۴ ،
س : ۱۹۶۰ء ، م : شاہین برقی پریس ، پشاور ، **ن :** پشتو اکیڈمی ،
پشاور یونیورسٹی ، پشاور ۔

۶ - **محمد جلیل الرحمٰن خاں :** قول فیصل اردو ، ص: ۳۲ ، **س :** ۱۹۰۹ء
م : مطبوعہ کارخانہ بلالی سٹیم پریس ، ساڈھورہ ، اس میں مستند
اہل زبانان ہندوستان کے حوالہ جات اور سندات سے مدلل طور
پر مستند و غیر مستند اردو کا محاکمہ لکھا گیا ہے ۔

★ ★ ★

۲۔ اردو اور ہندی

۷ ۔ **اسلم ، ایم** : اردو ۔ ہندی ، **ص :** ۴۸ ، **س :** ندارد ، **م :** دین محمد الیکٹرک پریس سرکار روڈ ، لاہور ، **ن :** ملک دین محمد ، کشمیری بازار ، لاہور ۔

۸ ۔ **راز یزدانی** : مشترکہ زبان ، **ص :** ۸۷ ، **س :** ۱۹۴۲ء ، **م :** وزیر ہند پریس ہال بازار ، امرتسر ، **ن :** اردو بک سٹال ہال بازار ، امرتسر ۔

۹ ۔ **سجاد ظہیر** : اردو ہندی ہندوستانی ، **ص :** ۴۸ ، **س :** ۱۹۴۷ء ، **م :** قادری پریس نور منزل ، محمد علی روڈ ، بمبئی ، **ن :** کتب پبلشرز لمیٹڈ ، بمبئی ۔

۱۰ ۔ **عفت زہرا** : ہندی اردو تنازعہ تاریخ کے آئینے میں ، **ص :** ۱۲۷ ، **س :** ۱۹۷۲ء ، **م :** غیر مطبوعہ ، مقالہ برائے ایم ۔ اے ۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، لاہور ۔

۱۱ ۔ **فرمان فتحپوری ، ڈاکٹر** : ہندی اردو تنازع (ہندو مسلم سیاست کی روشنی میں) ، **ص :** ۵۵۵ ، **س :** ۱۹۷۷ء ، **م :** معارف پرنٹرز ، کراچی ، **ن :** نیشنل بک فاؤنڈیشن ، کراچی ۔

۱۲ ۔ **محمد عبدالغفار** (مرتب) : مشترکہ زبان (مہاتما جی نے کیا سوچا تھا) ، **ص :** ۶ + ۲۰۷ ، **س :** ۱۹۵۰ء **م :** مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ، **ن :** انجمن ترقی اردو (ہند) ، علی گڑھ ۔

۱۳ ۔ **ناظم سیوہاروی** : اردو زبان اور ہندو ، **ص :** ۱۰۸ ، **س :** ندارد ، **م :** انڈین پرنٹنگ ورکس ، کچہری روڈ ، لاہور ، **ن :** کتاب منزل ، لاہور ۔

۱۴ - ــــــ ، زبان کا مسئلہ ، ص : ۳۶ ، س : ندارد ، ن : دائرہ طلوع اسلام ، دہلی ۔

۱۵ - ــــــ ، ہندوستانی ، ص : ۹۷ ، س : ندارد ، ن : مکتبہ جامعہ ، دہلی ، اس میں وہ چھ تقریریں شامل ہیں جو آل انڈیا ریڈیو نے ۲۰ فروری ۱۹۳۹ء سے ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء تک "ہندوستانی کیا ہے" ؟ پر کروائی تھیں ۔

★ ★ ★

۳- اصلاح و تحقیق زبان

۱۶ - **آرزو لکھنوی** : میزان حروف ، ص : ۳۸ ، س : ندارد ، م : الواعظ پریس لکھنؤ ۔

۱۷ - **آرزو لکھنوی** : نظام اردو ، ص : ۱۱۰ ، س : ۱۹۷۹ء ، ن : اتر پردیش اکادمی ، لکھنؤ ۔

۱۸ - **ابرارحسنی گنوری** : اصلاح الاصلاح ، ص ، ۱۲۲ ، س : ۱۹۳۹ء م : مرتضوی پریس ، رامپور اسٹیٹ ۔

۱۹ - **ابرارحسنی گنوری** : میری اصلاحیں ، ص : ۲۷۹ ، س : ۱۹۵۶ء ، ن : صدر ، بزم احسن گنوری ، بدایوں ۔

۲۰ - **ابوالخیر ، صدیقی** : اصلاح تلفظ ، ص : ۱۶۳ ، س : ۱۹۴۱ء ، ن : مکتبہ شرقیہ ، سیال کوٹ ، فہرست مطبوعات کتب خانہ ، ادارہ ادبیات اردو حیدر آباد (دکن) ۔

۲۱ - **احسان دانش** : دستور اردو ، ص : ۱۴۴ ، س : ۱۹۵۱ء ، ن : مکتبہ دانش مزنگ ، لاہور ، "اردو نثر کے تصنیفی و تالیفی کارناموں اور روزمرہ کے ان اغلاط کی اصلاح و تحقیق جو تقریر و تحریر کے طول و عرض پر حاوی ہیں اور زبان و قلم کی ہر سعی کو معیار فصاحت سے گرا دیتے ہیں ۔" (سرورق)

۲۲ - **احسان دانش** : لغات الاصلاح ، ص : ۳۴۶ ، س : ۱۹۵۲ء ، ن : مکتبہ دانش مزنگ ، لاہور ۔

۲۳ - **احمد علی خان حیدر آبادی ، میر** : صحت الاغلاط ، ص : ۴۸ ، م : برق پریس ، حیدر آباد دکن ، (صرف سرورق اور مقدمہ)

اردو ، عربی ، فارسی وغیرہ الفاظ مع جنس اور اسناد کے حوالوں کے ساتھ ۔

۲۴ ۔ **ادیب حیدر آبادی** : تصحیح الاغلاط ، ص : ۲۸۸ ، س : ۱۹۶۳ء ، م : نیشنل پرنٹنگ پریس ، حیدر آباد (دکن) ، ن : مکتبہ عزیزیہ ، حیدر آباد (دکن) ، الفاظ کے صحیح تلفظ کی تعلیم کے لیے ۔

۲۵ ۔ **اصغر ، راجہ راجیشور راؤ** : قرآن السعدین ، ص : ۳۷۶ ، س : ندارد ، م : مطبع ابراہیمیہ ، حیدر آباد دکن ۔

۲۶ ۔ **بدرالحسن ، سید** : صحت الفاظ ، ص : ۱۱۹ ، س : ۱۹۷۷ء ، (پہلا ایڈیشن) ، م : کوہ نور پرنٹنگ پریس ، دہلی ، ن : مکتبہ انجمن ترقی اردو ، دہلی ۔

۲۷ ۔ **بیخود موہانی** : گنجینۂ تحقیق ، ص : ۳۳۵ ، س : ۱۹۷۹ء ، ن : اتر پردیش اکادمی ، لکھنؤ ۔

۲۸ ۔ **بیخود موہانی** : منظر آئینہ اول ، ص ۶۹ ، س : ۱۹۳۵ء ، ن : صدیق بک ڈپو ، امین آباد ، لکھنؤ ۔

۲۹ ۔ **تمنا عمادی مجیبی پھلواری** : ایضاح سخن یعنی اصلاح سخن ، ص : ۲۷۶ ، س : ۱۹۶۱ء ، م : عارفین پریس ، نواب گنج ، ڈھاکہ ۔

۳۰ ۔ **جگر ، شیام موہن لال** : صحت زبان ، یعنی اردو زبان کے اجزائے ترکیبی پر مدلل بحث ، ص : ۷۵ ، س : ۱۹۵۸ء ، م : نظامی پریس ، بدایوں ۔

۳۱ ۔ **جلیل ، فصاحت جنگ** : مسائل زبان اردو ، ص: ۹۶ ، س: ۱۹۸۳ء ، ن : عزیز احمد جلیل ، سلطان پورہ ، حیدر آباد دکن ۔

۳۲ ۔ **جلیل مانکپوری** : تذکیر و تانیث ، ص : ۳۶۸ ، س : ۱۳۲۶ھ ، م : اختر دکن پریس ، حیدرآباد دکن ۔

۳۳ - **جلیل مانکپوری :** معیار اردو ، ص : ۱۵۶ ، **س :** ۱۳۵۳ھ ، م : اعظم اسٹیم پریس ، حیدرآباد دکن ۔

۳۴ - **جوش ملسیانی :** آئینہ اصلاح ص : ۱۷۶ ، **س :** ۱۹۶۱ (؟) ، ن : مرکز تصنیف و تالیف نکودر (جالندھر) ۔

۳۵ - **حسرت موہانی ، سید فضل الحسن :** محاسن سخن ، ص : ۶۳ ، **س :** ۱۹۳۷ء ، م : رئیس المطابع ، کانپور ۔

۳۶ - **حسرت موہانی ، سید فضل الحسن :** معائب سخن ص : ۵۶ ، **س :** ۱۹۳۷ء م : رئیس المطابع ، کانپور ۔

۳۷ - **حسرت موہانی ، سید فضل الحسن :** نکات سخن ، ص : ۲۳۰ ، **س :** ندارد ، م : جاوید پریس ، کراچی ، **ن :** "الکتاب" آرام باغ روڈ ، کراچی ، اس میں متروکات سخن ، معائب سخن ، محاسن سخن ، نوادر سخن اور اصلاح سخن کی تحقیق و تفصیل شامل ہے ۔

۳۸ : **رشید حسن خاں :** زبان اور قواعد ، ص : ۵۰۳ ، **س :** ۱۹۸۳ء (دوسری بار) ، م : سپر پرنٹس ، دہلی ، **ن :** ترقی اردو بیورو ، نئی دہلی ، صحت الفاظ ، مشترک الفاظ ، تحقیق الفاظ وغیرہ مسائل شامل ہیں ۔

۳۹ - **رفیع احمد وکیل :** تصحیح اللغات ، ص : ۹۲ ، **س :** ۱۹۲۹ء م : نظامی پریس ، بدایوں ۔

۴۰ : **سید احمد دہلوی :** مرقع زبان و بیان دہلی ، ص : ۱۱۲ **س :** ۱۹۱۵ء ، م : دلی پرنٹنگ ورکس ، دہلی ۔

۴۱ - **سیاب اکبرآبادی :** دستور الاصلاح ، ص : ۱۴۴ ، **س :** ۱۹۴۰ء ن : قیصرالادب دفتر "شاعر" ، آگرہ ۔

۴۲ - **شفق رضوی عمادپوری :** تحقیق سخن ، ص : ۶۴ ، **س :** ۱۹۲۰ء ، م : مطبع سلیمانی ، شاہکی املی ، پٹنہ ۔

۴۳ ۔ شمس ، محمد باقر : لکھنؤ کی زبان ، ص : ۲۶۰ ، س : ۱۹۳۹ء ،
ن : دارالتصنیف ، کراچی ۔

۴۴ ۔ شوق سندیلوی ، محمد عبدالعلی : اصلاح سخن ، ص : ۲۳۴ ،
س : ۱۹۲۶ء ، ن : حکیم محمد بہاؤالدین صدیقی ، وائٹ گنج ،
ہردوئی ۔

۴۵ ۔ شوق تیموری عظیم آبادی : ایضاح معہ اصلاح و ازاحۃالاغلاط ،
ص : ۱۴۰ س : ۱۸۹۳ء ، م : قومی پریس چوک لکھنؤ ۔

۴۶ ۔ شیدالحمد دہلوی ، منشی : محاکمہ اردو ، ص : ۴۵ ،
س : ۱۹۱۱ء ، م : شمس پریس دہلی ۔

۴۷ ۔ صفدر مرزاپوری : مشاطہ سخن معروف بہ شمع سخنوری
(حصہ اول) ، ص : ۱۵۲ ، س : ۱۳۲۶ھ ، ن : صدیق بکڈپو
امین آباد پارک لکھنؤ ۔

۴۸ ۔ صفدر مرزاپوری : مشاطہ ، سخن (حصہ دوم) ، ص : ۳۶۲ ،
س : ۱۳۴۶ھ ، ن : ایس عبدالرشید اینڈ برادرز ، تاجران کتب
لوہاری دروازہ ، لاہور ۔

۴۹ ۔ عالی رفاعی : آداب شاعری ، ص : ۱۷۶ ، س : ۱۳۴۴ھ ،
م : چشتیہ پریس ، دکن ۔

۵۰ ۔ عبدالحق ، ڈاکٹر : قدیم اردو ، ص : ۱۵۵ ، س : ۱۹۶۱ء
ن : انجمن ترقی اردو پاکستان ، کراچی ۔

۵۱ ۔ عبدالرحیم لکھنوی : اصلاح الاصلاح ، ص : ۶۰ ، س : ۱۹۲۸ء
(بار اول) م : گیلانی الیکٹرک پریس ، لاہور ، ن : سید مبارک
علی شاہ گیلانی لاہور ، خواجہ عبدالرؤف عشرت لکھنوی کی
کتاب اصلاح زبان اردو پر تنقید ۔

۵۲ ۔ عبدالقادر سروری : زبان اور علم زبان ، ص : ۳۱۷ ،
س : ۱۹۵۶ء ، ن : انجمن ترقی اردو حیدرآباد دکن ۔

۵۳ - عزیز ، عزیز یارجنگ بہادر : نقد سخن ، ص : ۱۷۶ ،
س : ۱۳۵۷ھ ، م : اعظم اسٹیم پریس ، حیدرآباد دکن ۔

۵۴ - عشرت لکھنوی ، خواجہ عبدالرؤف : اصلاح زبان اردو ، ص : ۳۲
س : ۱۹۱۹ء ، م : نول کشور پریس ، لکھنؤ ایسے الفاظ و
تراکیب جو اساتذہ کے کلام میں استعمال ہوئے ہیں لیکن اب
متروک ہوگئے ہیں یا غیر فصیح سمجھے جاتے ہیں ۔

۵۵ - غضنفر ، پروفیسر حبیب اللہ : زبان و ادب ، ص : ۲۴۸ ،
س : ۱۹۸۳ء ، م : اسحاقیہ پریس ، کراچی ، ن : غضنفر اکیڈیمی
پاکستان کراچی لفظ ''اب'' کی تحقیق و سرگزشت اور لفظ
''کے'' کے استعمال کی بحث کے موضوع پر چار مقالے اس مجموعہ
مقالات میں شامل ہیں ۔

۵۶ - غلام حیدر چشتی : اصلاح ادب ، ص : ۲۱۶ ، س : ۱۹۳۹ء ،
ایشیا بکڈپو ، گنپت روڈ ، لاہور ۔

۵۷ - فضل امام ، ڈاکٹر : راجستھانی زبان و ادب ، ص : ۹۶ ،
س : ۱۹۸۱ء ، ن : ماڈرن پبلشنگ ہاؤس ، دریا گنج ، دہلی ۔

۵۸ - کیفی ، برجموہن دتاتریہ : اردو زبان ، ص : ۱۳۸ ،
س : ۱۹۵۲ء ، ن : انجمن ترقی اردو ، علیگڑھ ۔

۵۹ - کیفی برجموہن دتاتریہ : منشورات ، ص : ۳۲۴ ، س : ۱۹۳۴ء
م : گیلانی الیکٹرک پریس ، لاہور ۔

۶۰ - گنیشی لال ، منشی : کلید زباندانی (تاریخی نام) حل لغواسخہ ،
ص : ۹۶ + ۶۱ + ۱۲۸ + ۲۰ + ۲۴ + ۳۲ + ۲۰ + ۸ + ۱۰ ،
س : ۱۸۹۱ء ، م : مطبع محب ہند ، دہلی ۔

۶۱ - محمد بشیر صدیقی : اصلاح تلفظ ، ص : ۱۹۰ ، س : ۱۹۶۳ء ،
(طبع ثانی) م : اردو پریس ، لاہور ، ن : مکتبہ کارروان ، لاہور ،
اردو اور فارسی میں عربی کے کثیرالاستعمال لفظوں کا صحیح تلفظ ۔

۶۲ - **مختار احمد، سید وذہین، مولانا :** قاموس الاغلاط، ص : ۸ + ۱۸۳ + ۶۳ + ۷۰، م : مطبع ابراہیمیہ، حیدرآباد (دکن)، **ن :** مکتبہ ابراہیمیہ، حیدرآباد دکن -

۶۳ - **مسعود حسن رضوی**، آئینۂ سخن فہمی ص : ۱۶۰، س : ۱۹۵۹ء، **ن** : کتاب نگر، دین دیال روڈ، لکھنؤ -

۶۴ - **مسعود حسین خان، ڈاکٹر :** شعر و زبان، ص : ۲۶۴ س : ۱۹۶۶ء، ن : شعبۂ اردو، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد دکن -

۶۵ - **ممتاز احمد عباسی :** حسن تلفظ ص : ۲۲ + ۸۸، س : ۱۹۷۲ء، (اشاعت اول)، م : عباسی لیتھو آرٹ پریس، کراچی، **ن :** دوحصوں میں حصہ اول میں اصولی مباحث ہیں اور حصہ دوم میں لغت کے طور پر الفاظ اور ان کے تلفظ کی وضاحت ہے، (غ)

۶۶ - **قیوم ملک :** اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ، ص : ۶ + ۲۶۶، س : ۱۹۷۹ء، م : مشہور آفسٹ پریس، کراچی، ن : نیشنل بک فاؤنڈیشن، کراچی -

۶۷ - **منیر لکھنوی، مولوی محمد منیر :** غلط العوام و متروک الکلام، ص : ۸۰، س : ۱۹۳۰ء، م : مطبع مجیدی، کان پور -

۶۸ - **نشتر جالندھری :** نشتر ادب، ص : ۱۴۷، س : ۱۹۵۱ء، ن : شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور -
نشتر جالندھری : اصلاح زبان، **ن :** خواجہ بک ڈپو، لاہور -

۶۹ - **نصیرالدین، مولوی :** مطالب غرا، ص : ۴۸، س : ۱۲۸۳ھ، م : مطبع مظاہرالعجائب، مدراس، اہم الفاظ، ان کے معنی تلفظ مع اسناد "ہاتھ اٹھانا" تک ناقص الآخر -

۷۰ - **نیاز فتح پوری :** مالہ و ما علیہ، ص : ۱۸۸، س : ۱۹۴۸ء، ن : نگار بکڈپو، لکھنؤ -

۷۱ - **نیر ، حکم چند :** اردو کے مسائل ، ص : ۱۹۰ ، س : ۱۹۷۷ء
(پہلا ایڈیشن) ، م : بنارس -

۷۲ - **وجاہت جھنجھانوی :** اختلاف اللسان ، ص : ۸۴ ، س : ۱۹۰۶ء ،
م : رفاہ عام پریس ، لاہور -

* * *

۴ ۔ املا اور اس کے مسائل

۷۳ ۔ **اعجاز راہی** (مرتب) : اردو املا اور رموز اوقاف کے مسائل ،
ص : ۲۵۶ ، س : نومبر ۱۹۸۵ء ، م : اظہر سنز پرنٹرز ، لاہور ،
ن : مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد مقتدرہ کے سیمینار منعقدہ
جون ۱۹۸۵ء کے مقالات کا مجموعہ ۔

۷۴ ۔ **تیج رام ، لالہ** : تسہیل الاملا ، ص : ۱۱۲ ، س : ۱۹۶۸ء ،
م : مطبع محبوب المطابع ، دہلی ، ن : کتب خانہ انجمن ترقی اردو ،
دہلی ، یہ رسالہ لالہ تیج رام کا مرتبہ ہے اور اس پر نظر ثانی ،
اضافہ اعراب و معانی و الفاظ کا اضافہ منشی عبدالقدیر
کا رہین منت ہے ۔ (خ)

۷۵ ۔ **دیبی پرشاد** : معیار الاملا ، ص : ۵۴ ، س : ۱۸۹۷ء ، م : مطبع
نامی منشی نول کشور ، کان پور ، اس کا ایک ایڈیشن اسی مطبع
سے ۱۸۷۶ء میں بھی شائع ہوا تھا ۔ (خ)

۷۶ ۔ **ذرہ ، مرزا عبدالرحمٰن بیگ قادری** : مبادی الاملا ، ص : ۳۲ ،
س : ۱۹۰۴ء ، م : گلزار حسنی پریس ، (خ) ۔

۷۷ ۔ **رشید حسن خاں** : اردو املا ، ص : ۷۰۶ ، س : ۱۹۷۴ء ،
م : جید پریس بلی ماران ، دہلی ، ن : نیشنل اکیڈیمی ، دہلی ۔

۷۸ ۔ **رشید حسن خاں** : اردو کیسے لکھیں (صحیح املا) ، ص : ۱۳۵ ،
س : ۱۹۸۲ء (تیسرا ایڈیشن) ، ن : مکتبہ ہند لمیٹڈ نئی دہلی ۔

۷۹ ۔ **سحر ، ابو محمد** : اردو املا اور اس کی اصلاح ، ص : ۹۶ ،
س : ۱۹۸۲ء ، م : پاشا پریس ، بھوپال ، ن : مکتبۂ ادب ،
بھوپال ۔

۸۰ - **سراج الدین احمد** : فصاحت یا معلم الاملا ، **س** : ۱۸۹۸ء
م : بلال پریس ، ساڈھورا -

۸۱ - **عبدالغفار امروہوی** : اردو املا کا آسان طریقہ ، **س** : ۱۹۶۳ء ،
ن : مکتبہ جامعہ ملیہ ، نئی دہلی -

۸۲ - **عبدالقیوم** : املاء صامت ، **ن** : آزاد بک ڈپو ، لاہور ، املا
سکھانے کا آسان طریقہ ، حرفوں کو کاٹ کر ملانا ، کارڈوں کے
ذریعے -

۸۳ - **غلام رسول** : اردو املا ، **ص** : ۵۶ ، **س** : ۱۹۶۰ء ، **م** : نیشنل
فائن پرنٹنگ پریس ، حیدرآباد (دکن) ، **ن** : ادارۂ ادبیات اردو ،
حیدرآباد (دکن) - (خ)

۸۴ - **فتح محمد خان** : طریق الاملا ، **س** : ۱۹۲۴ء ، **ن** : گلاب چند کپور
پبلشرز ، لاہور -

۸۵ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : اردو املا اور رسم الخط (اصول و
مسائل) ، **ص** : ۱۱۲ ، **س** : ۱۹۷۷ء ، **ن** : سنگ میل پبلی
کیشنز ، اردو بازار ، لاہور -

۸۶ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : نگار پاکستان : مسائل زبان نمبر ،
ص : ۱۱۲ ، **س** : ۱۹۷۷ء ، **م** : ایجوکیشنل پریس ، کراچی ،
ن : نگار پاکستان ، قمر کتاب گھر ، اردو بازار ، کراچی - اردو
املا اور رسم الخط کے اصول اور مسائل و مباحث - (خ)

۸۷ - **فتح محمد خان** : طریق الاملا ، **ص** : ۳۱ ، **س** : ۱۹۲۴ء ،
ن : گلاب چند کپور اینڈ سنز ، لاہور -

۸۸ - **گوہر نوشاہی** (مرتب) ، املا اور رموز اوقاف ، (منتخب مقالات)
ص : **س** : ۱۹۸۶ء ، مکتبہ جدید پریس ، لاہور ،
ن : مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، اردو املا و رموز اوقاف کے
موضوع پر شائع شدہ اہم مقالات کا انتخاب -

۸۹ - **مبارز خاں** ، رموز الاملا ، ص : ۶۴ ، س : ۱۹۳۹ء ، م : حجازی پریس ، لاہور ، ن : ناشر العلوم ، سلطانپورہ ، لاہور -

۹۰ - **نارنگ گوپی چند** : املا نامہ ، ص : ۸۷ ، س : ۱۹۷۴ء (پہلی بار) ، ن : مکتبہ جامعہ ، نئی دہلی ، سفارشات املا کمیٹی ، ترقی اردو بورڈ (ہند) ، دہلی -

۹۱ - **محمد نذیر** : تشریح الاملا ، س : ۱۸۹۶ء ، م : صدیقی پریس ، دہلی -

۹۲ - **رفیق الاملا** : ص : ۴۰ ، س : ندارد ، م : مرکنٹائل پریس لاہور ، ن : پنجاب کتاب گھر ، لاہور -

★ ★ ★

۵ - رسم الخط - خصائص اور اصول و مسائل

۹۳ - احسن اللہ ، محمد : اردو رسم الخط کی تجدید ، ص : ۳۲ ، م : مطبع ابراہیمیہ ، حیدرآباد (دکن) -

۹۴ - ادیب ، سید مسعود حسن رضوی : اردو زبان اور اس کا رسم خط ، ص : ۶۷ ، س : ۱۹۴۸ء ، م : ادبی پریس ، لکھنؤ ، ن : دانش محل ، لکھنؤ -

۹۵ - اصغر راجہ ، راجیشور راؤ : الخط العثمانی ، ص : ۱۶+۴ ، س : ۱۹۱۴ء ، م : اختر دکن پریس ، حیدرآباد (دکن) (خ) -

۹۶ - اظہرالدین ، محمد : حسین الشیخ ، رسم خط آموز ، ص : ۱۶ ، م : انتظامی پریس ، حیدرآباد (دکن) -

۹۷ - امین عباسی ، محمد : اردو رسم الخط اور اس کی اہمیت ، ص : ۷۶ ، س : ۱۹۵۹ء (بار اول) ، م : سرفراز قومی پریس ، لکھنؤ ، ن : ایشیاٹک لٹریری سوسائٹی ، لکھنؤ (خ) -

۹۸ - برنی ، محمد الیاس ، اردو ہندی رسم الخط ، ص : ۱۰۳ ، م : اعظم اسٹیم پریس ، حیدرآباد (دکن) -

۹۹ - رجز ، سید شمیم : مخلوط طرز تحریر ، ص : ۴۰ ، س : ۱۹۵۴ء ، م : علمی پرنٹنگ پریس ، لاہور ، ہندی ماتراؤں کو اردو حروف کے ساتھ ملا کر اور اردو حروف کی شکلوں میں خفیف تبدیلی سے کتابت اور ٹائپ دونوں میں یکسانیت پیدا کرنے کے لیے رسم الخط میں تبدیلی کی تجاویز ، عملی نمونوں اور مثالوں کے ساتھ - (خ)

۱۰۰ - **سجاد ، مرزا محمد** : اردو رسم خط ، **ص** : ۲۸ ، **س** : ۱۹۴۰ء ، م : انتظامی مشین پریس ، حیدرآباد (دکن) ، اس میں مختلف رسم خطوں کے عکس بھی شامل ہیں -

۱۰۱ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : لسانی مسائل ، **ص** : ۲۹۹ ، **س** : ۱۹۶۲ء ، **م** : انجمن پریس ، کراچی ، **ن** : مکتبہ اسلوب ، کراچی ، زبان اور رسم الخط کے مسائل بھی شامل ہیں -

۱۰۲ - **عبدالرحمان** : اردو کا جدید رسم الخط ، **ص** : ۸ ، **س** : انجمن ترقی اردو (پاکستان) ، کراچی کے کتب خانے میں یہ مضمون قلمی موجود تھا ، اب یہ نیشنل میوزیم کراچی میں محفوظ ہے -

۱۰۳ - **عبدالقدوس ہاشمی ندوی ، مولانا سید** : رومن رسم الخط اور پاکستان ، (ایک علمی جائزہ) ، **ص** : ۵۲ ، **س** : ۱۹۵۹ء ، **م** : آرمی پریس ، کراچی ، **ن** : آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ، کراچی (خ) -

۱۰۴ - **عبدالقدوس ہاشمی ندوی، مولانا سید**: ہمارا رسم الخط ، **ص** : ۴۸ ، **س** : ۱۹۴۹ء ، **ن** : انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی (خ) -

۱۰۵ - **عزیز احمد** : نیا رسم الخط ، **ص** : ۸+۱۶ ، **س** : ۱۹۶۳ء ، **م** : ایجوکیشنل پریس ، کراچی ، **ن** : عزیز احمد ، مسلم لیگ کوارٹرز ، کراچی -

۱۰۶ - **غلام مصطفیٰ خاں ، پروفیسر ڈاکٹر** : علمی نقوش ، **س** : ۱۹۵۷ء ، **م** : کراچی -

۱۰۷ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** ، تدریس اردو ، **ص** : ۳۳۵ ، **س** : ۱۹۷۲ء (طبع دوم) **م** : جاوید پریس ، کراچی ، **ن** : مکتبہ جامعہ تعلیم ملی ، کراچی ، اردو زبان ، رسم الخط ، اردو ذریعہ تعلیم اور اردو اور علاقائی زبانوں پر اس کے خاص ابواب ہیں -

۱۰۸ - **ماہر اکبر آبادی ، حکیم محمود علی خاں** : علم الحروف یا تحقیقات ماہر ، ص : ۱۶۸ + ۵۴ + ۱۶ + ۸ ، س : ۱۹۳۴ء ن : مصنف

۱۰۹ - **محمد امین عباسی ، چڑیا کوٹی** : اردو رسم الخط اور اس کی اہمیت ، س : ۱۹۵۹ء ، م : دانش محل ، لکھنؤ ۔

۱۱۰ - **محمد سلیم ، پروفیسر ، سید** : اردو رسم الخط ، ص : ۹۸ ، س : ۱۹۸۱ء ، م : المخزن پرنٹرز ، کراچی ، ن : مقتدرہ قومی زبان ، کراچی (اسلام آباد) ۔

۱۱۱ - **معین الدین دردائی ، محمد** : ہندوستان کی قومی زبان اور رسم الخط ، ص : ۴۷ ، س : ۱۹۴۷ء ، ن : طیب حسن اینڈ برادرس ، اسلامیہ بک ڈپو ، آگرہ ، سرورق نمبر ۲ پر اس کا نام اس طرح ہے ، ''ہندوستان کی قومی زبان اور رسم الخط ہونے کا فن کسے حاصل ہے''۔

۱۱۲ - **نذیر احمد خان ، محمد** : رسم الخط ، س : ۱۹۱۹ء (اشاعت پنجم) ، م : مطبع انسٹیٹیوٹ ، علی گڑھ کالج ، علی گڑھ ۔

۱۱۳ - **ہارون خان شروانی ، پروفیسر** : اردو رسم الخط اور طباعت ، ص : ۸۳ ، س : ۱۹۵۷ء ، م : حیدرآباد ، دکن ۔

۱۱۴ - **یوسف بخاری ، سید** : خطاطی اور ہمارا رسم الخط ، ص : ۱۹۶ ، س : ۱۹۵۹ء ، م : ایجوکیشنل پریس ، کراچی ، ن : ایچ - ایم سعید کمپنی ، کراچی (خ) ۔

* * *

٦ - خطاطی و خوشنویسی

(اصول و فن)

۱۱۵ - **ابن کلیم** : تاریخ فن خطاطی ، م : کلیم آرٹ پریس ، ملتان ۔

۱۱۶ - **اصغر ، راجہ راجیشور راؤ** : الخط العثمانی ، ص : ۱۶ + ۴۱ ، س : ۱۹۱۴ء ، م : اختر دکن پریس ، حیدرآباد ، (دکن) (خ) ۔

۱۱۷ - **انجم رحمانی** : برصغیر پاک و ہند میں خطاطی ، س : ۱۹۷۸ء ، ن : لاہور عجائب گھر ، لاہور ۔

۱۱۸ - **حامد علی** : اصول نسخ ، س : ۱۳۳۶ھ ، م : الناظر پریس ، لکھنؤ ۔

۱۱۹ - **خالد محمود** : اردو صحافت میں خطاطی کی تاریخ ، سال تحقیق ، ۱۹۷۵ء ، برائے امتحان ، ایم ۔ اے ، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، لاہور (غیر مطبوعہ) ۔

۱۲۰ - **در ، بشیشر پرشاد** : تحفۃ الاحباب ، بنارس ، ص : ۱۱۰ ، س : ۱۸۷۳ء ، م : لائٹ پریس ، بنارس (خ) ۔

۱۲۱ - **دیبی پرشاد** : اصول خوش نویسی ، س : ۱۹۵۲ء ، م : منشی نول کشور پریس ، لکھنؤ ۔

۱۲۲ - **دیبی پرشاد** : تعلیمات خوش خطی ، س : ۱۹۵۱ء ، م : منشی نول کشور پریس ، لکھنؤ ۔

۱۲۳ - **زبیر احمد** : خط و خطاطی ۔

۱۲۴ - **سحر ، دیبی : پرشاد** ، نظم پروین ، ص : ۴۷ ، س : ۱۹۱۶ء ، م : نول کشور پریس ، لکھنؤ (خ) -

۱۲۵ - **شاغل عثمانی ، مولوی احترام الدین احمد** : صحیفۂ خوشنویساں ، ص : ۲۶۶ ، س : ۱۹۶۳ء ، ن : انجمن ترقی اردو (ہند) ، علی گڑھ (خ) -

۱۲۶ - **شمس الدین ، اعجاز رقم ، منشی** : اعجاز رقم ، یعنی اصول و قواعد فن خوشنویسی ، ص : ۶۸ : س : ۱۹۲۷ء (بار دوم) ، م : نول کشور پریس ، لکھنؤ -

۱۲۷ - **صفیہ غفور** : مسلم خطاط خواتین ، سال تحقیق ، ۱۹۶۹ء ، برائے امتحان ، ایم - اے ، مخزونہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری ، لاہور (غیر مطبوعہ) -

۱۲۸ - **عبداللہ چغتائی** : پاک و ہند میں اسلامی خطاطی ، س : ۱۹۷۶ء ، ن : کتب خانہ نورس ، لاہور -

۱۲۹ - **عبداللہ چغتائی** : ریحان نستعلیق ، س : ۱۹۳۱ء ، م : لاہور -

۱۳۰ - **عبدالمجید دہلوی** : رہنمائے خطاطی یعنی پنجہ نگارین (حصہ اول) ص : ۳۸ ، س : ۱۹۵۰ء ، ن : سعید سنز تاجران کتب ، کراچی (خ) -

۱۳۱ - **عنایت اللہ** : مسلمانوں کے فنون (خطاطی) ترجمہ ، س : ۱۹۶۳ء ، ن : پنجابی ادبی اکیڈمی ، لاہور -

۱۳۲ - **ممتاز حسین جون پوری ، شیخ** : خط و خطاطی ، س : ۱۹۶۱ء ، ص : ۸۶ + ۸ ، ن : اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ ، کراچی ، مقدمہ : ڈاکٹر زبیر احمد ، م : ایجوکیشنل پرنٹنگ پریس ، کراچی -

۱۳۳ - **نادر القلم** : نوادرات ، س : ۱۹۷۳ء ، ن : نگار خانہ الخطاط ، لاہور -

۱۳۴ - **نفیس رقم ، انور حسین** : نفائس القلم ، ص : ۱۶ ، م : اشرف پریس ، لاہور (خ) -

۱۳۵ - **نور محمد** : تحفۂ خطاطین ، م : کراچی -

۱۳۶ - **یوسف الدین ، سید محمد** : الخط الاسلامی ، ص : ۱۵ + ۱ ، س : ۱۳۲۷ھ ، م : مطبع نظام لطابع ، حیدرآباد (دکن) ، اس میں قدیم زمانے سے لے کر موجودہ دور تک دنیا کی مختلف زبانوں کے رسم خطوں کی تاریخ بیان کی گئی ہے اور ان پر تنقید کی گئی ہے - اس کتاب میں ورق اور صرف ایک صفحہ استعمال کیا گیا ہے اور ہر ورق ایک ہی صفحہ شمار میں لیا ہے (خ) -

۱۳۷ - **یوسف الدین ، سید محمد** : الخط السلطانی ، ص : ۱۵ ، س : ۱۳۱۸ف ، م : ایس - ڈی پریس ، حیدرآباد (دکن) (خ) -

۱۳۸ - **یوسف بخاری** : خطاطی اور ہمارا رسم الخط ، ص : ۱۱۶ ، س : ۱۹۵۹ء ، م : ایجوکیشنل پریس ، کراچی ، ن : ایچ - ایم سعید کمپنی ، کراچی (خ) -

۱۳۹ - ـــــ **مشق نستعلیق حصہ سوم** : ص : ۱۶ ، م : انتظامی پریس ، حیدرآباد (دکن) (خ) -

★ ★ ★

۷ - صوتیات

۱۴۰ - **ادیب حیدرآبادی : تصرفات اردو**، ص :   ، س : ۱۹۶۳ء ،
م : نیشنل پرنٹنگ پریس ، حیدرآباد (دکن) ، ن : مکتبہ عزیزیہ ،
صوتیاتی اور معنویاتی لحاظ سے زبان میں تصرفات کی تشریح ۔

۱۴۱ - **ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر** : اردو کا صوتی نظام ، ص : ۲۰ ،
س : ۱۹۶۵ء ، پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں
۱۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کو دیا جانے والا توسیعی خطبہ ۔

۱۴۲ - **گوپی چند نارنگ ، ڈاکٹر** : اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو ،
ص : ۴۷ ، س : ۱۹۶۱ء ، م : یونین پرنٹنگ پریس ، دہلی ،
ن : مصنف ۔

* * *

۸ ۔ علم ہجا

۱۴۳ ۔ آہ سیتا پوری ، ڈاکٹر محمد صفدر : تکمیل ہجا ، ص :
س :   ، ن : جنرل پبلشنگ ہاؤس ، سیتا پور ۔

۱۴۴ ۔ انصاراللہ ، ڈاکٹر محمد : اردو کے حروف تہجی ، ص :
س : ۱۹۷۲ء ۔

۱۴۵ ۔ سعادت نظیر : اردو میں علم ہجا ۔

۱۴۶ ۔ سید احمد دہلوی : علم اللسان ، ص : ۴۷ س : ۱۹۰۰ء ، م ۔
رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور ۔ ن : دارالاشاعت : پنجاب ، لاہور ۔
علم و فلسفہ زبان میں ایک رسالہ ۔ انسان کے ابتدائی اور درمیانی
دور کو زبان سے لے کر عہد آخر تک زبان میں ارتقا کا عمل
اور اس کا فلسفہ ۔ زمانۂ تحریر رسالہ ۱۸۹۵ (ح) ۔

۱۴۷ ۔ عبدالرحمان خاں : اردو میں علم ہجا اور علم عروض جدید ،
ص : ۱۷۳ ، س : ۱۹۵۹ء ، م : بہاول پور ۔

۱۴۸ ۔ ماہر اکبر آبادی ثم دہلوی ، محمود علی خاں ، علم الحروف یا
تحقیقات ماہر ص: ۱۶۸ + ۱۶ + ۵۴ + ۸س: ۱۹۳۴ء (پہلاایڈیشن)
علم الحروف ، زبان کے آغاز و ارتقا ، ضروریات و سامان کتابت :
قلم ، روشنائی وغیرہ کے خصائص اور دیگر متعلقات ۔ یہ کتاب چار
حصوں ، ایک ضمیمے اور خاتمہ و فہرست کے اضافی صفحات پر
مشتمل ہے ۔ ابتدائی تین حصوں کے صفحات (۱۲۸) مسلسل ہیں ۔
حصہ چہارم ضمیمے اور خاتمہ و فہرست کے صفحات بالترتیب یہ
ہیں ، (۵۴ + ۱۶ + ۸) — خ

۱۴۹ - **متین حیدر آبادی ، ابوالمحاسن محمد محسن خاں** : اردو میں علم ہجا ؛ ص : س : ۱۹۶۲ء (پہلا ایڈیشن) ، م : رفیق مشین پریس ، حیدر آباد (دکن) : سعادت نظیر نے مرتب کیا ۔

۱۵۰ - **محمد اسحاق صدیقی ، فن تحریر کی تاریخ** ، س : ۱۹۶۲ء ن : انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ ۔

۱۵۱ - **ہارن ارنسٹ** : ہجوں کی تدریس مت : سجاد ناظم ، س : ۱۹۶۳ء ن : شیخ غلام علی اینڈ سنز ، لاہور ۔

۱۵۲ - کتاب تہجی ، ن : کلکتہ اسکول بک سوسائٹی ، کلکتہ ، علم ہجا اردو املا کے مسائل میں ۔

* * *

۹ - مختصر نویسی اور ٹائپ کاری

الف ، مختصر نویسی -

۱۵۳ - رادھے لال ترویدی : علم الاتصال زود نویسی ، ص : ۱۱۹ ،
س : ۱۹۲۶ء ، م : اسرار کریمی پریس ، لاہور - (خ) -

۱۵۴ - رضوی - ایس - ایم : ص : ۹۶ ، س : ۱۹۱۸ء ، م : جے ،
پریس ، دہلی ، (خ)

۱۵۵ - زاہدی ، اشفاق احمد خان : کلیات زاہدی شارٹ ہینڈ ، ص : ۱۷۶ -
س : ۱۹۴۷ء م : خواجہ برقی پریس ، دہلی - (خ)

۱۵۶ - زبیر احمد عثمانی : عثمانیہ شارٹ ہینڈ ، ص : ۱۲۸ ، س : ۱۹۴۸ء
م : عصر جدید پریس ، کراچی - (خ) -

۱۵۷ - سنگھ ، بی آر : اردو مختصر نویسی کامل -

۱۵۸ - عبدالحمید ، محمد : اردو مختصر نویسی ، ص : ۱۲۰ ، س : ۱۹۴۸ء -
م : عصر جدید پریس ، کلکتہ -

۱۵۹ - محمد رضا نقوی نصیر آبادی : اردو ہندی شارٹ ہینڈ ، ص : ۱۱۶ ،
م : انوار الاسلام پریس ، حیدر آباد (دکن) - (خ)

۱۶۰ - محمد ہادی ، مرزا و ایم - ایل گوش : اردو شارٹ ہینڈ ، ص : ۱۲۴ -
س : ۱۹۰۹ء ، م : میتھودسٹ پریس لکھنؤ ، (خ) -

۱۶۱ - مہتہ ، جی - ایم : اردو مختصر نویسی (حصہ اول) ، ص : ۵۳ ،
س : بار اول ، م : وزیر ہند ، امرتسر -

ب ۔ اردو ٹائپ کاری

۱۶۲ ۔ بارکز محمد یعقوب : جدید اردو ٹائپ ، ن : ناز ادب کراچی ،

۱۶۳ ۔ عرفان علی یوسف ، سید : جدید اردو ٹائپ کاری ، ص : ۱۲ ، س : ۱۹۸۲ء : المخزن پرنٹرز ، کراچی ، ن : مقتدرہ قومی زبان ، کراچی ، (اسلام آباد) ۔

۱۶۴ ۔ اردو ٹائپ نویسی : س: ۱۶۷۸ء ، ن : مرکزی اردو بورڈ ، لاہور

۱۶۵ ۔ جدید اردو ٹائپ نویسی : ن : مکتبہ الکتاب کراچی ۔

★ ★ ★

۱۰ - متفرقات

املا ، رسم الخط اور دیگر مسائل و مباحث پر عام کتابیں

۱۶۶ - **ابو اللیث صدیقی ، ڈاکٹر** : ادب و لسانیات ، **ص** : ۳۰۲ ، **س** : ۱۹۷۰ء ، **م** : باب الاسلام پرنٹنگ پریس ، کراچی ، **ن** : اردو اکیڈمی سندھ ، کراچی -

۱۶۷ - **انشا ، میر انشاءاللہ خاں** : دریائے لطافت ، **ص** : ۸+۲۴+ ۳۹۵ ، **س** : ۱۹۳۵ء **م** : مطبع انجمن ترقیٔ اردو۔ اورنگ آباد (دکن) ، ن : انجمن ترقی اردو (ہند) اورنگ آبادی (دکن) ترجمہ پنڈت برج موہن دتا تریہ کیفی و مرتبہ مولوی عبدالحق ۔ اس کے مختلف ابواب و حصوں میں حروف تہجی اوراعراب و املا کے مسائل پر بحث آتی ہے -

۱۶۸ - **بیمز ، جان** : ہندوستانی لسانیات کا خاکہ ، ترجمہ مع حواشی و مقدمہ از سید احتشام حسین ، **ص** : ۱۲۸ ، **س** : ۱۹۴۸ء ، **م** : ادبی پریس ، لاٹوش روڈ ، لکھنؤ ، **ن** : دانش محل ، امین الدولہ پارک ، لکھنؤ -

۱۶۹ - **تیج بہادر سپرو ، ڈاکٹر سر** : ہماری قومی زبان ، ڈاکٹر سر تیج بہادر سپرو کے افکار عالیہ اردو زبان کے متعلق ، **ص** : ۹۵ ، **س** : ۱۹۴۱ء ، **ن** : انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی -

۱۷۰ - **حامد اللہ ندوی ، ڈاکٹر** : لکھنؤ کی لسانی خدمات **ص** : ۱۷۶ - **س** : ۱۹۷۵ء (پہلی بار) ، **م** : أجمل پریس ، بمبئی **ن** : مہاتما گاندھی میموریل ریسرچ سنٹر بمبئی۔ آخر میں رسم خط حروف تہجی لغات وغیرہ پر مباحث شامل ہیں -

۱۷۱ - **رام شرما ، ڈاکٹر شری :** دکنی زبان کا آغاز و ارتقا : مت : غلام رسول ، ص : ۵۰۷ ، س : ۱۹۶۷ء ، م : انتخاب پریس ، حیدر آباد (دکن) ، ن : آندھرا پردیش ساہتیہ اکیڈیمی ، حیدر آباد (دکن) رسم خط ، اصوات اور لکھائی کی نئی علامتوں کی بحث شامل ہے ۔

۱۷۲ - **رشید اشرف ندوی :** اردو زبان کی جامعیت و ہمہ گیری اور مشرقی پاکستان میں اس کی شدید ضرورت ، ص : ۱۲۰ ، س : ندارد ن : جدید اردو مرکز ، ڈھاکہ ۔

۱۷۳ - **سدھیشور ورما :** آریائی زبانیں ، ص : ۱۰۳ ، س ۱۹۳۲ء ، م : اعظم اسٹیم پریس ، حیدر آباد دکن ۔ ن : ادارہ ادبیات اردو ، حیدر آباد دکن ''اس میں آریائی زبانوں کے ارتقا اور ہند آریائی اور ایرانی زبانوں اور ان کی خصوصیتوں کی وضاحت کی گئی ہے ۔''

۱۷۴ - **سید احمد ، منشی :** علم اللسان ، یعنی انسان کی ابتدائی ، درمیانی اور آخیر زبان ، ص : ۴۷ س : ۱۹۰۰ء م : رفاہ عام سٹیم پریس ، لاہور ، ن : دارالاشاعت پنجاب ، لاہور ۔

۱۷۵ - **شفیع منصور :** رومن حروف کی آوازیں ، ص : ۶+۷ ، س : ۱۹۵۹ء : ن : انجمن خوشنویساں ، راولپنڈی ، آخری سات صفحوں میں یہی رسالہ ''ڈس ایڈوانٹیج آف رومن اسکرپٹ'' کے نام سے پاکستان ٹائمز پریس ، لاہور کا چھپا ہوا شامل ہے ۔

۱۷۶ - **شکیل الرحمن :** ہندوستان اور پاکستان میں زبان کا مسئلہ (برائے بحث) ص : ۱۶ ، س ۱۹۵۲ء م : لیبل لیتھو پریس ، رمنہ روڈ پٹنہ ن : مکتبہ ترقی ادب گزری پٹنہ سٹی ۔

۱۷۷ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر :** اردو لسانیات ، ص : ۱۹۶ ، س : ۱۹۶۶ء م : انجمن پریس ، کراچی ن : مکتبہ تخلیق ادب کراچی ، صوتیات ، اعرابی نظام وغیرہ کے مسائل بھی شامل ہیں ۔

۱۷۸ - **صادق آغا** : جائزہ ، **ص** : ۹۲ ، **س** : ۱۹۷۲ء ، **م** : پاکستان ، پریس کوئٹہ ۔ **ن** : مکتبۂ آغا صادق ، کوئٹہ اردو زبان کے اردو قواعد ، اعراب ، املا ، تصرفات وغیرہ مباحث پر مشتمل ۔

۱۷۹ - **ضامن علی ، سید** : اردو زبان اور ادب ، یعنی اردو سروے کمیٹی کی رپورٹ ، **ص** : ۱۳۲ ، **س** : ۱۹۲۷ء **م** : انڈین پریس ، الہ آباد **ن** : ہندوستانی اکیڈیمی ، الہ آباد ۔

۱۸۰ - **ضیاء ، نورجہاں** : اردو حقیقت کے آئینہ میں ، **ص** : ۹۵ ، **س** : ۱۹۶۹ء **م** : باب الاسلام پرنٹنگ پریس ، کراچی ۔

۱۸۱ - **عبدالحق ، مولوی** : اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ ، **ص** : ۵۵ ، **س** : ۱۹۴۹ء **م** : العرب پریس ، کراچی ، **ن** : انجمن ترقی اردو پاکستان ، کراچی ۔

۱۸۲ - **عبدالحق ، مولوی** : پاکستان میں قومی و سرکاری زبان کا مسئلہ ، **ص** : ۲۲ ، **س** : ۱۹۵۲ء ، **ن** : انجمن ترقی اردو ، (پاکستان) ، کراچی ۔

۱۸۳ - **عبدالحق ، ڈاکٹر مولوی** : ہماری زبان ، **ص** : ۷۸ ، **س** : ۱۹۳۱ء ، **م** : برقی مشین پریس ، مراد آباد ، پٹنہ ، **ن** : نیا سنسار ، کتاب گھر ، بانکی پور ، پٹنہ ۔

۱۸۴ - **فروغ علوی ، پروفیسر یونس حسن** : مادری زبان کی تعلیم ، **ص** : ۲۸۸ ، **س** : ۱۹۵۷ء ، **م** : انجمن پریس ، کراچی **ن** : اکیڈمی اف ایجوکیشنل ریسرچ ، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ، کراچی ۔ اس میں تخلیقی اور اظہاری (یعنی تقریر و تحریر کی) استعداد کو اصول تعلیم اور نفسیات اطفال کی روشنی میں ترقی دینے کے اصولوں اور طریقوں سے بحث کی گئی ہے ۔

۱۸۵ - **کیفی ، برجموہن دتاتریہ** : اردو ہماری زبان ، **ص** : ۳۰ ، **س** : ۱۹۳۶ء ، **م** : شروانی پرنٹنگ پریس ، علی گڑھ ۔

۱۸۶ - **کیفی ، برجموہن دتاتریہ :** خمسہ کیفی ، ص : ۰۷ ، س : ۱۹۳۹ء
م : لطیفی پریس ، دہلی ن : انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی -

۱۸۷ - **کیفی ، برجموہن دتاتریہ :** کیفیہ ، ص : ۳۸۰ ، س ۱۹۵۰ء
(بار دوم) م : ناظر پرنٹنگ پریس ، کراچی ، اس کے مختلف ابواب میں حروف تہجی ، لفظ ، روز مرہ ، محاورہ ، کہاوت ، املا اور دیگر مسائل زبان و ادب و انشا پر بحث ہے -

۱۸۸ - **محمد بن عمر :** پرتگالی زبان کا اثر اردو زبان پر ، ص : ۹۵ ، س : ۱۹۵۳ء ، م : مطبوعہ ابراہیمیہ ، حیدر آباد دکن ، ن : کتاب خانہ حیدر آباد دکن -

۱۸۹ - **محمد طاہرفاروقی ، خاطر غزنوی :** پاکستان میں اردو ، ص : ۶۴۷ ، س : ۱۹۶۵ء ، ن : پشاور یونیورسٹی بک ایجنسی ، شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی کے مجلے ''خیابان کا خاص نمبر اردو زبان و ادب کا پاکستانی دور'' -

۱۹۰ - **محی الدین قادری ، ڈاکٹر سید :** ہندوستانی لسانیات ، ص : ۱۶۰ ، س : ۱۹۳۲ء ، م : شمس الاسلام پریس چھتہ بازار ، حیدر آباد دکن ، ن : مکتبہ ابراہیمیہ ، حیدر آباد دکن ، اس کتاب کے دو حصے ہیں - دوسرے حصے میں اردو آغاز و ارتقا ، ادبی بولیوں اور ہمہ گیری پر جدید ترین تحقیقات پیش کر کے اردو ہندی کے جھگڑے اور اردو کے جدید رجحانوں اور ضرورتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے -

۱۹۱ - **محمود الحسن رضوی ، سید :** لسانیات اور اردو ، س : ۱۹۶۲ء ، م : سرفراز قومی پریس لکھنؤ ، ن : احباب پبلشر ، مقبرہ عالیہ ٹولہ گنج لکھنؤ -

۱۹۲ - **مخمور اکبر آبادی ، سید محمد محمود رضوی :** اردو زبان اور اسالیب ص : ۴۱۶ ، س : ۱۹۶۱ء ، م : مشہور آفسٹ پریس ، کراچی ، ن : اکیڈیمی آف ایجوکیشنل ریسرچ ، آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ، کراچی -

۱۹۳ - معین الدین دردائی ، پروفیسر محمد : لسانی مطالعے ، ص : ۳۳٦ ، س : ۱۹۷۰ء ، م : کیمبرج پرنٹنگ پریس ، لاہور ، ن : مجلس دانشوران ، لاہور ، اردو رسم الخط کے موضوع پر ایک باب شامل ہے -

۱۹۴ - ناز ، مولوی محمد سعید : معلم خط شکست ، ص : ۱۲۴ ، س : ۱۹۴۷ء ، م : ہیرا لال پرنٹنگ ورکس ، لاہور ، ن : پی - سی دیوا داس شرینی اینڈ کو ، علی گڑھ -

۱۹۵ - ——————: اردو کی فضیلت چند بنگالی اکابر کی نظر میں ، ص : ۱۲٦ ، س : ۱۹۵۲ء ، م : انجمن پریس ، اردو روڈ ، کراچی ، ن : انجمن ترقی اردو ، پاکستان ، کراچی ، یہ مضامین کا مجموعہ ہے -

★ ★ ★

حصہ دوم

(مقالات)

اردو — قومی و دفتری زبان

(افکار و مسائل)

۱۹۶ - **آشکار حسین ، خواجہ** : قومی زبان کا مسئلہ ، ''قومی زبان'' کراچی یکم اپریل ۱۹۵۱ء ، ص : ۱۰ -

۱۹۷ - **ابو سلمان شاہجہاں پوری ، ڈاکٹر** : قومی زبان اور اس کا نفاذ ، ''ترجمان اسلام'' لاہور ، ۲ جنوری ۱۹۸۱ء ، ص: ۱۱ ، ''مخلص'' ڈیرہ اسماعیل خاں ، یکم جنوری ۱۹۸۱ء ، ص ۲ ، ''چٹان'' لاہور ، ۵ جنوری ۱۹۸۱ء ، ص ۲۳ ، ''خدام الدین'' لاہور ، ۲۳ جنوری ۱۹۸۱ء ، ص : ۱۷ ، ''المنبر'' فیصل آباد ، ۱۲ فروری ۱۹۸۱ء ، ص : ۵ ، ''اخبار اردو'' کراچی ، اگست ۱۹۸۱ء ، ص : ۱۰ -

۱۹۸ - **ابوالفتح ، میاں محمد** : دفتری اردو ، ''اردو نامہ'' لاہور ، فروری ۱۹۸۵ء ص : ۸ -

۱۹۹ - **احسن فاروق ، ڈاکٹر محمد** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ ، ''لاہور'' لاہور ، ۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۶ -

۲۰۰ - **اسرار زیدی** : اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء ، ص ۳۰ -

۲۰۱ - **اشفاق محمد خاں** : اردو ایک قومی زبان - ''الفاظ'' علی گڑھ ، نومبر ۱۹۸۳ء ، ص ۹۹ -

۲۰۲ - **اشرف عالم ، محمد** : مصطلحات علمیہ - ''ادبی دنیا'' لاہور ، جنوری ۱۹۳۵ء ، ص ۵۲۶ -

۲۰۳ - **اقبال عظیم** : مشرق بنگال میں اردو کا مسئلہ - ''ہمایوں'' لاہور ، ستمبر ۱۹۵۲ء ، ص : ۵۳۶ -

۲۰۴ - **الطاف حسین ، سردار :** پاکستانی دفاتر میں اردو کا نفاذ ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، نومبر ۱۹۸۳ء ، **ص :** ۱۲ -

۲۰۵ - **الطاف علی بریلوی ، سید :** پاکستان میں زبان کا مسئلہ ۔ ''لاہور'' لاہور ، ۲۰ ستمبر ۱۹۷۱ء ، **ص :** ۵ -

۲۰۶ - **ام طارق :** پاکستان کی سرکاری زبان . . . ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جون ۱۹۵۴ء ، **ص :** ۷ -

۲۰۷ - **امین حزین سیال کوٹی :** مملکت خداداد پاکستان کی قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم ستمبر ۱۹۵۳ء ، **ص :** ۷ -

۲۰۸ - **انور ، محمد رمضان :** ریاست بہاول پور میں اردو بہ حیثیت زبان دفتری ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، نومبر ۱۹۸۲ء ، **ص :** ۱۲ -

۲۰۹ - **انور سدید ، ڈاکٹر :** اردو زبان — قومی تشخص کا ذریعہ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، جولائی ۱۹۸۳ء ، **ص :** ۳۰ -

۲۱۰ - **انور سدید ، ڈاکٹر :** اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، ۲۶ جنوری ۱۹۸۱ء ، **ص :** ۲۸ -

۲۱۱ - **باقر حسین ، سید :** اردو زبان کی توسیع ۔ ''ہمایوں'' لاہور ، دسمبر ۱۹۵۳ء ، **ص :** ۷۶۶ ، یہ ایک مکتوب ہے ۔

۲۱۲ - **برق ، ڈاکٹر غلام جیلانی :** پاکستان اور اردو ۔ ''چٹان'' لاہور ، ۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء ، **ص :** ۳۱ -

۲۱۳ - **برہان احمد فاروقی ، ڈاکٹر :** اردو کی فوری ترویج کا مسئلہ ۔ ''الفاظ'' لاہور ، دسمبر ۱۹۸۲ء ، **ص :** ۱۲ -

۲۱۴ - **بیگم عباسی :** پاکستان کی قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جولائی ۱۹۵۰ء ، **ص :** ۶ -

۲۱۵ - **پوسٹ مین یونین :** اردو کو پاکستان کی دفتری زبان بنا دو ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم دسمبر ۱۹۴۹ء ، **ص :** ۱۱ -

۲۱۶ - **ثناء اللہ** : قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اگست ۱۹۵۴ء ، ص : ۱۰ -

۲۱۷ - **جمیل جالبی ، ڈاکٹر** : اگر اردو کو جلد نافذ نہ کیا گیا ۔ ''اخبار اردو'' کراچی ، دسمبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۷ -

۲۱۸ - **جمیل جالبی ، ڈاکٹر** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ ۔ ''لاہور'' لاہور ، ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۱۰ -

۲۱۹ - **جمیل الدین احمد** : پاکستان کا اتحاد اور قومی زبان ۔ ''ہمایوں'' لاہور ، جولائی ۱۹۴۹ء ، ص : ۴۲۵ -

۲۲۰ - **جوہر نظامی** : اردو کا نفاذ بہ طور دفتری زبان ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مئی ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۴ -

۲۲۱ - **حامد علی خاں** : مسئلہ زبان اور اہل سیاست ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جون ۱۹۵۳ء ، ص : ۵ -

۲۲۲ - **حفیظ صدیقی** : اردو بہ حیثیت دفتری زبان ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، دسمبر ۱۹۸۵ء ، ص : ۱۱ -

۲۲۳ - **حفیظ صدیقی ، پروفیسر** : پاکستان میں ایک زبان کا مسئلہ ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، اپریل ۱۹۸۴ء ، ص : ۸ -

۲۲۴ - **حفیظ صدیقی ، پروفیسر** : دفاتر میں اردو کی ترویج اور ہماری کوتاہیاں ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۱ -

۲۲۵ - **حسن اختر** : اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، ۲۳ فروری ۱۹۸۱ء ، ص : ۳۱ -

۲۲۶ - **حیدر ، پروفیسر شیخ** : عدالتوں میں اردو کا رواج ۔ ''العلم'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۵ء ، ص : ۵۶ -

۲۲۷ - **ڈان ، کراچی** : حکومت پاکستان اور اردو ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مئی ۱۹۵۰ء ، ص : ۱۱ -

۲۲۸ - **رازق الخیری** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ - "لاہور" لاہور ، ۱۳ ستمبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۵ -

۲۲۹ - **راغب احسن ، مولانا** : پاکستان کی قومی زبان - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جون ۱۹۵۲ ، ص : ۶ -

۲۳۰ - **رفیق محمد ، شیخ** : پاکستان کی قومی زبان - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جون ۱۹۴۹ء ، ص : ۵ -

۲۳۱ - **ریاض الدین اکبر آبادی** : اردو اور اس کا نفاذ - ''انجمن'' کراچی ، مارچ ۱۹۷۵ ، ص : ۳ -

۲۳۲ - **زیبا ، شجاع احمد خاں** : دو زبانوں کا نظریہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مئی ۱۹۵۳ء ، ص : ۱ -

۲۳۳ - **سجاد باقر رضوی** : اردو زبان کی ترویج - ''چٹان'' لاہور ، ۱۸ جون ۱۹۶۴ء -

۲۳۴ - **سجاد مرزا** : ہندوستان کی عام زبان کیا ہو - ''ادبی دنیا'' لاہور ، دسمبر ۱۹۳۶ء ، ص : ۴۰ -

۲۳۵ - **سعیدالرحمٰن علوی** : قومی زبان کا مسئلہ - ''خدام الدین'' لاہور ، ۳۰ جنوری ۱۹۸۱ء ، ص : ۳ -

۲۳۶ - **سلطان احمد** : پاکستان میں اردو - ''ہمایوں'' لاہور ، جون ۱۹۴۸ء ، ص : ۲۵۵ -

۲۳۷ - **سلیم فارانی ، ڈاکٹر** : دفتری زبان کی تدریس - جوانب مناہج - ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۰۶ -

۲۳۸ - **سوزوکی تاکیشی ، پروفیسر** : اردو کی ترقی میں رکاوٹیں - ''قومی زبان'' کراچی ، اگست ۱۹۶۵ء ، ص : ۳ -

۲۳۹ - **شفیق الرحمٰن ، سید** : سرکاری افسران اور اردو زبان - ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، نومبر ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۰ -

۲۳۰ - **شمیم احمد** : آج کچھ اردو (کشمیر میں دفتری زبان کی حیثیت سے اردو کا کامیاب رواج) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، جنوری ۱۹۶۹ء ، ص : ۳ ۔

۲۳۱ - **شمیم احمد** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ ۔ ''لاہور'' لاہور ، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۱ء ، **ص** : ۶ ۔

۲۳۲ - **شوکت ، محمد مشتاق** : اردو زبان اور ہمارا قومی تشخص ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، **ص** : ۱۰۲ ۔

۲۳۳ - **شوکت سبزواری ، پروفیسر** : پاکستان کی قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اگست ۱۹۵۴ء ، ص : ۶ ۔ پاکستان کی قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ۱۶ اگست ۱۹۵۴ء ، **ص** : ۸ ۔

۲۳۴ - **شہاب دہلوی** : اردو کی نفی پاکستان کی نفی ۔ ''الہام'' بہاول پور ، ۱۴ فروری ۱۹۸۴ء ، ص : ۳ ۔

۲۳۵ - **شہاب دہلوی ، مسعود حسن** : قومی زبان کا مسئلہ ۔ ''الہام'' بہاول پور ۲۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۳ ۔

۲۳۶ - **شہزاد سلیم** : ہم اور ہماری قومی زبان اردو ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، ستمبر ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۵ ۔

۲۳۷ - **صابر ، عبدالکریم** : اردو کو قومی زندگی میں جائز مقام دیجیے ۔ ''مخلص'' ڈیرہ اسماعیل خاں ، **یکم** جنوری ۱۹۸۱ء ، ص : ۳ ۔

۲۳۸ - **صدیق طاہر** : اردو — سرکاری زبان ۔ ''الزبیر'' بہاول پور ، ۱۹۷۴ء نمبر ۲ ، ص : ۴۷ ۔

۲۳۹ - **صدیق طاہر** : اردو - سرکاری زبان ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مئی ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۹ ۔

۲۵۰ - **صلاح الدین احمد** : اردو کے چند مسائل ۔ ''ادبی دنیا'' لاہور ، جولائی ۱۹۶۵ء (دور ششم شمارہ ۱۵) ، **ص** : ۲۵ ۔

۲۵۱ - **ضیا اسلام پوری ، حمیداللہ خاں :** قومی زبان اردو کی موجودہ حیثیت اور اس کے مطالبات ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، اپریل ۱۹۸۰ء ، ص : ۳۱ ۔

۲۵۰ - **ضیاء الحق ، منٹگمری :** پاکستان کی قومی زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اکتوبر ۱۹۵۳ء ، ص : ۶ ۔

۲۵۳ - **طاہر تونسوی :** اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، یکم فروری ۱۹۸۱ء ، ص : ۳۹ ۔

۲۵۴ - **طاہر فاروقی ، محمد :** قومی زبان کا مسئلہ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جنوری ۱۹۵۴ء ، ص : ۱۱ ۔

قومی زبان کا مسئلہ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جنوری ۱۹۵۴ء ، ص : ۹ ۔

۲۵۵ - **طاہر مسعود :** قومی زبان کا نفاذ اور بیوروکریسی (میجر آفتاب حسن سے گفتگو) ''تکبیر'' کراچی ، ۱۱ جولائی ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۲ ۔

۲۵۶ - **ظہیر مشرقی :** اردو کی لسانی ترقی ۔ ''ہمایوں'' لاہور ، جولائی ۱۹۵۱ء ، ص : ۸۹ ۔

۲۵۷ - **عبادت بریلوی ، ڈاکٹر :** دفتروں میں اردو کی ترویج ۔ ''نظم و نسق'' لاہور ، س : ۱۹۸۰ء ، ص : ۴۲ ۔

۲۵۸ - **عبدالحق ، ڈاکٹر :** اردو میں اصطلاحات کا مسئلہ ۔ ''ادبی دنیا'' لاہور ، اپریل ۱۹۳۵ء ، ص : ۶۵ ۔

۲۵۹ - **عبدالحق ، مولوی :** بابائے اردو کا وزیر تعلیم کو جواب ۔ ''قومی زبان'' کراچی ۱۶ فروری ۱۹۵۷ء ، ص : ۹ ۔

۲۶۰ - **عبدالحق ، مولوی :** پاکستان کی قومی و سرکاری زبان کا مسئلہ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اپریل ۱۹۵۲ء ، ص : ۵ ۔

۲۶۱ - عبدالحق ، مولوی :

(۱) پاکستان میں اردو کا المیہ[۱] - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جولائی ۱۹۵۶ء ، ص : ۵ -

(۲) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اگست ۱۹۵۶ء ، ص : ۱۰ -

(۳) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اگست ۱۹۵۶ء ، ص : ۱۵ -

(۴) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم ستمبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۲ -

(۵) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ ستمبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۶ -

(۶) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اکتوبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۶ -

(۷) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۹ -

(۸) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم نومبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۱۱ -

(۹) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ نومبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۱۱ -

(۱۰) پاکستان میں اردو کا المیہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم دسمبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۱۲ -

۲۶۲ - عبدالحق ، مولوی : حکومت پاکستان اور اردو - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۵۰ء ، ص ۱۱ -

۲۶۳ - عبدالحق ، مولوی : دستور اور مسئلہ زبان - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم فروری ۱۹۵۶ء ، ص : ۵ -

---

۱ - مولوی صاحب کا یہ سلسلہ مضامین کتابچے کی شکل میں بھی چھپ گیا ہے -

۲۶۴ - **عبدالحق ، مولوی** : سرکاری زبان کا مسئلہ ۔ ''قومی زبان''، کراچی ، ۱۶ اپریل ۱۹۵۴ء ، ص : ۲ ۔

۲۶۵ - **عبدالحق ، مولوی** : قومی زبان کے لیے ایک سانحہ (ایک خط) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جولائی ۱۹۵۵ء ، ص : ۳ ۔

۲۶۶ - **عبدالحق ، مولوی** : گاندھی جی کے نام — بابائے اردو کا تاریخی خط ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۲ ۔

۲۶۷ - **عبدالرحیم ، محمد** : پاکستانی عدالتیں اور زبان اردو ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، مئی ، جون ۱۹۶۲ء ۔

۲۶۸ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : اردو کو رائج کرنے کے لیے آرڈیننس جاری کیا جائے ۔ ''چٹان'' لاہور ، ۲۱ اپریل ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۵ ۔

۲۶۹ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : اردو کے موجودہ اہم مسائل ۔ ''قومی زبان''، کراچی ، نومبر ۱۹۶۲ء ، ص : ۱۹ ۔

۲۷۰ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : پاکستان میں اردو کی بپتا ۔ ''چٹان'' **لاہور** ، ۱۱ نومبر ۱۹۷۴ء ، ص : ۱۷ ۔

۲۷۱ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : مشکل اور آسان زبان کا مسئلہ ۔ ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، جنوری ۱۹۸۴ء ، ص : ۱ ۔

۲۷۲ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : پاکستان میں ایک نئی جناتی زبان ۔ ''اخبار اردو''، کراچی ، اکتوبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۶ ۔

۲۷۳ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : انگرود — پاکستان کی نئی زبان ۔ ''چٹان'' لاہور ، ۳ مئی ۱۹۸۲ء ، ص : ۲۹ ۔

۲۷۴ - **عبدالماجد دریا بادی ، مولانا** : اردو کا جواب دعویٰ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جولائی ۱۹۵۱ء ، ص : ۳ ۔

۲۷۵ - **عدیم ، غلام رسول** : اردو ہمارے تہذیبی تشخص کا آئینہ ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۶۳ ۔

۲۷۶ - **عزیز ، غلام ربانی :** قومی زبان کی اہمیت ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۹۰ -

۲۷۷ - **عزیز ، غلام ربانی :** قومی زبان کی اہمیت ۔ ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، نومبر ۱۹۸۳ء ، ص : ۱ -

۲۷۸ - **عطاء اللہ ، محمد :** اردو کی اہلیت بطور زبان دفتری ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۱۲ -

۲۷۹ - **عطش درانی :** بہاول پور میں نفاذ اردو کے اقدامات ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، اپریل ۱۹۸۳ء ، ص : ۲۳ -

۲۸۰ - **عطش درانی :**

(۱) پنجاب میں دفتری اردو کا ارتقا ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، ستمبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۸ -

(۲) پنجاب میں دفتری اردو کا ارتقا ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۱۲ -

(۳) پنجاب میں دفتری اردو کا ارتقا ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، نومبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۱۰ -

(۴) پنجاب میں دفتری اردو کا ارتقا ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، جنوری ۱۹۸۳ء ، ص : ۸ -

۲۸۱ - **عطش درانی :** پنجاب میں دفتری اردو کا ارتقا ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، فروری ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۲ -

۲۸۲ - **عطش درانی :** دفتری اردو کی تدریس کے لیے مجوزہ نصاب ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، دسمبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۸ -

۲۸۳ - **غلام مصطفیٰ ، کرنل :** پاکستان کی سرکاری زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جنوری ۱۹۵۴ء ، ص : ۶ -

۲۸۴ - **فرزانہ شہناز :** دفتری زبان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، دسمبر ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۶ -

۲۸۵ - **فیاض احمد** : سائنسی اصطلاحات کا مسئلہ۔ ''ہمایوں'' لاہور دسمبر ۱۹۵۳ء، ص : ۲۷۔

۲۸۶ - **قمرالاحسن، سید** : (الف) سرکاری زبان۔ ''قومی زبان'' کراچی، ۱۶ اگست ۱۹۵۲ء، ص : ۹۔ (ب) سرکاری زبان۔ ''قومی زبان'' کراچی، یکم ستمبر ۱۹۵۲ء، ص : ۳۔

۲۸۷ - **قومی زبان** : پاکستانی عدالتوں میں اردو کی ترویج (اداریہ)۔ ''قومی زبان'' کراچی، ۱۶ دسمبر ۱۹۴۹ء، ص : ۱۔

۲۸۸ - **قومی زبان** : سرکاری دفاتر اور اردو (اداریہ)۔ ''قومی زبان'' کراچی، یکم نومبر ۱۹۴۹ء، ص : ۱۔

۲۸۹ - **قومی زبان** : سرکاری زبان کا مسئلہ (اداریہ)۔ ''قومی زبان'' کراچی، ۱۶ مئی ۱۹۴۹ء۔ ص : ۱۔

۲۹۰ - ـــــ : قائداعظم اور قومی زبان کا مسئلہ۔ ''قومی زبان'' کراچی، ۱۶ ستمبر ۱۹۵۲ء، ص : ۵۔

۲۹۱ - کانت جٹوبادھیا، منشی : اردو ہندوستان کی قومی زبان کی حیثیت سے۔ ''جرنل خدا بخش لائبریری'' پٹنہ نمبر ۷-۸، ص : ۳۴۲۔

۲۹۲ - **کیفی دہلوی** : قومی زبان ہی سرکاری زبان ہو سکتی ہے۔ ''قومی زبان'' کراچی، یکم جولائی ۱۹۴۸ء، ص : ۶۔

۲۹۳ - گلزار احمد، **بریگیڈیر** : قومی زبان کے نفاذ کی دشواریاں۔ ''اردو نامہ'' لاہور، اپریل ۱۹۸۳ء، ص : ۱۱۔

۲۹۴ - گوہر نوشاہی، **ڈاکٹر** : ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطح پر اردو کی تدریس۔ ''سفینہ'' دوحہ (قطر) ۱۹۸۳ء۔

۲۹۵ - متین الرحمٰن : مقابلے کا امتحان اور زبان کا مسئلہ۔ ''اردو نامہ'' لاہور، اکتوبر ۱۹۸۳ء، ص : ۲۴۔

۲۹۶ - **محمد تقی عثمانی** : اردو کی ترویج و نفاذ - ''البلاغ'' کراچی ، جون ۱۹۸۳ء ، ص : ۲ -

۲۹۷ - **محمد تقی ، سید** : قومی زبان انگریزی کیوں نہیں ؟ ''قومی زبان'' کراچی ، دسمبر ۱۹۸۱ء ، ص : ۲۳ -

۲۹۸ - **محمد طاہر ، ڈاکٹر ابوظفر** : سرکاری زبان - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مئی ۱۹۵۲ء ، ص : ۸ -

۲۹۹ - **محمد مسعود ، ڈاکٹر** : ترک انگریزی اور نفاذ اردو کے لیے چند تجاویز - ''اردو نامہ'' کراچی ، مارچ ۱۹۸۴ء ، ص : ۲۸ -

۳۰۰ - **محمد یوسف ، سید** : اردو یا عربی - ''ہمایوں'' لاہور ، جون ۱۹۵۴ء ، ص : ۳۴۳ -

۳۰۱ - **مسعود شیخ** : اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، ۱۶ فروری ۱۹۸۱ء ، ص : ۲۸ -

۳۰۲ - **مشیر الدین ، قاضی** : دفتری اردو - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ جنوری ۱۹۴۴ء ، ص : ۵ -

۳۰۳ - **ممتاز ، ڈاکٹر منظور الٰہی** : قومی زبان — مشکلات کا تجزیہ - ''اردو نامہ'' لاہور ، اگست ۱۹۸۲ء ، ص : ۱۷ -

۳۰۴ - **منور ابن صادق** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ - ''آئین'' لاہور ، ۲۱ جنوری ۱۹۶۸ء ، ص : ۱۴ -

۳۰۵ - **نجم الاسلام ، ڈاکٹر** : اردو زبان بہ حیثیت روزمرہ ''نئی قدریں'' حیدرآباد (سندھ) ، ۱۹۸۳ء نمبر ۱۱ ، ص : ۱۸ -

۳۰۶ - **ندیم واحد ، صدیقی** : اردو بطور دفتری زبان - ''چٹان'' لاہور ، ۲۳ مئی ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۵ -

۳۰۷ - **نرگس جمال** : اردو واحد سرکاری زبان - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱ / ۲ مارچ ۱۹۵۵ء ، ص : ۴ -

۳۰۸ - **نشتر ، سردار عبدالرب** : اردو زبان اور تحریک پاکستان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۴ء ، **ص** : ۱۰ ۔

۳۰۹ - **نشتر ، سردار عبدالرب** : اردو پاکستان کی سالمیت کا نشان ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۵۵ء ، **ص** : ۳ ۔

۳۱۰ - **نظیر صدیقی ، پروفیسر** : ہمارا قومی تشخص ۔ ''قومی زبان'' سب رس ، کراچی ، ۸ جون ۱۹۸۳ء ، **ص** : ۹ ۔

۳۱۱ - **وارث سرہندی** : ہمارے ذرائع ابلاغ اور قومی زبان ۔ ''فاران'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۳ء ، **ص** : ۱۱ ۔

۳۱۲ - **وارث میر** : اردو میدان عمل میں ۔ ''خود'' لاہور ، ۱۹۶۶ء ، ص : ۳۷ ۔

۳۱۳ - **واصف ، حفیظ الرحمان** : اردو کے دوست ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۵ جون ۱۹۸۳ء ، **ص** : ۸ ۔

۳۱۴ - **وزیر آغا ، ڈاکٹر** : اردو کا دشمن کون ؟ ''چٹان'' لاہور ، ۵ جنوری ۱۹۸۱ء ، **ص** : ۲۷ ۔

۳۱۵ - **وحید الدین سلیم** : وضع اصطلاحات ''معارف'' اعظم گڑھ ، مئی ، جون ۱۹۲۱ء ، **ص** : ۳۵۱ ۔

۳۱۶ - —— : منشور ۔ کل پاکستان وفاق زبان کمیٹی ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ دسمبر ۱۹۵۴ء ، **ص** : ۶ ۔

* * *

۲ - اردو ، انگریزی اور ہندی

۳۱۷ - **انجم ، کیپٹن ریاض احمد** : اردو اور انگریزی حروف کا موازنہ - ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، جون ۱۹۸۴ء ، ص : ۴ -

۳۱۸ - **بال مکند گپتا** : موجودہ اردو لٹریچر - ''مخزن'' لاہور ، اپریل ۱۹۰۴ء ، ص : ۹ -

۳۱۹ - **تارا چند ، ڈاکٹر** : اردو و ہندی - ''ادبی دنیا'' لاہور ، جولائی ۱۹۳۲ء ، ص : ۶۱ -

۳۲۰ - **حمید نظامی** : ۱ - ہندوستان کی قومی زبان - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ دسمبر ۱۹۳۹ء ، ص : ۷ -

۲ - ہندوستان کی قومی زبان - ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم جنوری ۱۹۴۰ء ، ص : ۸ -

۳۲۱ - **ڈرامائی** : سرمایۂ مشترک ''ہمایوں'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۲۸ء ، ص : ۷۲۷ -

۲ - سرمایۂ مشترک - ''ہمایوں'' لاہور ، نومبر ۱۹۲۸ء ، ص ، ۸۱۲ -

۳۲۲ - **رام سروپ پنڈت** : مسلمان اور ہندی زبان - ''ادبی دنیا'' لاہور ، سالنامہ ۱۹۳۷ء ، ص : ۶۳ -

۳۲۳ - **سمپور نانند** : ہندوستان کی قومی زبان - ''معارف'' اعظم گڑھ ، مئی ۱۹۵۴ء ، ص : ۳۸۳ -

۳۲۴ - **شبلی نعمانی** : اردو ، ہندی - ''معارف'' اعظم گڑھ ، اکتوبر ۱۹۱۶ء ، ص : ۴۷ -

۳۲۵ - **عالی ، جمیل الدین** : برصغیر کے لسانی اور نسلی اختلافات ۔ ''جنگ'' کراچی ، ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۰ء ، ص : ۳ -

۳۲۶ - **عبدالحق ، مولوی** : انگریزی زبان زندہ باد ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جنوری ۱۹۵۷ء ، ص : ۵ -

۳۲۷ - **عبدالعزیز ، سید** : اردو ہندی کا جھگڑا ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم اپریل ۱۹۳۹ء ، ص : ۱۵ -

۳۲۸ - **عبدالقادر** : مغرب کا اثر اردو ادب پر ۔ ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، فروری ۱۹۴۳ء ، ص : ۵۳ -

۳۲۹ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : پاکستان میں انگریزی کا صحیح مقام ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جنوری ۱۹۵۶ء ، ص : ۳ -

۳۳۰ - **عقیل ، ڈاکٹر معین الدین** : (۱) اردو میں انگریزی الفاظ کا استعمال ۔ ''اخبار اردو'' کراچی ، اگست ۱۹۸۱ء ص : ۴ -
(۲) اردو میں انگریزی الفاظ کا استعمال ۔ ''اخبار اردو'' کراچی ، ستمبر ۱۹۸۱ء ، ص : ۴ -

۳۳۱ - **قاسم رضا ، سید** : تارا چند جی سے ہندی کی چندی ۔ ''ادبی دنیا'' لاہور ، نومبر ۱۹۳۷ء ، ص : ۹۱۱ -

۳۳۲ - **کشن پرشاد** : اردو ہندی اور ہندوستانی ۔ ''ادبی دنیا'' لاہور ، جولائی ۱۹۳۶ء ، ص : ۱۲۸ -

۳۳۳ - **محمد طیب ، مولانا** : مسئلہ زبان اور ہندوستان (شرعی نقطہ نظر سے) ''برہان'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۶۱ء -

۳۳۴ - **کیفی ، پنڈت برج موہن دتاتریہ** : اردو اور ہندی ۔ ''الزبیر'' بہاول پور ، ۱۹۷۴ء نمبر ۲ ، ص : ۶۴ -

۳۳۵ - **محمد عارف ، سید** : اردو پر انگریزی کے اثرات ۔ ''نخلستان ادب'' بہاول پور ، ۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ء ، ص : ۵۹ - ''نخلستان ادب'' گورنمنٹ صادق ایجرٹن کالج ، بہاول پور کا علمی و ادبی مجلہ ہے ۔

۳۳۶ - **مسعود حسین خاں ، ڈاکٹر** : (۱) ہندی - ایک منفی لسانی تحریک - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء ، ص : ۹ - (۲) ہندی - ایک منفی لسانی تحریک - ''ہمایوں'' لاہور ، جنوری ۱۹۴۷ء ، ص : ۱۳۲ -

۳۳۷ - **نور ، نور احمد** اردو اور بھاشا ''مخزن'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۱۱ء ص : ۱ - نہرو ، جواہر لال (ترجمہ صلاح الدین احمد) - زبان کا مسئلہ - ''ادبی دنیا'' لاہور ، ستمبر ۱۹۳۷ء ص : ۲۴۵ -

۳۳۸ - **وزیر آغا ، ڈاکٹر** : اردو اور انگریزی کی جائز حدود - ''اخبار اردو'' کراچی ، یکم فروری ۱۹۸۲ء ، ص : ۱ -

۳۳۹ - **وقار احمد رضوی** : زبان کا اصولی اور نفسیاتی اصول - ''برہان'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۲۴۵ -

۳۴۰ - **وشنوناتھ ورما** : (۱) - ہندی اور اردو کا مسئلہ - ''ہماری زبان'' دہلی ۱۶ ، ستمبر ۱۹۳۹ء ، ص : ۱۷ - (۲) - ہندی اور اردو کا مسئلہ - ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم اکتوبر ۱۹۳۹ء ، ص : ۷ -

۳۴۱ - **اردو اور ہندو** : ''معارف'' اعظم گڑھ ، اپریل ۱۹۲۸ء ، ص : ۳۰۲ -

۳۴۲ - اردو اور علاقائی زبانیں (بشمول فارسی) -

★ ★ ★

۳ - اردو اور علاقائی زبانیں

(بشمول فارسی)

۳۴۳ - **آفاق صدیقی** : سندھی اردو سلاپ - ''نئی قدریں'' حیدرآباد ، ۱۹۷۴ء نمبر ۵ ، ص : ۲۹ -

۳۴۴ - **آفاق صدیقی** : قومی اور علاقائی زبانوں کا رشتہ - ''نیرنگ خیال'' راولپنڈی ، ۱۹۷۵ء نمبر ۵۷۴ ، ص : ۱۲۸ -

۳۴۵ - **ابو الحسن نغمی** : سندھی اردو زبان کی ایک قدیم شکل ؛ ''ہمایوں'' لاہور ، مارچ ۱۹۵۲ء ، ص : ۲۱۸ -

۳۴۶ - **ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ ''لاہور'' لاہور ، ۲۷ دسمبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۵ -

۳۴۷ - **اثر افغانی ، عبدالحلیم** : علاقائی زبانیں - ''قومی زبان'' کراچی ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۲ -

۳۴۸ - **اعجاز صدیقی** : اردو اور گجراتی - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ اگست ۱۹۲۶ء ، ص : ۴ -

۳۴۹ - **افتخار حسین ، آغا** : (۱) اردو ، علاقائی اور مادری زبانیں - ''جنگ'' کراچی ، لاہور ، ۲ نومبر ۱۹۶۹ء - (۲) اردو علاقائی اور مادری زبانیں - ''جنگ'' کراچی ، ۲۴ نومبر ۱۹۶۹ء -

۳۵۰ - **جیلانی کامران** : قومی اور علاقائی زبانوں کا مسئلہ ، ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، جنوری ۱۹۸۴ء ، ص: ۴

۳۵۱ - **حقی ، شان الحق** : لسانی مسئلے کا روشن پہلو - ''اردو نامہ'' ، کراچی - جنوری ۱۹۷۰ء ، ص ۳ -

۳۵۲ - **خلیل صدیقی** : پاکستان کے لسانی مسائل ۔ ''اردو نامہ'' ، کراچی جنوری ۱۹۷۰ء ، ص : ۴۷ ۔

۳۵۳ - **خورشید ، عبدالسلام** : اردو اور پنجابی ۔ ''اقدام'' ، لاہور ۔ ۶ جنوری ۱۹۶۳ء

۳۵۴ - **رحیم گل** : قومی اور علاقائی زبانوں کا مسئلہ ۔ ''ندائے ملتان'' ۱۶ اپریل ۱۹۸۲ء ، ص : ۳ ۔

۳۵۵ - **رشید اشرف ندوی** : اردو کا مقابلہ علاقائی زبانوں سے ۔ ''اردو نامہ'' ، لاہور مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۵ ۔

۳۵۶ - **زیبا ، شجاع احمد** : علاقائی زبانوں کی صحیح حیثیت (اداریہ) ۔ ''قومی زبان'' ، کراچی ، یکم مارچ ۱۹۵۴ء ، ص : ۲ ۔

۳۵۷ - **سجاد الحسن** : اردو میں علاقائی الفاظ کا استعمال — چند تجاویز ۔ ''اردو نامہ'' ، لاہور اگست ۱۹۸۳ء ، ص : ۷ ۔

۳۵۸ - **صابر آفاقی** : (۱) اردو اور علاقائی زبانیں ۔ ''نیرنگ خیال'' ، راولپنڈی ۱۹۷۵ء ، نمبر ۵۷۴ ، ص : ۱۲۶ ۔

(۲) اردو اور علاقائی زبانیں ۔ ''قومی زبان'' ، کراچی ، جنوری ۱۹۷۶ء ، ص : ۱۹ ۔

۳۵۹ - **صلاح الدین احمد ، مولانا** : اردو کے چند مسائل ''انجمن'' ، کراچی اکتوبر ۱۹۷۰ء ، ص : ۶ ۔

۳۶۰ - **عالی ، جمیل الدین** : از خار خار سینہ خراشیدہ بودہ ای (سندھ میں اردو کا مسئلہ) ، قومی زبان ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۷۰ء ، ص : ۳ ۔

۳۶۱ - **عبد اللہ ، ڈاکٹر سید** :

(۱) اردو پنجابی کا مسئلہ ۔ ''نوائے وقت'' لاہور ، ۱۲ دسمبر ۱۹۶۲ء ۔

(۲) اردو پنجابی کا مسئلہ ۔ نوائے وقت'' ، لاہور ، ۱۳ دسمبر ۱۹۶۲ء ۔

(۳) اردو پنجابی کا مسئلہ ، ''قومی زبان'' ، کراچی ، جلد نمبر ۲۲ش : ۵

۳٦۲ - **عرشی ، امتیاز علی خان** : اردو زبان اور اس کے الفاظ کی تذکیر و تانیث پر پشتو کا اثر - ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور مئی ۱۹۳۸ء ، ص ۲۳ -

۳٦۳ - **عرشی امتیاز علی خان** :

(۱) '' اردو زبان کی بناوٹ میں افغانوں کا حصہ - ''معارف'' ، اعظم گڑھ مارچ ۱۹۳۹ء - ص : ۱٦۵ -

(۲) اردو زبان کی بناوٹ میں افغانوں کا حصہ ''معارف'' اعظم گڑھ ، اپریل ۱۹۳۹ء ، ص : ۳۰۷ -

(۳) اردو زبان کی بناوٹ میں افغانوں کا حصہ ''معارف'' اعظم گڑھ ، مئی ۱۹۳۹ ، ص : ۳٦۰ -

۳٦۴ - **غلام ربانی مرزا** : علاقائی زبانوں کی آمیزش - ''ماہ نو'' ، کراچی ستمبر ، ۱۹۲٦ء ، ص : ۴۵ -

۳٦۵ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : اردو اور پاکستانی زبانیں - ''نگار پاکستان'' کراچی ، مئی ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۱ -

۳٦٦ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : (۱) اردو اور دیگر پاکستانی زبانیں - ''اخبار اردو'' ، اسلام آباد ، فروری ۱۹۸۵ء ، ص : ۱

(۲) اردو اور علاقائی زبانوں کا رشتہ - ''نیرنگِ خیال'' ، راولپنڈی ، ۱۹۷۵ء ، نمبر ۵۷۴ ، ص : ۳۸ -

۳٦۷ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : اردو اور علاقائی زبانوں کا رشتہ - ''طلوع افکار'' ، کراچی مارچ ۱۹۷٦ء ، ص : ۴ -

۳٦۸ - **کامل آلقادری ، شاہ** : براہوی اور اردو - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، نومبر ۱۹٦۲ء ، ص : ۳۰ -

۳۶۹ - **محمود شیرانی ، حافظ** : اردو کے فقرے اور دوہرے آٹھویں اور نویں صدی ہجری کی فارسی تالیفات سے ۔ ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۰ء ، ص : ۱ ۔

۳۷۰ - **محمود شیرانی ، حافظ** : آٹھویں اور نویں ہجری کی فارسی تالیف سے اردو زبان کے وجود کا ثبوت ۔ ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، نومبر ۱۹۲۹ء ، ص : ۱ ۔

۳۷۱ - **مظفر حسین ملک ، ڈاکٹر**: اردو اور علاقائی زبانیں ۔ ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، اپریل ۱۹۸۴ء ، ص : ۱

۳۷۲ - **صنوبر سنگھ** : پشتو زبان — ایک جائزہ ''آج کل'' دہلی ، جنوری ۱۹۷۰ء ، ص : ۴۱ ۔

۳۷۳ - **محمد عثمان ، پروفیسر** : کچھ مسئلہ زبان کے بارے میں (۴) ''امروز'' ، لاہور ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء ، ص : ۳ ۔

(۵) کچھ مسئلہ زبان کے بارے میں ''امروز'' لاہور ۵ ستمبر ۱۹۷۰ء ، ص : ۳ ۔

۳۷۴ - **مدنی ، جی - اے** : پاکستان میں زبان کا مسئلہ — ''لاہور'' ، لاہور ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۵ ۔

۳۷۵ - ——— : اردو پنجابی ۔ ''نصرت'' ، لاہور ، مئی ۱۹۶۳ء ۔

۳۷۶ - ——— قومی زبان اور علاقائی زبانیں (مذاکرہ) ۔ ''نیرنگ خیال'' ، راولپنڈی ۱۹۷۵ء نمبر ۵۴ ، ص ۶۶ ۔

★ ★ ★

۴- اردو زبان — چند اور اہم مسائل

۳۷۷ - آزاد ، جگن ناتھ : موجودہ حیدر آباد دکن اور اردو - ''ہمایوں'' لاہور ، نومبر ۱۹۵۱ء ، ص : ۷۳۱ -

۳۷۸ - ادارہ : اردو (کلکتہ ہندوستان) - ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، اگست ۱۹۳۳ء ، ص ۳۳۱ -

۳۷۹ - ادارہ : جرمنی اور لسانیات ہند - ''مخزن'' ، لاہور ، جون ۱۹۲۳ء ، ص : ۳۳۹ -

۳۸۰ - ابواللیث صدیقی : (۱) بنیادی اردو : مشمولہ ادب ولسانیات ،کراچی ۱۹۷۰ء ، ص : ۳۶۰ -

(۲) پاکستان میں اردو ، مشمولہ ادب و لسانیات ، کراچی ۱۹۷۰ء ، ص : ۲۹۵ -

(۳) ہمیں کیا کرنا چاہیے - مشمولہ ادب و لسانیات ، کراچی ، ۱۹۷۰ء ، ص : ۲۷۹ -

۳۸۱ - ادارہ : ہندوستان کی مختلف زبانیں - ''معارف'' ، اعظم گڑھ جون ۱۹۲۵ء ، ص : ۳۵۹ -

۳۸۲ - ادارہ : ہوم رول سے پہلے ہوم لینگوج - ''معارف'' ، اعظم گڑھ اکتوبر ۱۹۱۷ء ، ص : ۴۳ -

۳۸۳ - ادب گلشن آبادی : مرکز اردو پاکستان - ہمایوں'' ، لاہور ، ستمبر ۱۹۵۵ء ، ص ۳۱۵ -

۳۸۴ - احتشام حسین : تحفظ زبان کا مسئلہ - ''ادبی دنیا''، لاہور، اگست ۱۹۴۴ء ، ص : ۲۲ -

۳۸۵ - **احسن مارہروی** : تاریخ امثال - ''ہمایوں''، لاہور، جنوری ۱۹۲۳ء، ص : ۱۲ -

۳۸۵ (الف) **احمد فاروقی ، ڈاکٹر خواجہ** : اردو کی ترقی کے لیے ایک تجویز - ''برہان'' دہلی، جولائی ۱۹۵۶ء، ص : ۵۱ -

۳۸۶ - **اظہر علی آزاد** : اردو زبان کی وسعت و ہمہ گیری - ''ادبی دنیا'' لاہور، اگست ۱۹۳۷ء، ص : ۷۳۲ -

۳۸۶ - (الف) - **بدر الاجی** : بازنگ ہے - ''ادبی دنیا''، لاہور، اکتوبر ۱۹۳۲ء ص : ۲۳۲ -

۳۸۷ - **بریخٹ ، وائٹ** : زبان اردو، ترجمہ از شیخ محمد اقبال - ''مخزن'' لاہور، ستمبر ۱۹۰۲ء، ص : ۱ -

۳۸۸ - **تاجور نجیب آبادی** : اردو ادب کے اہل طرز - ''ادبی دنیا''، لاہور، جون ۱۹۲۹ء، ص : ۱۶۵ -

۳۸۹ - **تمکین کاظمی** : سر رشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ اور اس کی خدمات، ''ادبی دنیا''، مئی، ۱۹۳۷ء، ص : ۵۲۳ -

۳۹۰ - **چراغ علی** : زندہ اور فطری زبان - ''ادبی دنیا''، لاہور، اپریل ۱۹۳۸ء، ص : ۴۹۰ -

۳۹۱ - **حبیب کیفوی** : کشمیر میں اردو - ''ادبی دنیا''، لاہور، دور ششم، مارچ - اپریل، ۱۹۶۶ء، ص : ۲۸۱ -

۳۹۲ - **حفیظ جونپوری** : اردو زبان کا تحفظ ''مخزن''، لاہور، دسمبر ۱۹۱۷ء، ص : ۴۸ -

۳۹۳ - **حکیم برہم** : ملکی زبان ایک ہونی چاہیے - اردوے، معلی - علی گڑھ، اپریل، ۱۹۰۴ء، ص : ۳۱ -

۳۹۴ - **د - ش** : مغل اور اردو (دو تاریک پہلو) - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور، مئی ۱۹۳۴ء، ص : ۱۱۷ -

٣٩٥ - **رسل ، رالف** : اردو کا مستقبل ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، مارچ ۱۹۵۰ء ، ص : ۱۲۵ -

٣٩٦ - **رضا ہمدانی** : ''امروز'' لاہور ، ۲۳ مارچ ۱۹۶۳ء -

٣٩٧ - **رفیق احمد ، ڈاکٹر** : اردو اور غیر ملکی زبانیں ، ''فکر و نظر'' ، اسلام آباد ، مارچ ۱۹۶۵ء ، ص : ۵۸۳ -

٣٩٨ - **عبدالحق ، مولوی** : زبان آسان اردو ، ''لاہور'' ، یکم دسمبر ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۰ -

٣٩٩ - **سپاہی** : ہندوستانی فوج اور اردو زبان ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، مئی ۱۹۴۶ء ، ص : ۳۹ -

۴۰۰ - **سعید انصاری ، محمد** : ملکی زبان میں اردو کا درجہ ، ''معارف'' ، اعظم گڑھ اگست ، ۱۹۲۱ء ، ص : ۱۲۰ -

۴۰۱ - **سلطان احمد ، مرزا** : زبان ، ''مخزن'' ، لاہور ، دسمبر ۱۹۱۵ء ، ص : ۱ -

۴۰۲ - **سلطان احمد ، مرزا** : زبان اردو ، ''مخزن'' ، لاہور ، جون ۱۹۱۹ء ، ص : ۱ -

۴۰۳ - **سلیمان ندوی ، سید** : اردو کیونکر پیدا ہوئی - ''مخزن'' ، لاہور جولائی ۱۹۳۳ء ، ص : ۵ -

۴۰۴ - **سلیمان ندوی ، سید** : خطبہ صدارت مجوزہ اردو کانفرنس بنگال ، ''مخزن'' ، لاہور ، مئی ، ۱۹۴۴ء ، ص : ۳۲۵ -

۴۰۵ - **سلیمان ندوی ، سید** : ہندوستانی کی اصلیت اور اس کے کچھ اصول ، ''مخزن'' ، لاہور ، ستمبر ۱۹۴۸ء ، ص : ۱۶۵ -

۴۰۶ - **سلیمان ندوی ، سید** :

(۱) ہماری زبان بیسویں صدی میں ، ''معارف'' ، اعظم گڑھ ، نومبر ۱۹۳۷ء ، ص : ۳۲۵ -

(۲) ہماری زبان بیسویں صدی میں "معارف"، اعظم گڑھ، دسمبر ۱۹۳۷ء، ص ۵-۳۰۔

۳۰۷ - **سہیل بخاری** : اردو زبان اور اس میں نثر نگاری کی ابتدا، ''ہمایوں''، لاہور، مارچ ۱۹۵۳ء ص : ۲۱۷۔

۳۰۸ - **ص - ع** : ترجمہ سے متعلق شیخ عنایت اللہ، دہلوی کے خیالات، ''مخزن'' لاہور، جولائی، ۱۹۳۱ء، ص : ۶۳۔

۳۰۹ - **صارم، عبدالصمد** : اردو زبان کی تاریخ، ''ادبی دنیا''، لاہور۔ دور ششم نومبر ۱۹۶۵ء، (شمارہ ۱۷۰)، ص : ۱۹۔

۳۱۰ - **صارم، عبدالصمد** : اردو کس طرح پیدا ہوئی اور ان لوگوں میں پیدا ہوئی۔ ''ادبی دنیا''، لاہور، دور ششم شمارہ ۲، ستمبر اکتوبر ۱۹۶۶ء، ص : ۱۷۔

۳۱۱ - **صارم عبدالصمد** : اردو کے نام، ''ادبی دنیا''، لاہور، نومبر دسمبر ۱۹۶۶ء، شمارہ ۲۲، ص : ۲۹۔

۳۱۲ - **صلاح الدین احمد** : اردو کی ترویج و ترقی کے ذرائع، ''ادبی دنیا''، لاہور، جولائی ۱۹۳۹ء، ص : ۱۲۳۔

۳۱۳ - **صلاح الدین احمد** : اردو کے چند مسائل، ''ادبی دنیا''، لاہور جولائی ۱۹۶۵ء، دور ششم شمارہ : ۱۵، ص : ۲۵۔

۳۱۴ - طالب الہ آبادی : سادگی اور زبان، ''ادبی دنیا''، لاہور سالنامہ ۱۹۳۴ء، ص : ۲۶۔

۳۱۵ - عبدالحق : اردو کی اصل، ایک عجیب و غریب لسانی تحقیق، ''ہماری زبان''، دہلی، یکم اپریل ۱۹۳۹ء، ص : ۹۔

۳۱۶ - عبدالحق، مولانا : ہندی ہندوستانی، ''ادبی دنیا''، لاہور، جون، ۱۹۳۶ء، ص : ۱۰۱۔

۱۶ - ع - ز : قدیم اردو بول چال ، ''معارف'' اعظم گڑھ ، جون ۱۹۳۱ء ، ص : ۴۵۲ -

۱۷ (الف) - عبدالعلیم - ڈاکٹر : ہماری قومی زبان ، ''ادبی دنیا'' لاہور ، فروری ۱۹۳۷ء ، ص : ۳۵۴ -

۱۸ - عبدالقادر : اردو سبھا - ''مخزن'' ، لاہور ، اگست ۱۹۰۸ء ، ص : ۵۹ -

۱۹ - عبدالقادر : لندن میں اردو ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، سالنامہ ۱۹۳۸ء ، ص ۱۷۱ -

۲۰ - عبداللہ ، ڈاکٹر سید (۱) دنیائے اردو دوسری جنگ عظیم کے بعد ''اورینٹیل کالج میگزین'' ، لاہور فروری ۱۹۴۱ء ، ص : ۱۷ -
(۲) دنیائے اردو دوسری جنگ عظیم کے بعد ، ''اورینٹل میگزین'' ، لاہور ، مئی ۱۹۴۱ء ، ص : ۳ -

۲۱ - عشرت لکھنوی ، خواجہ محمد عبدالرؤف : مقدمہ اردو ، ''مخزن'' ، لاہور ، مئی ۱۹۱۴ء ، ص : ۱۰ -

۲۲ - غلام السیدین خواجہ : مادری زبان میں ذریعہ تعلیم ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، جولائی ۱۹۳۸ء ، ص : ۶۶۵ -

۲۳ - فضل حق ، قاضی : اردو مغلوں کے دربار میں ، ''اورئینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، اگست ۱۹۳۱ء ، ص : ۹۸ -

۲۴ - فضل الرحمن ، ڈاکٹر : اردو کا اسلامی ادب ، ''فکر و نظر'' ، اسلام آباد ، جنوری ۱۹۶۵ء ، ص : ۴۰۸ -

۲۵ - قاضی آئی ، آئی : اردو کیا ہے ، ترجمہ سجاد باقر رضوی - ''فکر و نظر'' ، اسلام آباد ، ستمبر اکتوبر ۱۹۷۶ء ، ص : ۱۷۸ -

۲۶ - قیصری (مولانا قیصری) : تحقیق الالسنہ ، ''ہمایوں'' ، لاہور ، اپریل ۱۹۲۲ء ، ص : ۱۹ -

۴۲۷ - **کشن پرشاد کول** : اردو ، ''اردوے معلیٰ'' ، علی گڑھ ستمبر ۱۹۰۳ء ، ص : ۲۱ -

۴۲۸ - **کیفی** ، برجموہن دتاتریہ : اردو ، ہندوستانی ، ہندی - ''ادبی دنیا'' ، لاہور جولائی ۱۹۴۴ء ، ص : ۶۱ -

۴۲۹ - **محمد باقر** ، ڈاکٹر : اردوئے قدیم کے متعلق چند تصریحات ، ''اورئینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، فروری ۱۹۴۱ء ، ص : ۳۹ -

۴۳۰ - **محمود شیرانی** ، **حافظ** : اردو زبان اور اس کے مختلف نام ، ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، مئی ۱۹۲۹ء ، ص : ۴ -

۴۳۱ - **محمود شیرانی** ، **حافظ** : اردوئے قدیم کے متعلق چند تصریحات ، ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، مئی ۱۹۳۱ء ، ص : ۳۲ -

۴۳۲ - **محمود شیرانی** ، **حافظ** : اردو مغلوں کے دربار میں ، ''اورئینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، مئی ۱۹۳۱ء ، ص : ۱

۴۳۳ - **محمود شیرانی** ، **حافظ** : : دائرہ کے مہدویوں کا اردو ادب کی تعمیر میں حصہ ، ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، نومبر ۱۹۴۰ء ، ص : ۲۷ -

۴۳۴ - **محمود شیرانی** ، **حافظ** : ریختہ ، ''اورینٹل کالج میگزین'' ، لاہور ، مئی ۱۹۲۶ء ، ص : ۱ -

۴۳۵ - **محمود علی** : اردو اور اس کی وسعت ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، جولائی ۱۹۲۹ء ، ص : ۵۷ -

۴۳۶ - **معین الدین** ، **احمد ندوی** :

(۱) اردو زبان کی لسانی ، علمی اور تمدنی اہمیت ، ''معارف'' اعظم گڑھ ، دسمبر ۱۹۵۱ء ، ص : ۴۰۵ -

(۲) اردو زبان کی لسانی ، علمی اور تمدنی اہمیت ، '' ، جنوری ۱۹۵۲ء ، ص : ۵ -

۳۷ - **مکتبہ (مجلد)** : اٹھارویں صدی کے اواخر کی بازاری ہندوستانی کا نمونہ ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ، اگست ۱۹۳۳ء ، ص : ۳۳۲ -

۳۸ - **مہدی حسن ، ایم و ادارہ** : ارتقائے ادب اردو ، زبان اردو کی ترقی کا مسئلہ ، ''معارف'' اعظم گڑھ ، ستمبر ۱۹۱۷ء ، ص : ۲۱۶ -

۳۹ - مہر **اکبر آبادی ، علی سجاد** : اردو زبان علم اللسان کی روشنی میں ، ''ہمایوں'' ، لاہور ، دسمبر ۱۹۵۱ء ص : ۷۶۱ -

۴۰ - **ناقد مراد آبادی** : ہندوستانی زبان کا مستقبل ، ''ادبی دنیا'' ، لاہور ستمبر ۱۹۳۷ء ، ص : ۸۱۲ -

* * *

۵۔ اصلاح و تحقیقِ زبان

۴۴۱ - **آسی ضیائی** : اصلاح زبان - ''انتخابِ نو'' کراچی ، (سالنامہ) ۱۹۶۳ء -

۴۴۲ - **ابوالحسن نغمی** : لکھنؤ کی زبان - ''ہمایوں'' لاہور ، جنوری ۱۹۵۲ء ، ص : ۹۴ -

۴۴۳ - **ادارہ** : ''تاریخ'' کی اصلیت - ''مخزن'' لاہور ، جولائی ۱۹۲۳ء ، ص : ۵۷ -

۴۴۴ - **اثر ، جعفر علی خان** : (۱) یہ زبان کے دعوے دار - ''مخزن'' لاہور ، فروری ۱۹۵۲ء ، ص : ۱۹۳ - (۲) یہ زبان کے دعوے دار - ''مخزن'' لاہور ، اگست ۱۹۵۲ء ، ص : ۱۲۲ -

۴۴۵ - **ادب گلشن آبادی** : صحت تلفظ - ''ہمایوں'' لاہور ، مارچ ۱۹۵۳ء ، ص : ۲۲۷ -

۴۴۶ - **ادیب ، میر احمد علی** : ہمارا تلفظ اور اس کی اصلاح - ''ملاپ'' حیدر آباد (دکن) ، ۸ جنوری ۱۹۶۴ء ، ص : ۸ -

۴۴۶ (الف) - **اربدیش** : اردو کے لغت - ''ہمایوں'' لاہور ، دسمبر ۱۹۵۱ء ، ص : ۷۸۶ ۔

۴۴۷ - **اشہری ، سید امجد علی** : زبان اردو کی اصلاح و تدوین - ''اردو کی محفل'' علی گڈھ ، جولائی ۱۹۰۳ء ، ص : ۱۵ -

۴۴۸ - **افضل حسین** : (۱) آشوب تلفظ - ''قندیل'' لاہور ، ۱۱ مارچ ۱۹۷۰ء ، ص : ۱۲ -

(۲) آشوب تلفظ۔ ''قندیل'' لاہور، ۱۳ مئی ۱۹۷۰ء، ص: ۸۳۸۔

۴۹۔ باہر، آغا: بہترین الفاظ ''ادبی دنیا'' لاہور، ستمبر ۱۹۳۵ء، ص: ۵۱۔

۵۰۔ بشیر احمد، میاں: آورد کہ اردو۔ ''ہمایوں'' لاہور، جولائی ۱۹۵۲ء، ص: ۲۰۔

۵۱۔ بشیر احمد، میاں: پھر آورد کہ اردو ''ہمایوں'' لاہور، ستمبر ۱۹۵۲ء، ص: ۵۲۳۔

۵۲۔ تاجور نجیب آبادی: (۱) اصلاح الالفاظ۔ ''مخزن'' لاہور، مارچ ۱۹۱۷ء، ص: ۶۲۔

(۲) اصلاح الالفاظ۔ ''مخزن'' لاہور، اپریل ۱۹۱۷ء، ص: ۵۵۔

(۳) اصلاح الالفاظ۔ ''مخزن'' لاہور، ستمبر ۱۹۱۷ء، ص: ۳۰۔

۵۳۔ تاجور نجیب آبادی: (۱) زبان کی غلطیاں۔ ''ہمایوں'' لاہور، اگست ۱۹۳۹ء، ص: ۵۰۱۔

(۲) زبان کی غلطیاں۔ ''ادبی دنیا'' لاہور، اکتوبر ۱۹۳۹ء، ص: ۲۷۱۔

۵۴۔ تنقید ہمدرد: اصلاح زبان اردو۔ ''اردوئے معلیٰ'' علی گڑھ، فروری ۱۹۰۴ء، ص: ۳۸۔

اصلاح زبان اردو۔ ''اردوئے معلیٰ'' علی گڑھ، مارچ ۱۹۰۴ء، ص: ۳۲۔

۵۵۔ حسرت موہانی: متروک الفاظ۔ ''مخزن'' لاہور، مارچ ۱۹۰۳ء، ص: ۱۵۔

۵۶۔ حسن بھلہروی: (۱) تلفظ اور املا کی اصلاح۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ، یکم ستمبر ۱۹۶۲ء۔

(۲) تلفظ اور املا کی اصلاح۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ، ۲۲ نومبر ۱۹۶۲ء۔

۳۵۷ - **حسن پھلہروی**: تلفظ اور املا کے متعلق تصریحات۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ، ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء۔

۳۵۸ - **خلیق، عبدالرحمٰن**: صحت لفظی (عام استعمال کے چند لفظوں کا صحیح تلفظ): ''الاسلام'' لاہور، ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء، ص: ۲۔
صحت لفظی (عام استعمال کے چند لفظوں کا صحیح تلفظ): ''الاسلام'' لاہور، ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء، ص: ۴۔

۳۵۹ - **رشید احمد صدیقی**: اصلاح زبان و مصطلحات اردو ''ادبی دنیا'' لاہور، ستمبر ۱۹۴۴ء، ص: ۱۹۔

۳۶۰ - **زبان دان**: اردو کے محاورے۔ ''مخزن'' لاہور، فروری ۱۹۱۶ء، ص: ۴۳۔

۳۶۱ - **سالک، عبدالمجید**: ترجمے کی غلطیاں۔ ''ہمایوں'' لاہور، جولائی ۱۹۴۹ء، ص: ۴۳۶۔

۳۶۲ - **سرخوش**: اردو بول چال میں تذکیر و تانیث کی غلطیاں۔ ''ادبی دنیا'' لاہور، جون ۱۹۳۹ء، ص: ۵۲۔

۳۶۳ - **سہیل بخاری**: تلفظ اور اشتقاق۔ ''سیپ'' کراچی، ۱۹۶۵ء، ص: ۲۸۸۔

۳۶۴ - **سلیمان ندوی، سید**: بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق۔ ''مخزن'' لاہور، مئی ۱۹۳۹ء، ص: ۳۲۵۔

۳۶۵ - **سلیمان ندوی، سید**: تمہید اور بعض پرانے لفظوں کی تحقیق پر تبصرے ''مخزن'' لاہور، مئی ۱۹۳۹ء، ص: ۱۶۵۔

۳۶۶ - **شاد، علی محمد**: تصحیح الفاظ و متروکات۔ ''اردوئے معلیٰ'' علی گڑھ، اکتوبر ۱۹۰۳ء، ص: ۱۱۔

۳۶۷ - **شاہ محمد صدیق سیوانی**: (۱) گنج شائگان۔ ''مخزن'' لاہور، اکتوبر ۱۹۱۸ء، ص: ۱۷۔
(۲) گنج شائگان۔ ''مخزن'' لاہور، جنوری ۱۹۱۹ء، ص: ۶۷۔

(۳) گنج شائگان ۔ ''مخزن'' لاہور ، مارچ ۱۹۱۹ء ، ص : ۳ ۔

(۴) گنج شائگان ۔ ''مخزن'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۱۹ء ، ص : ۹ ۔

۴۶۸ ۔ **شمیم ، شیو نرائن** : چند الفاظ کے ماخذ ۔ ''مخزن'' لاہور ، دسمبر ۱۹۱۷ء ، ص : ۳۲ ۔

۴۶۹ ۔ **شوق ، احمد علی** : اردو زبان کی اصلاح ۔ ''اردوئے معلیٰ'' علی گڑھ ، اکتوبر ۱۹۰۳ء ، ص : ۵ ۔

۴۷۰ ۔ **شوکت ، سید احمد حسن** : (۱) عورتوں کی بول چال ۔ ''مخزن'' لاہور ، مئی ۱۹۱۴ء ، ص : ۱۴ ۔

(۲) عورتوں کی بول چال ۔ ''مخزن'' لاہور ، اگست ۱۹۱۴ء ، ص : ۵۳ ۔

۴۷۱ ۔ **شوکت سبزاوری** : (۱) دلی اور لکھنؤ کی زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، دسمبر ۱۹۵۱ء ، ص : ۴۴۱ ۔

(۲) دلی اور لکھنؤ کی زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، مئی ۱۹۵۲ء ، ص : ۳۵۷ ۔

(۳) دلی اور لکھنؤ کی زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، جون ۱۹۵۲ء ، ص : ۴۶۷ ۔

۴۷۲ ۔ **شیر پنجاب** : (۱) اردو اور اہل زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، نومبر ۱۹۱۸ء ، ص : ۴۲ ۔

(۲) اردو اور اہل زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، جنوری ۱۹۱۹ء ، ص : ۴۲ ۔

(۳) اردو اور اہل زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، مارچ ۱۹۱۹ء ص : ۱۸ ۔

(۴) اردو اور اہل زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، اپریل ۱۹۱۹ء ، ص : ۱۸ ۔

۴۷۳ ۔ **عابدی ، عبدالصمد** : صحت الفاظ ۔ ''نیرنگ خیال'' لاہور ، مئی ۱۹۶۶ء ، ص : ۶۵ ۔

۴۷۴ - **عبدالرؤف** : عربی کے ہندی الاصل الفاظ ۔ ''**مخزن**'' لاہور ، دسمبر ۱۹۶۲ء ، **ص** : ۳۴۱ ۔

۴۷۵ - **عارف ، فضل الٰہی** : اپنے تلفظ کی اصلاح کیجیے ۔ ''**اردو ڈائجسٹ**'' لاہور ، فروری ۱۹۶۶ء ، **ص** : ۱۵۷ ۔

۴۷۶ - **عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر** : بعض پرانے لفظوں کی نئی تحقیق (استدراک) ۔ ''معارف'' اعظم گڑھ ، ستمبر ۱۹۳۹ء ، **ص** : ۱۶۹ ۔

۴۷۷ - **عبدالقادر ، شیخ** : یائے مجہول ۔ ''**مخزن**'' لاہور ، جنوری ۱۹۱۸ء ، **ص** : ۱۶ ۔

۴۷۸ - **عشرت لکھنوی ، خواجہ محمد عبدالرؤف** : اصلاح زبان ۔ ''**مخزن**'' لاہور ، جولائی ۱۹۱۰ء ، **ص** : ۹ ۔

۴۷۹ - **غضنفر امروہوی** : لفظ اب کی تحقیق ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۲ء ، **ص** : ۸۹ ۔

۴۸۰ - **غلام رسول** : تلفظ اور املا کی اصلاح ۔ ''**ہماری زبان**'' علی گڑھ ، ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔

۴۸۱ - **کاظم ، سید الطاف حسین** : اصلاح اردو — ''اردو'' ۔ ''اورنگ آباد'' اکتوبر ۱۹۲۳ء ، **ص** ۵۹۷ ۔

۴۸۱ (الف) - **کامل القادری** : عجلت کی بحث (صحیح تلفظ کیا ہے ؟) ''امروز'' لاہور ، ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء ۔

۴۸۲ - **کیفی ، برجموہن دتاتریہ** : تذکیر و تانیث ۔ سالنامہ ''ادبی دنیا'' لاہور ، ۱۹۳۴ء ، **ص** : ۱۴ ۔

۴۸۳ - **ماہر القادری** : تلفظ کی غلطیاں ۔ ''فاران'' کراچی ، نومبر ۱۹۷۴ء ، **ص** : ۳۱ ۔

۴۸۴ - **ماہر القادری** : لفظ العام اور تلفظ ۔ ''فاران'' کراچی ، جون ۱۹۷۱ء ، **ص** : ۳۱ ۔

۳۸۵ - **مجیبی . الیاس احمد** : صحیح تلفظ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۵۰ء ، ص : ۹ -

۳۸۶ - **ممتاز احمد عباسی** : لہجہ' تلفظ کی اہمیت ۔ ''نیرنگ خیال'' راولپنڈی ، ۱۹۷۳ء ، نمبر ۵۶۲ ، ص : ۹ -

۳۸۷ - **منصور احمد** : اختراعات کیفی ۔ ''ادبی دنیا'' لاہور ، اگست ۱۹۳۵ء ، ص : ۱۷۲ -

۳۸۸ - **نشتر جالندھری** : اصلاح زبان ۔ ''مخزن'' لاہور ، جون ۱۹۳۹ء ،

۳۸۹ - **الہلال ، مصر** : جوبلی ۔ ''مخزن'' لاہور ، ستمبر ۱۹۲۵ء ، ص : ۲۱۱ -

★ ★ ★

٦۔ اعراب و علامات

۳۹۰ - **حسن ایم ۔ اے:** (۱) اصول متعلق اعراب ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ فروری ۱۹۶۳ء ۔
(۲) اصول متعلق اعراب ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء ۔

۳۹۱ - **حق ، شان الحق:** اعراب ملفوظی کا ضابطہ ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۷۳ء ، ص : ۵ ۔

۳۹۲ - **حق ، شان الحق:** لغت میں اعراب مکتوبی کا اندراج ۔ '' اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۷۳ء ، ص : ۵ ۔

۳۹۳ - **رشید حسن خاں:** اردو املا کے چند اہم مسائل و علامتیں ۔ ''اردو'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۵ء ، ص : ۱۲۱ ۔

۳۹۴ - **رشید حسن خاں:** اعراب ۔ ''اردو'' کراچی ، اپریل ۱۹۸۵ء ،

۳۹۵ - **رشید حسن خاں:** تنوین اور اعراب نگاری ۔ ''اخبار اردو'' کراچی ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ٦ ۔

۳۹٦ - **زار ، نصیر احمد:** اردو میں اعراب کا مسئلہ ۔ ''اردو'' کراچی ، اپریل ۱۹۵۴ء ، ص : ۱۰۱ ۔

۳۹۷ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر:** اردو کا اعرابی نظام ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۴ء ، ص ۱۰۲ ۔

۳۹۸ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر:** اعرابی نظام مشمولہ ۔ ''اردو لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶٦ء ، ص : ۹۰ ۔

۴۹۹ - **عبدالحق ، مولوی :** اعراب یا حرکات مشمولہ ۔ ''قواعد اردو'' لکھنؤ ، ۱۹۱۴ء ، ص : ۷ ۔

۵۰۰ - **عبدالحق ، مولوی :** اعراب یا حرکات و سکنات مشمولہ ۔ ''قواعد اردو'' اورنگ آباد ، ۱۹۳۶ء ، ص : ۱۰ ۔

۵۰۱ - **غلام رسول :** اردو کے جدید اعراب اور ان کی اہمیت ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم و ۱۶ **جون** ۱۹۶۳ء ، ص : ۱۶ ۔

۵۰۲ - **غلام رسول :** اردو کے قدیم و جدید اعراب ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۱۲ ۔

۵۰۳ - **غلام رسول :** اردو کے قدیم و جدید اعراب ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۱۲ ۔

۵۰۴ - **فراہی ، مولانا حمیدالدین :** تحفۃالاعراب ۔ ''میثاق'' لاہور اگست ۱۹۷۷ء

۵۰۵ - **محمد سلیم ، پروفیسر :** (۱) اردو کا نظام اعراب ۔ ''سیارہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۶۹ء ، ص : ۳۵ ۔

(۲) اردو کا نظام اعراب ۔ مشمولہ ''اردو رسم الخط'' کراچی ، ۱۹۸۱ء ، ص : ۸۳ ۔

★ ★ ★

۷ - املا اور اس کے مسائل

۵۰۶ - آسی ضیائی رامپوری : امالہ یا انصراف - ''سیارہ'' لاہور ، دسمبر ۱۹٦۷ء ، ص : ۳۵ -

۵۰۷ - آمنہ خاتون ، ڈاکٹر : قواعد و املا کی بحث (اردو لغت قسط ۴ کی روشنی میں) - ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹٦۴ء ، ص : ۵۷ -

۵۰۸ - ابن فرید ، ڈاکٹر : صحیح املا کی الجھنیں - ''اخبار اردو'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۳ء ص : ۲۲ -

۵۰۹ - ابو سلمان شاہجہاں پوری ، ڈاکٹر : انجمن ترقی اردو اور طرز کتابت - ''قومی زبان'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۴ء ، ص : ۳۷ -

۵۱۰ - ارشد ، پروفیسر اعجاز احمد : املا اور تلفظ کی غلطیاں - ''اردو نامہ'' لاہور ، اپریل ۱۹۸۵ء ، ص : ۱۵ -

۵۱۱ - الناس صابر ، مارہروی : لیے یا لئے - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۲۲ مئی ۱۹۸۵ء ، ص : ۲۰ -

۵۱۲ - الطاف فاطمہ : امالہ ''ماہ نو'' کراچی ، مئی ۱۹۷۰ء ، ص : ۲۹ -

۵۱۳ - امان الرحمٰن : اردو حروف کا اخراج - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱٦ اکتوبر ۱۹۸۵ء ، ص : ۹ -

۵۱۴ - امیر حمزہ شامی ، سید : امالہ ، انصراف یا تغیر - ''سیارہ'' لاہور ، اگست ۱۹٦۸ء ، ص : ۳۱ -

(۲) امالہ ، انصراف یا تغیر ۔ ''سیارہ'' لاہور اکتوبر ۱۹۶۸ء ، ص : ۴۷ ۔

۵۱۵ ۔ **انجمن ترقی اردو** : اصول املا ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، مارچ ۱۹۱۶ء ، ص : ۱۷ ۔

۵۱۶ ۔ **انصاری ، ظ** : لفظ تو کا استعمال ۔ ''ادب لطیف'' لاہور ، جنوری ۱۹۶۳ء ، ص : ۱۹ ۔

۵۱۷ ۔ **انور بھٹی** : آشوب املا ۔ ''قندیل'' لاہور ، ۱۰ اپریل ۱۹۷۰ء ص : ۲۹ ۔

۵۱۸ ۔ **جعفر حسن** : آسان اردو لکھاوٹ ۔ ''اردو ادب'' علی گڑھ ، ۱۹۲۳ء ، شمارہ نمبر ۱ ۔

۵۱۹ ۔ **جوش ملیح آبادی** : امالہ ، لغوی تشریح اور قواعد ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۱ء ، ص : ۵۲ ۔

۵۲۰ ۔ **حامد علی خاں** : املا کی غلطیاں ۔ ''الزبیر'' بہاول پور ، ۱۹۱۳ء نمبر ۲ ، ص : ۲۰ ۔

۵۲۱ ۔ **حبیب الرحمٰن**[1] : اردو املا ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، ۸ اپریل ۱۹۵۵ء ، ص : ۱ ۔

۵۲۲ ۔ **حسن ، ایم ۔ اے** : (۱) تلفظ اور املا کی اصلاح ۔ ''ہماری زبان'' علی گڈھ ، یکم ستمبر ۱۹۲۳ء ۔

(۲) تلفظ اور املا کی اصلاح ۔ ''ہماری زبان'' علی گڈھ ، ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۳ء ۔

(۳) تلفظ اور املا کی اصلاح ۔ ''ہماری زبان'' علی گڈھ ، ۲۲ نومبر ۱۹۲۳ء ۔

---

۱ ۔ یہ مضمون ۱۹۵۰ء میں کتابچے کی شکل میں چھپا تھا ۔ یہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی مرحوم کے خیالات پر مبنی ہے ۔ اس کی افادیت کے پیش نظر یہاں مضمون کی شکل میں چھاپ دیا گیا ۔

۵۲۳ - **حسن پھلپھروی ، ایم ۔ اے :** تلفظ اور املا کے متعلق تصریحات ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ مارچ ۱۹۶۳ء ۔

۵۲۴ - **حسن پھلپھروی ، ایم ۔ اے :** اصول متعلق اعراب ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ اپریل ۱۹۶۳ء ۔

۵۲۵ - **حق ، شان الحق :** (۱) اردو الفاظ کی رومن املا ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، فروری ۱۹۶۱ء ، ص : ۴۴ ۔

(۲) اردو الفاظ کی رومن املا ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۱ء ، ص : ۸۰ ۔

۵۲۶ - **حمد لکھنوی ، محمد محمود احمد :** پایل گھائل ، بہ فتح تحفانی ۔ ''جرنل خدا بخش لائبریری'' پٹنہ ، شمارہ ۱۳ تا ۱۵ ، ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۵۸ ۔

۵۲۷ - **حمیداللہ ، ڈاکٹر محمد :** یورپی الفاظ و اعلام کا اردو املا ۔ ''معارف'' اعظم گڑھ ، اگست ۱۹۳۱ء ، ص : ۱۰۲ ۔

۵۲۸ - **خلیق نقوی :** اردو املا کے مسائل ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، اگست ۱۹۶۰ء ، ص : ۱۷ ۔

۵۲۹ - **درد آفریدی :** اردو املا اور چند تجاویز ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۴ جون ۱۹۲۴ء ۔

۵۳۰ - **ذکا صدیقی :** آوازی اصول اور اردو املا ۔ ''گگن'' بمبئی ، اپریل ۱۹۶۳ء ۔

۵۳۱ - **راج کماری :** اردو حروف کا اخراج : ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۵ء ، ص : ۹ ۔

۵۳۲ - **رشید حسن خاں :** اردو املا کے چند اہم مسائل ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۸۴ء ، ص : ۱۰۷ ۔

۵۳۳ - **رشید حسن خاں** : املا کا اختلاف - ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۷ء ، ص : ۶۷ -

۵۳۴ - **رشید حسن خاں** : صحیح املا - ''اخبار اردو'' کراچی ، ستمبر ۱۹۸۲ء ، ص : ۸ -

۵۳۵ - **رشید حسن خاں** : صحیح املا ت اور ۃ - ''اخبار اردو'' کراچی ، اکتوبر ، ۱۹۸۲ء ، ص : ۱۷ -

۵۳۶ - **رشید حسن خاں** : لفظوں کا الگ الگ لکھنا - ''اردو'' کراچی ، جولائی ۱۹۸۵ء ، ص : ۱۰۳ -

۵۳۷ - **سحر ، ڈاکٹر ابو محمد** : دو چشمی ہے (ھ) - ''نگار پاکستان'' کراچی ، مئی ۱۹۸۵ء ، ص : ۳۸ -

۵۳۸ - **سعید احمد عثمانی** : اردو املا - ''قومی زبان'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۱ -

۵۳۹ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : بھروسہ صحیح ہے یا بھروسا - ''قومی زبان'' کراچی ، فروری ۱۹۷۶ء ، ص : ۳۹ -

۵۴۰ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : حروف کا متبادل - ''اردو نامہ'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۳ء ، ص : ۷۳ -

۵۴۱ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : سکون اول کا مسئلہ (اسکول کے الف کی تحقیق) - ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۳ء ، ص : ۴۴ -

۵۴۲ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : لپی اور تلفظ - ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۲ء -

۵۴۳ - **شاد عظیم آبادی ، سید علی محمد** : املائے اردو - جرنل خدا بخش لائبریری پٹنہ ، نمبر ۷ - ۸ ، ۱۹۷۸-۷۹ء ، ص : ۱۱۵ -

۵۴۴ - **شمس ، مولانا محمد باقر** : بھروسہ صحیح ہے یا بھروسا - ''قومی زبان'' کراچی ، فروری ۱۹۷۷ء ، ص : ۳۹ -

۵۴۵ - **شمس ، مولانا محمد باقر :** طوطا صحیح بنایا توتا ، ''قومی زبان'' کراچی ، مئی ۱۹۷۷ء ، ص : ۳۱ -

۵۴۶ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر :** یائے نسبت اردو میں ، مشمولہ اردو ''لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶۶ء ص : ۱۶۳ -

۵۴۷ - **شہیداللہ ، ڈاکٹر محمد :** اردو اور دوسری زبانوں کا اردو املا میں صحیح تلفظ ، ''قومی زبان'' ، کراچی ، ۱۶ اگست ۱۹۵۹ء ، ص : ۹ -

۵۴۸ - **عبدالستار :** اردو الفاظ کی رومن املا ، ''اردو'' ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۳ء ، ص : ۷۶ -

۵۴۹ - **عبدالستار :** املا و تلفظ ، ''اردو'' ، کراچی ، جولائی ۱۹۶۱ء ، ص : ۳۳ -

۵۵۰ - **عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر :** اردو املا ، ''ہندوستانی'' ، الہ آباد ، جنوری ۱۹۳۱ء ، ص : ۱ -

۵۵۱ - **عبدالستار صدیقی ڈاکٹر :** اردو املا ، ''قومی زبان'' ، کراچی ، ۱۶ جولائی ۱۹۵۰ء ، ص : ۶ -

۵۵۲ - **عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر :** ہندستان بغیر واؤ کے صحیح ہے ،
(۱) ''ہندستانی'' ، الہ آباد ، جولائی ۱۹۳۱ء - ص : ۳۵۳ -
(۲) ہندستان بغیر واؤ کے صحیح ہے ، ''ہندستانی'' ، الہ آباد ، اکتوبر ۱۹۳۱ء ص : ۶۲۳ -

۵۵۳ - **عرشی ، امتیاز علی خاں :** املائے غالب ، مشمولہ مکاتیب غالب مرتبہ امتیاز علی خاں عرشی ، رام پور -

۵۵۴ - **علی محمد شاد ، سید :** املائے اردو ، ''جرنل خدابخش لائبریری'' ، پٹنہ ، ص : ۱۱۵ -

۵۵۵ - **غضنفر امروہوی :** قواعد اور املا کی بحث ، ''اردونامہ'' ، کراچی ، دسمبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۶۷ -

۵۵۶ - **غلام رسول** : اردو املا کے مسائل کا حل ، ''اردو نامہ'' کراچی، اکتوبر ۱۹۶۱ء ، ص : ۶۴ -

۵۵۷ - **غلام رسول** : اردو املا نامہ پر ایک نظر ، ''معارف'' اعظم گڑھ ، اگست ۱۹۶۱ ، ص : ۱۲۳ -

۵۵۸ - **غلام رسول** : تلفظ اور املا کی اصلاح ، "ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۳ء -

۵۵۹ - **غلام رسول** : ہندی انگریزی الفاظ اور اردو املا ، "ہماری زبان'' ، علی گڑھ ، ۸ جولائی ۱۹۶۲ء -

۵۶۰ - **غلام مصطفیٰ خاں** ، **پروفیسر ڈاکٹر** ، اردو املا کی تاریخ ، مشمولہ "علمی نقوش'' ، کراچی ، ۱۹۵۷ء ، ص : ۱۰۵ -

۵۶۱ - **فرمان فتح پوری** ، **ڈاکٹر** : اردو املا ، ''نگار پاکستان'' ، کراچی ، ستمبر ۱۹۸۰ء ، ص : ۵ -

۵۶۲ - **فرمان فتح پوری** ، **ڈاکٹر** : اردو املا کے اصول ، ''اردو نامہ'' کراچی ، مارچ ۱۹۷۵ء ، ص : ۳۲۰ -

۵۶۳ - **فرمان فتح پوری** ، **ڈاکٹر** : اردو املا کے اصول ، ''نگار پاکستان'' کراچی ، جنوری ۱۹۷۷ء ، ص : ۱۲ -

۵۶۴ - **کیفی** ، **پنڈت برج موہن دتاتریہ** : املا ، مشمولہ ''کیفیہ'' ، کراچی ، ۱۹۵۰ء ص : ۳۳۳ -

۵۶۵ - **گلچین** ، **حکیم** : طیار یا تیار ، ''فاران'' ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۵ء ص : ۱۱ -

۵۶۶ - **گیان چند** ، **ڈاکٹر** : اردو الفاظ کا رومن املا ''اردو نامہ'' ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۲ء ، ص : ۷۱ -

۵۶۷ - **گیان چند ، ڈاکٹر** : (۱) یاے اضافت اور ہمزہ ''ہندوستانی زبان'' ، بمبئی ، جنوری ۱۹۷۴ء ، (۲) یاے اضافت اور ہمزہ ''ہندوستانی زبان'' بمبئی ، اپریل ۱۹۷۴ء -

۵۶۸ - **ماجد الباقری** : امالہ ، ''ماہ نو'' ، کراچی ، مئی ۱۹۷۰ء ، ص : ۲۹ -

۵۶۹ - **محمد ریاض ، ڈاکٹر** گذاردن ، گزاردن اور گزشتن ، ''فاران'' ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۹ء ، ص : ۵۴ -

۵۷۰ - **محمد صابر ، ڈاکٹر** : ترکی الفاظ ـ تلفظ اور املا ، ''اردو نامہ'' ، کراچی ، جولائی ۱۹۶۵ء ، ص : ۳۱ -

۵۷۱ - **نارنگ ، گوپی چند** : ن یا ں ، ''ہماری زبان'' ، علی گڑھ ، ۸ فروری ۱۹۶۵ء ، ص : ۳ - ن یا ں ، ''ہماری زبان'' ، علی گڑھ ، ۱۵ فروری ۱۹۶۵ء ، ص : ۳ - ن یا ں ، ''ہماری زبان'' علی گڑھ'' ، ۲۲ فروری ۱۹۶۵ء ، ص : ۳ -

۵۷۲ - **نشتر جالندھری** : املا اور تلفظ کی غلطیاں ، ''الزبیر'' ، بہاولپور ، ۱۹۷۴ء ، نمبر ۲ ، ص : ۲۲ -

۵۷۳ - **وارث سرہندی** : بعض الفاظ کا املا ، ''سیارہ'' ، لاہور ، مارچ ۱۹۶۵ء ، ص : ۸۹ -

۵۷۴ - **وارث سرہندی** : قواعد املا کی بحث ، ''اردو نامہ'' ، کراچی ، اپریل ۱۹۶۵ء ، ص : ۶۳ -

۵۷۵ - **واصف ، حفیظ الرحمٰن** : (۱) اردو املا ، (رشید حسن خاں) ایک تنقیدی نظر برہان ، دہلی ، دسمبر ۱۹۷۱ء ، ص : ۳۶۵ - (۲) اردو املا ، رشید حسن خاں) ایک تنقیدی نظر برہان ، دہلی ، جنوری ۱۹۷۱ء ، ص : ۵۴ -

۵۷۶ - **وصاف ، حفیظ الرحمٰن** : اغلاط کی درستی ، ''ہماری زبان'' ، دہلی ، ۸ جنوری ۱۹۸۵ء ، ص : ۸ -

۵۷۷ - **ہارون خاں شروانی** : اردو الفاظ کی رومن املا ، ''نوائے ادب'' بمبئی ، اکتوبر ۱۹۲۴ء۔ ''اردو نامہ'' ، کراچی ، جنوری ۱۹۶۳ء ، ص : ۵۷ ۔

۵۷۸ - ـــــــ اردو املا اور رسم خط کی اصلاح ، ''قومی زبان'' کراچی ، یکم فروری ۱۹۴۶ء ، ص : ۶ -

۵۷۹ - ـــــــ اصول املا ، ''قومی زبان'' ، کراچی ، مارچ ۱۹۷۶ء ، ص : ۱۷ -

۵۸۰ - ـــــــ اصول املا ، ''اخبار اردو'' ، کراچی ، دسمبر ۱۹۸۲ ، ص : ۱۵ -

★ ★ ★

۸- ٹائپ

۵۸۱ - **ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر** : اردو ٹائپ مشین کی اصلاح کا مسئلہ - ''الزبیر'' بہاول پور ، جنوری ۱۹۶۱ء ، **ص** : ۲۸ -
اردو ٹائپ مشین کی اصلاح کا مسئلہ۔ مشمولہ ''ادب و لسانیات'' کراچی ، ۱۹۷۰ء ، **ص** : ۳۲۱ -

۵۸۲ - **ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر** : ٹائپ اور رسم الخط کے طویل المیعاد منصوبے - ''اردو نامہ'' کراچی ، نومبر ۱۹۶۰ء -

۵۸۳ - **اختر راہی ، پروفیسر** : اردو ٹائپ کی کہانی - ''اخبار اردو'' اسلام آباد ، مارچ ۱۹۸۴ء ، **ص** : ۱ -

۵۸۴ - **حقی ، شان الحق** : اردو کا الیکٹرونک ٹائپ رائیٹر - ''اردو نامہ'' کراچی ، اپریل ۱۹۷۴ء ، **ص** : ۳ -

۵۸۵ - **رفیق بیگ مرزا** : اردو کا کوفی ٹائپ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۲ جنوری ۱۹۵۱ء ، **ص** : ۶ -

۵۸۶ - **زیبا ، شجاع احمد** : اردو کا کوفی ٹائپ (اداریہ) - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم فروری ۱۹۵۱ء ، **ص** : ۱ -

۵۸۷ - **زیبا ، شجاع احمد** : خط نسخ کی ترویج (اداریہ) - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم ستمبر ۱۹۵۱ء ، **ص** : ۱ -

۵۸۸ - **عارف حسین شاہ ، سید** : اردو ٹائپ مشین کا کلیدی تختہ - ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، **ص** : ۲۴۲ -

۵۸۹ - **عبدالرب ، قاضی** : عالم اسلام میں خط نسخ کی مقبولیت کے امکانات - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اپریل ۱۹۵۱ء ، **ص** : ۱۲ -

۵۹۰ - **عبدالعزیز ، میاں** : ٹائپ مشین سے ٹائپ کاری تک ۔ ''اردو نامہ'' لاہور - مئی ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۶ -

۵۹۱ - **عبدالغفور ، پروفیسر** : نسخ اور نستعلیق ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۵ نومبر ۱۹۴۸ء ، ص : ۴ -

۵۹۲ - **عبدالقادر ، شیخ** : اردو ٹائپ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ ستمبر ۱۹۵۰ء ، ص : ۱۰ -

۵۹۳ - **عبدالمقیت** : اردو ٹائپ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۱۵ مئی ۱۹۶۳ء

۵۹۴ - **محمد اظہار ، لیفٹیننٹ کمانڈر** : اردو زبان کی ترقی میں ٹائپ رائٹر کا کردار ۔ ''اردو نامہ'' لاہور ، مارچ ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۰۵ -

۵۹۵ - **محمد جلیل ، سید** : نستعلیق میں ٹائپ کا مسئلہ ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۹۸۵ء ، ص : ۱ -

۵۹۶ - **محمد جلیل ، سید** : اردو ٹائپ رائٹر کے لیے نظام حروف ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ مئی ۱۹۴۹ء ، ص : ۶ -

★ ★ ★

۹- خطاطی و کتابت

۵۹۷ - **آزاد ، محمد حسین** : خوش خطی - ''اوراق'' لاہور ، ۱۹۶۶ء ، نمبر ۲ ، ص : ۵۳ -

۵۹۸ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : خط و خطاطان (اقتباس از تذکرہ محمد طاہر نصر آبادی) - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۴ء ، ص : ۳ -

۵۹۹ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : خطاطان سندھ - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، فروری ۱۹۳۵ء ، ص : ۱۳۱ -

۶۰۰ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : خطاطی کے نمونے - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۷ء ، ص : ۱۱۰ -

۶۰۱ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : خطاطی کے نمونوں کی تشریح - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۴ء ، ص : ۱۷ -

۶۰۲ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : اقتباس از خط و سواد ، تصنیف مجنون بن محمود رفیقی - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۴ء ، ص : ۴ -

۶۰۳ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : فہرست اعلاء خطاطان - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، اگست ۱۹۳۴ء ، ص : ۷۰ -

۶۰۴ - **ابراہیم خاں خویشگی قصوری ، مبارز الدولہ پیر** : خطاطی کے دو نادر نمونے۔ ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، نومبر ۱۹۳۴ء۔ ص : ۵۵ -

۶۰۵ - **بشارت اللہ بیگ ، مرزا** : تجنیس خطی - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۵ء ، ص : ۲ -

۶۰۶ - **چراغ ، محمد علی** : کتابت ایک قدیم فن - ''کتاب'' لاہور ، نومبر ۱۹۷۴ء ، ص : ۱۵ -

۶۰۷ - **حسن الدین احمد** : کمپیوٹر سے اردو کتابیں - ''رفتار'' کراچی ، جنوری ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۴ -

۶۰۸ - **خلوت ، محی الدین** : ان سے قائم ہے روایت خط نستعلیق کی۔ ''امروز'' لاہور ، ۷ جون ۱۹۶۴ء -

۶۰۹ - **سالک ، علم الدین** : قرون وسطیٰ میں خطاطی کی اہمیت - ''سیارہ'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۶۲ء -

۶۱۰ - **طارق وارثی** : اسلامی فن خطاطی کی مختصر تاریخ - ''کوہستان'' راولپنڈی ، ۱۰ مارچ ۱۹۶۴ء -

۶۱۱ - **صابر آفاقی** : کشمیر میں خطاطی - ''فکر و نظر'' اسلام آباد ، اگست ۱۹۷۴ء ، ص : ۱۱۳ -

۶۱۲ - **عبدالعزیز ، وزیز آبادی** : فن خطاطی اور خطاط - ''جنگ'' کراچی ، ۷ نومبر ۱۹۶۶ء ص : ۶۶ -

۶۱۳ - **عبدالقدوس ہاشمی ، مولانا سید** : لوازم کتابت - ''العلم'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۸۳ء ، ص : ۱۳ -

۶۱۴ - **عبداللہ چغتائی** : خطاطی - ''اقبال'' لاہور شمارہ نمبر ۴ -

۶۱۵ - **عبدالوہاب** :

(۱) خط کی کہانی قلم کی زبانی - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مئی ۱۹۵۵ء ، ص : ۱۴ -

(۲) خط کی کہانی قلم کی زبانی - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۱ مئی ۱۹۵۵ء ، ص : ۱۸ -

(۳) خط کی کہانی قلم کی زبانی - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم جون ۱۹۵۵ء ، ص : ۱۳ -

۶۱۶ - **عمیرہ شاہ :** برصغیر پاک و ہند میں سامان تجربہ کی تیاری - ''المعارف'' لاہور ، مئی ۱۹۸۳ء ، ص : ۲۵ -

۶۱۷ - **فہم لکھنوی ، موہن لال :** فن تحریر - ''جرنل خدا بخش لائبریری'' پٹنہ ، شمارہ ۱۳ تا ۱۵ ، ۱۹۸۰ء ، ص : ۳۱۲ -

۶۱۸ - **محمد افضل :** زبان و خطاطی - ''اردو زبان'' سرگودھا ، اپریل ۱۹۶۶ء ، ص : ۱۶ -

۶۱۹ - **نفیس رقم ، سید انور حسین :** (۱) خطاطی - ''نوائے وقت'' لاہور ، ۲۷ اگست ۱۹۷۹ء -

(۲) خطاطی - ''نوائے وقت'' لاہور ، ۳ ستمبر ۱۹۷۹ء -

۶۲۰ - **وحید قریشی ، ڈاکٹر :** خط بہار - ''مجلہ تحقیق'' لاہور ، ج ۱ - ش ۲ ، ۱۹۷۸ء -

۶۲۱ - ہ - ز **(ایڈیٹر) :** کتابت کے لیے کچھ عام ہدایتیں (مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی) - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۲ -

۶۲۲ - **یوسف سدیدی :** علم الخط - ''فنون'' لاہور ، شمارہ نمبر ۱ ۱۹۶۳ء ، ص : ۲۳۳ -

* * *

۱۰ - رسم الخط

۶۲۳ - **اجمل خاں ، محمد** : ترقی اردو کا واحد ذریعہ رومن رسم الخط ہے۔ ''اردو'' دہلی ، جنوری ۱۹۳۷ء ، ص : ۱۰۵ -

۶۲۴ - **احمد حسین ہاروی** : اردو زبان اور اس کا رسم خط۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اگست ۱۹۶۰ء ، ص : ۱۱ -

۶۲۵ - **احمد علی ، سید** : اصلاح رسم الخط۔ ''اردو'' اورنگ آباد ، جنوری ۱۹۲۲ء ، ص : ۱۵۳ -

اصلاح رسم الخط۔ ''اردو'' اورنگ آباد ، اپریل ۱۹۲۲ء ، ص : ۲۷۱ -

۶۲۶ - **احمد فاروقی ، خواجہ** : اردو رسم الخط۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم نومبر ۱۹۴۵ء ، ص : ۶ -

۶۲۷ - **اختر رضوی** : سندھی رسم الخط۔ ''انجام'' کراچی ، ۹ مئی ۱۹۶۶ء ، ص : ۱۲ -

۶۲۸ - **اختر وحید** : بنگلہ رسم الخط میں تجدید۔ ''ہمایوں'' لاہور ، نومبر ۱۹۵۳ء ، ص : ۶۶۳ -

۶۲۹ - **ادارہ** : بنگلہ زبان اور رسم الخط ۔ ''اردو'' دہلی ، جولائی ۱۹۳۶ء ، ص : ۱۸۳ -

۶۳۰ - **ادارہ** : اردو زبان اور اس کا رسم الخط۔ ''قومی زبان'' حیدرآباد (دکن) ، اگست ۱۹۶۳ء -

۶۳۱ - **اسلم ، ایم** : رسم الخط کا مسئلہ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۲ء -

۶۳۲ - اطہر ، پروفیسر محمد سلیمان : عربی رسم الخط ۔ آغاز و ارتقا ۔
''ترجمان الحدیث'' لاہور ، جون ۱۹۷۷ء ، ص : ۳۱ -

۶۳۳ - افضل حسین ، ڈاکٹر : اردو کے لیے آسان خط (رومن) ''مجلہ
انجمن عربی و فارسی'' لاہور ، نومبر ۱۹۵۹ء ، ص : ۱ -

۶۳۴ - اکبر الدین صدیقی : رسم الخط کا مسئلہ ۔ ''اردو نامہ'' کراچی ،
اکتوبر ۱۹۶۱ء ، ص : ۷۵ -

۶۳۵ - اگروال ، ڈاکٹر وی ایس : دیوتا گری رسم الخط ۔ ''سب
رس'' حیدرآباد (دکن) ، ۱۹۶۷ء ، ص : ۸ -

۶۳۶ - اگروال ، ڈاکٹر وی ایس : (۱) رسم خط کی کہانی ۔ ''مورچہ''
آگرہ ، ۲۱ اگست ۱۹۶۵ء ، ص : ۷ -
(۲) رسم خط کی کہانی ۔ ''مورچہ'' آگرہ ، ۲۸ اگست ۱۹۶۵ء ،
ص : ۱۱ -

۶۳۷ - التفات حسین ، سید ۔ اردو رسم الخط کے متعلق ایک مشورہ ۔
''اردو'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۳۶ء ، ص : ۵۹۴ -

۶۳۸ - امام مرتضیٰ نقوی : اردو کا رومن رسم الخط کیوں ؟ ''ہماری
زبان'' دہلی ، ۸ نومبر ۱۹۸۳ء ، ص : ۸ -

۶۳۹ - انتظار حسین : پھول اور رسم الخط ۔ ''قومی زبان'' کراچی ،
یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۳۹ -

۶۴۰ - انوارالحق : مغربی پاکستان کا مشترک رسم الخط ۔ ''اردو
نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۲ء ، ص : ۷۵ -

۶۴۱ - باوکر ، عبدالرحمٰن : (۱) پاکستان کے لیے رسم الخط کا مسئلہ ۔
''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۳۷ -
(۲) پاکستان کے لیے رسم الخط کا مسئلہ ۔ ''الزبیر'' بہاول پور ،
۱۹۶۲ء ، ص : ۱۰۴ -

۶۴۲ - **برق ، غلام جیلانی** : لاطینی رسم الخط اور اردو ۔ ''کوہستان''، لاہور ، ۳ جولائی ۱۹۶۲ء ۔

۶۴۳ - **برق ، غلام جیلانی** : لاطینی رسم الخط کی حمایت میں ایک خط ۔ ''کوہستان'' لاہور ، ۱۹ جولائی ۱۹۶۲ء ۔

۶۴۴ - **بشیر احمد ، میاں** : ہمارا رسم الخط ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۱۴ ۔

۶۴۵ - **بشیر احمد بگٹی** : بلوچی رسم الخط کا مسئلہ ۔ ''بلوچی دنیا'' ملتان ، نومبر ۱۹۷۳ء ، ص : ۳۳ ۔

۶۴۶ - **بنسی لال شرما** : (۱) اردو رسم الخط منظم اور مدلل اور صوت کے اصولوں پر مبنی ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء ،
(۲) اردو رسم الخط منظم اور مدلل اور صوت کے اصولوں پر مبنی ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ مئی ۱۹۶۳ء ۔
(۳) اردو رسم الخط منظم اور مدلل اور صوت کے اصولوں پر مبنی ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، یکم جون ۱۹۶۳ء ۔

۶۴۷ - **پر بھارت (جالندھر)** : سرکاری زبان اور اس کا رسم الخط ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۴ اگست ۱۹۵۶ء ، ص : ۹ ۔

۶۴۸ - **پیر اے ۔ کے** : کشمیری رسم الخط ۔ ''تعمیر'' ، مارچ ، اپریل ۱۹۶۰ء ۔

۶۴۹ - **تمنا عمادی** : دعوت فکر پر لبیک (مسئلہ رسم الخط) ''خاور'' ڈھاکا ، جولائی ۱۹۵۲ء ، ص : ۲۵ ۔

۶۵۰ - **جی این بی** : رسم الخط ۔ ''ہمایوں'' لاہور ، ستمبر ، اکتوبر ۱۹۰۹ء ، ص : ۱۴ ۔

۶۵۱ - **جعفر رضا زیدی** : فارسی رسم الخط میں ہندی الفاظ کا صحیح تلفظ ۔ ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۲ ستمبر ۱۹۶۳ء ، ص : ۳ ۔

۶۵۲ - **جعفر شاہ پھلواروی ، مولانا** : لاطینی رسم الخط کس لیے - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۴۴ -

۶۵۳ - **حامد حسن قادری** : دعوت فکر پر لبیک (مسئلہ رسم الخط) ''خاور'' ڈھاکا ، جولائی ۱۹۵۲ء ، ص : ۲۰ -

۶۵۴ - **حامد علی خاں** : ہمارا رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۱۹ -

۶۵۵ - **حفیظ الرحمٰن** : اردو رسم الخط اور اس کے مسائل - ''نگار پاکستان'' کراچی ، ۱۹۷۶ء نمبر ۷ ، ص : ۴۷ -

۶۵۶ - **حفیظ ارشد پھلواروی** : سندھ کا ایک قدیم رسم الخط - ''الولی'' حیدرآباد ، جون ۱۹۷۳ء ، ص : ۲۱ -

۶۵۷ - **حمیداللہ ، ڈاکٹر محمد** : ایک قدیم رسم الخط و اعراب کی ضرورت - ''قومی زبان'' ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء ، ص : ۳ -

۶۵۸ - **حمید اللہ ، ڈاکٹر محمد** : پاکستانی زبانوں کا رسم الخطی وفاق - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ فروری ۱۹۵۰ء ص : ۷ -

پاکستانی زبانوں کا رسم الخطی وفاق - ''شاداب'' پشاور ، ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء -

۶۵۹ - **حیات اللہ انصاری** - اردو رسم الخط اور املا کی اصلاح کے بارے میں چند تجاویز - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۲ جون ۱۹۶۳ء -

اردو رسم الخط اور املا کی اصلاح کے بارے میں چند تجاویز - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ جولائی ۱۹۶۳ء -

رومن رسم الخط - ''اردو'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۳۰ء -

۶۶۰ - **جلیل بیگ ، ڈاکٹر مرزا** : اردو رسم الخط اور املا - ''جامعہ'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۷۸ء ، ص : ۴۴۷ -

۶۶۱ - **دلشاد کلانچوی** : بہاولپوری زبان کی حروف تہجی اور اس کا رسم الخط - ''الزبیر'' ۱۹۶۶ء نمبر ۱۰ ، ص ۳۵ -

۶۶۲ - **دیوندر ناتھ شرما ، ڈاکٹر** : رسم خط یا لپی کا ماضی - ''ہمایوں'' دہلی ، جنوری ۱۹۶۹ء ، ص : ۴۲ -

۶۶۳ - **ذوق سلطان ، حکیم** : رسم الخط کے متعلق - ''نئی قدریں'' حیدرآباد (سندھ) ، نمبر ۸۰۷ ، ۱۹۸۰ء ، ص : ۱۶۰ -

۶۶۴ - **رشید احمد صدیقی** : کچھ اور رسم الخط کے بارے میں - ''نیا دور'' کراچی ، نمبر ۵۵ -

۶۶۵ - **رشید حسن خاں** : اردو رسم الخط - ''سریتا'' ، اگست ۱۹۶۰ء -

۶۶۶ - **رفیع اللہ** : عربی رسم الخط کو ترقی دینے کی کوشش - ''فکر و نظر'' اسلام آباد ، ص : ۴۱ -

۶۶۷ - **رفیع اللہ** : عربی رسم الخط کی اصلاح کا مسئلہ - ''ثقافت'' لاہور - نومبر ۱۹۶۲ء ، ص : ۴۹ -

۶۶۸ - **ریاض الحسن ، ڈاکٹر** : ترکوں نے اپنا رسم خط کیوں اور کیسے بدلا - ''اردو'' دہلی ، اکتوبر ۱۹۴۶ء ، ص : ۴۸۵ -

۶۶۹ - **زار ، نصیر احمد** : اردو رسم الخط اور تحریر اعداد - ''اردو'' کراچی ، جنوری ۱۹۵۴ء -

۶۷۰ - **سبھاش چندر بوس** : رومن رسم الخط کی ضرورت - ''اردو'' دہلی ، اپریل ۱۹۳۹ء -

۶۷۱ - **سرور ، پروفیسر آل احمد** : رسم الخط کا مسئلہ - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۲۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء ، ص : ۱ -

۶۷۲ - **سعید ، ایم** : ...... رسم الخط کا بدلنا - ''کوہستان'' راولپنڈی ، ۱۷ جون ۱۹۶۲ء -

۶۷۳ - **سلطان احمد** : ملائی زبان عربی رسم الخط میں - ''حریت'' کراچی ، ۶ جنوری ۱۹۶۴ء ، ص : ۴ -

۶۷۴ - سنیتی کمار چیٹر جی ، ڈاکٹر : براہمی رسم خط - ''سب رس'' حیدرآباد (دکن) ، جون ۱۹۶۷ء ، ص : ۳ -

۶۷۵ - شان الحق حقی : رسم الخط کی الجھنیں - ''العلم'' کراچی ، ۱۹۷۱ء -

۶۷۶ - شبیر احمد ، پروفیسر : عربی رسم الخط میں بنگالی زبان - ''العلم'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۷ء ، ص : ۹ -

۶۷۷ - شبیر علی کاظمی : رسم خط کے ارتقا کی کہانی - ''نئی قدریں'' حیدرآباد (سندھ) ۱۹۷۱ء نمبر ۷ ، ص : ۳۷ -

۶۷۸ - شریف رزمی : رسم الخط کا مسئلہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۴۲ -

۶۷۹ - شوکت تھانوی : دعوت فکر پر لبیک (مسئلہ رسم الخط) ''خاور'' ڈھاکا ، جولائی ۱۹۵۳ء ، ص : ۲۸ -

۶۸۰ - شوکت تھانوی : بزم ادب (رسم الخط ، املا پر بحث) - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم ستمبر ۱۹۶۰ء -

۶۸۱ - شمیم احمد : اردو اور اس کا رسم الخط - ''سیارہ'' لاہور ، نومبر ۱۹۶۳ء -

۶۸۲ - شوق بجنوری ، پروفیسر محمد عاصم : اردو رسم الخط کا مسئلہ - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جولائی ۱۹۴۹ء ، ص : ۶ -

۶۸۳ - صلاح الدین احمد ، مولانا : ہماری قومی زبان اور اس کا رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۷ -

ہماری قومی زبان اور اس کا رسم الخط - ''ادبی دنیا'' لاہور ، دور پنجم ، شمارہ چہارم ، ص : ۷۷ -

۶۸۴ - صلاح الدین احمد ، مولانا : تعلیمی کمیشن اور اردو (بہ سلسلہ رسم الخط) - ''قومی زبان'' کراچی ، مارچ ۱۹۶۰ء -

۶۸۵ - **طاہر فاروقی ، محمد** : ہمارا رسم الخط ''خیابان'' پشاور یونیورسٹی پشاور ، خاص نمبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۵۹ -

۶۸۶ - **طوقان ، فواز احمد** : (مترجم غلام حیدر آسی) -

(۱) عربی رسم الخط کا آغاز و ارتقا - ''فکر و نظر'' اسلام آباد - مارچ ۱۹۷۰ء ، ص : ۶۱۲ -

(۲) عربی رسم الخط کا آغاز و ارتقا - ''فکر و نظر'' اسلام آباد - اپریل ۱۹۷۰ء ، ص : ۶۹۷ -

۶۸۷ - **عابدہ مسیح** : اردو رسم الخط ، ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم نومبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۸ -

۶۸۸ - **عبدالحمید بلوچ** : بلوچی رسم الخط - ''پیام حق'' کراچی ، نومبر ۱۹۷۲ء ، ص : ۳۰ -

۶۸۹ - **عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر** : اردو رسم خط میں اصلاح - ''اردو'' اورنگ آباد ، اکتوبر ۱۹۲۳ء ، ص : ۵۸ -

۶۹۰ - **عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر** : دعوت فکر پر لبیک (مسئلہ رسم الخط) ''خاور'' ڈھاکا ، جولائی ۱۹۵۲ء ، ص : ۳۰ -

۶۹۱ - **عبدالستار درانی** : اردو کے لیے ایک نیا رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جنوری ۱۹۵۱ء ، ص : ۹ -

۶۹۲ - **عبدالستار غوری** : ہمارا قومی رسم الخط - ''العلم'' کراچی ، جنوری ۱۹۷۲ء -

۶۹۳ - **عبدالقادر ، سر** : حروف کی بحث - ''مخزن'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۱۰ء ، ص : ۱ -

۶۹۴ - **عبدالقدوس ہاشمی** ، اردو اور ناگری رسم الخط - ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم مئی ۱۹۳۹ء ، ص : ۹ -

اردو اور ناگری رسم الخط - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء ، ص : ۱۰ -

۶۹۵ - **عبدالقدوس ہاشمی** : اردو کے لیے لاطینی رسم الخط - ''ادبی دنیا'' لاہور ، ستمبر ۱۹۳۸ء ، ص : ۹ -

۶۹۶ - **عبدالقدوس ہاشمی** : رسم الخط کا مسئلہ - ''ادبی دنیا'' لاہور ، نومبر ۱۹۳۷ء ، ص : ۸۸۷ -

۶۹۷ - **عبدالقدوس ہاشمی** : عربی رسم الخط کی بین الاقوامی حیثیت - ''ادبی دنیا'' لاہور ، فروری ۱۹۳۹ء ، ص : ۶۷ -

۶۹۸ - **عبدالقدوس ہاشمی** : عربی رسم الخط کے فائدے - ''حریت'' کراچی ، ۱۳ جون ۱۹۶۴ء ، ص : ۴ -

۶۹۹ - **عبدالقدوس ہاشمی** : ہمارا رسم الخط (اردو ، ناگری اور لاطینی رسم خطوں پر نظر) - ''اردو'' دہلی ، جنوری ۱۹۳۸ء ، ص : ۲۹ -

۷۰۰ - **عبداللہ ، ڈاکٹر سید** : اردو رسم الخط کی فلسفیانہ بنیادیں - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۱۷ -

۷۰۱ - **عتیق احمد** : رسم الخط اور زبان کا تعلق - ''نگار پاکستان'' کراچی ، مارچ ۱۹۶۶ء ، ص : ۲۲ -

۷۰۲ - **عتیق احمد صدیقی** : زبان اور رسم الخط - ''فکر نو'' دلی کالج ، دہلی ، اپریل ۱۹۶۳ء -

۷۰۳ - **عبدالغنی** : رسم الخط کا معاملہ - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ جون ۱۹۷۷ء ، ص : ۱۲ -

۷۰۴ - **عندلیب شادانی** : دعوت فکر (مسئلہ رسم الخط) - ''خاور'' ڈھاکا ، مئی ۱۹۵۲ء ، ص : ۳۹ -

۷۰۵ - **عطاء الرحیم ، کرنل** : رسم الخط سے متعلق ڈبلیو بیتھمین کا خط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اگست ۱۹۶۱ء -

۷۰۶ - **غافل کرنالی** : اردو — ناگری رسم الخط میں - ''ہماری زبان'' دہلی ، ۸ جون ۱۹۸۵ء ، ص : ۱ -

۷۰۷ - **غضنفر ، پروفیسر** : اردو رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ اپریل ۱۹۵۱ء ، ص : ۳ -

۷۰۸ - **غلام رسول** : اردو رسم الخط کا آغاز و ارتقا - ''سب رس'' ، حیدر آباد (دکن) ، نومبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۳۰ -

۷۰۹ - **غلام رسول** : اردو کا اصلاحی رسم خط - ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۲ء ، ص : ۳۵ -

اردو کا اصلاحی رسم خط - ''ماہ نو'' کراچی ، نومبر ۱۹۶۲ء ، ص : ۱۳ -

۷۱۰ - **غلام رسول** : اردو کا اصلاحی رسم خط - ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۲ء ، ص : ۳۵ -

۷۱۱ - **غلام رسول** : رسم خط کی اصلاح - ''ماہ نو'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۴ء ، ص ۳۵ -

۷۱۲ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : اردو رسم الخط - ''نگار پاکستان'' کراچی ، جنوری ۱۹۷۷ء ، ص : ۷۰ -

۷۱۳ - **فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر** : اردو رسم الخط - ''نگار پاکستان'' کراچی ، ستمبر ۱۹۸۰ء ، ص : ۷۰ -

۷۱۴ - **قدرت نقوی ، سید** : اردو رسم الخط - ''ماہ نو'' کراچی ، مئی ۱۹۶۲ء -

۷۱۵ - **قومی آواز (لکھنؤ)** : اردو رسم الخط - ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۳ اگست ۱۹۵۱ء ، ص : ۸ -

۷۱۶ - **کاظم ، سید الطاف حسین** : اصلاح رسم الخط - ''اردو'' اورنگ آباد ، اپریل ۱۹۲۳ء ، ص : ۲۹۸ -

۷۱۷ - **کلیم اللہ** : اردو زبان کا مسئلہ اور رسم الخط - ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء ، ص : ۸ -

۷۱۸ - **گیان چند** : اردو رسم الخط کی اصلاح - ''نوائے ادب'' بمبئی ، جولائی ۱۹۶۳ء -

۷۱۹ - **محمد رفیق** ترک اور لاطینی رسم الخط : ''اردو'' کراچی ، جولائی ۱۹۳۹ء ، ص : ۱۲۷ -

۷۲۰ - **محمد شریف ، جسٹس شیخ** : اردو رسم الخط - ''تہذیب الاخلاق''۔ لاہور ، نومبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۳۹ -

۷۲۱ - **محمد شریف ، جسٹس شیخ** : اردو رسم الخط - ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم نومبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۲ -

۷۲۲ - **محمد شریف ، جسٹس شیخ** : ہمارا رسم الخط اور اسلام - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۲۳ -

۷۲۳ - **محمد صابر** : چین میں عربی رسم الخط ، یونیورسٹی اسٹسز کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۸۱ -

۷۲۴ - **محمد صابر** : لاطینی رسم الخط کی ماہیت - ''چراغ راہ'' کراچی ، اگست ۱۹۶۳ء -

۷۲۵ - **محمد مقصود** : پاکستان میں مشترک رسم الخط کی ضرورت - ''تاج'' کراچی ، جنوری ۱۹۶۳ء -

۷۲۶ - **محمد مقصود** : مشترکہ (اردو بنگالی) رسم الخط کی ضرورت - ''جنگ'' کراچی ، ۱۷ جون ۱۹۶۲ء -

۷۲۷ - **محمد وسیم عباسی** : اردو رسم الخط - ''الزبیر'' بہاول پور ، ۱۹۶۴ء نمبر ۲ ، ص : ۱۵ -

۷۲۸ - **مسعود حسین خاں ، ڈاکٹر** : اردو کے لیے ہماری رسم الخط کیوں نہیں ؟ ''ترقی اردو'' حیدرآباد (دکن) ، ۱۶ فروری ۱۹۶۸ء ، ص : ۲ -

۲۹ء - مسیح الزماں جالسی ، پروفیسر سید : ڈاکٹر سید محمود کا آسان رسم الخط ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۸ -

۳۰ء - مشفق خواجہ : کچھ رسم الخط کے بارے میں (اداریہ) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اپریل ۱۹۵۹ء ، ص : ۳ -

۳۱ء - مشفق خواجہ : ہم الٹے بات الٹی (اداریہ) ۔''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۱ -

۳۲ء - مظفر علی سید : رسم الخط کا مسئلہ ۔ ''قومی زبان'' کراچی ۔ یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۲۸ -

۳۳ء - مظہر یوسف : سندھی زبان کا موجودہ رسم الخط ۔ ''پرکھ'' حیدرآباد (سندھ) : ۱۹۷۸ء ، ص : ۸۳ -

۳۴ء - معین الدین قدوائی ، محمد : ہندوستان کی قومی زبان اور رسم الخط ہونے کا حق کیسے حاصل ہے ؟ ''اردو'' دہلی ، جولائی ۱۹۳۲ء - ص : ۲۹۹ -

۳۵ء - معین الدین ندوی : رسم الخط کی اجمالی تاریخ ۔ ''معارف'' اعظم گڑھ ، جولائی ۱۹۱۶ء ، ص : ۲۶ -

رسم الخط کی اجمالی تاریخ ۔ ''معارف'' اعظم گڑھ ، اکتوبر ۱۹۱۶ء ، ص : ۳۹ -

۳۶ء - مہدی ، جی ایم : اردو رسم الخط کے نفسیاتی اثرات ۔ ''محور'' کراچی ، شمارہ ۹ ، ۱۹۶۳ء -

۳۷ء - مہدی ، جی ایم : اردو رسم الخط کے نفسیاتی اثرات ۔ ''محور'' کراچی ، ۱۹۶۳ء ، نمبر ۹ -

۳۸ء - مہیشوری نیوگ ، ڈاکٹر : آسان بنگالی رسم الخط ۔ ''سب رس'' حیدرآباد (دکن) ، نومبر ۱۹۶۵ء ، ص : ۳ -

۷۲۹ - میمونہ بیگم انصاری ، ڈاکٹر : پاکستان میں رسم الخط کا مسئلہ - ''فکر و خیال'' کراچی - اکتوبر ۱۹۶۴ء ص : ۱۳ -

۷۳۰ - ناخدا : رومن رسم الخط کی ضرورت (سبھاش چندر بوس) ''اردو'' دہلی ، اپریل ۱۹۳۹ء ، ص : ۳۵۲ -

۷۳۱ - نارنگ ، گوپی چند : اردو رسم الخط - ''تہذیب الاخلاق'' لاہور ، نومبر ۱۹۶۴ء -

۷۳۲ - نارنگ ، گوپی چند : کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء -

کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء -

کیا اردو رسم الخط اصلاح طاب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء -

۷۳۳ - ناصر ، محمود احمد : آرامی زبان اور رسم الخط کے متعلق موجودہ تحقیق کا تعارف - ''مجلہ الجامعہ'' ربوہ ، اپریل ۱۹۶۶ء ، ص : ۷٦ -

۷۳۴ - نارنگ ، گوپی چند : کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء -

کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء -

کیا اردو رسم الخط اصلاح طلب ہے ؟ ''صدق جدید'' لکھنؤ ، ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء -

۷۳۵ - نذیر احمد خاں ، چودھری : رومن رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۳۴ -

۷۳٦ - نصیرالدین ، ڈاکٹر محمد : اردو رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۰ء ، ص : ۳۱ -

اردو رسم الخط - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم اپریل ۱۹۶۰ء
ص : ۱۰ -

۷۴۷ - نصیرالدین ہاشمی : مراسلہ (بہ سلسلہ ''اردو الفاظ کا رومن'' ازبشان الحق حقی) ''اردو نامہ'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۱ء -

۷۴۸ - نظر امروہوی : ہمارا رسم الخط - ''سب رس'' کراچی ، نومبر ۱۹۸۰ء ، ص : ۳۹ -

۷۴۹ - نعیم الرحمٰن ، پروفیسر : اصلاح رسم الخط - ''اردو'' اورنگ آباد اپریل ۱۹۲۳ء ، ص : ۲۸۹ -
تجویز اصلاح رسم الخط - ''اردو'' اورنگ آباد ، اکتوبر ۱۹۲۱ء ، ص : ۶۱۵ -

۷۵۰ - نہرو ، پنڈت جواہر لال : رسم الخط کا مسئلہ - ''اردو'' دہلی ، جولائی ۱۹۳۶ء ، ص : ۳۸۵ -

۷۵۱ - نیاز فتح پوری : عربی رسم الخط - ''نگار'' لکھنؤ ، مارچ ۱۹۶۰ء -

۷۵۲ - نیر ، حکم چند : اردو کا ایک المیہ ، رومن رسم الخط کی تحریک - مشمولہ ''اردو کے چند مسائل'' بنارس ، ۱۹۷۷ء -

۷۵۳ - نیر ، حکم چند : اردو زبان اور رسم الخط کے بارے میں ہندی والوں کے سوالات اور خیالات - مشمولہ ''اردو کے چند مسائل'' بنارس ، ۱۹۷۷ء -

۷۵۴ - وحید قریشی ، ڈاکٹر : اردو رسم الخط - ''تہذیب الاخلاق'' لاہور ، نومبر ۱۹۶۴ء ، ص : ۴۹ -
رسم الخط کا مسئلہ - ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء -

۷۵۵ - باسولہ لیانگ : چینی اقلیتوں کے نئے رسم الخط - ''جنگ'' کراچی ، ۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء -

۷۵۶ - ہاشمی فرید آبادی : اصلاح رسم الخط ۔ ''اردو'' دہلی ، جنوری ۱۹۴۴ء ، ص : ۱۰۳ -

۷۵۷ - ہاشمی فرید آبادی : تجاویز اصلاح رسم الخط ۔ ''ہماری زبان'' دہلی ، ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء ، ص : ۱۳ -

۷۵۸ - ہاشمی فرید آبادی : تجویز اصلاح رسم الخط ۔ ''اردو'' اورنگ آباد ، جولائی ۱۹۲۱ء ، ص : ۳۶۹ -

۷۵۹ - ہمایوں ، عبدالغنی : اردو رسم الخط ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ جون ۱۹۴۹ء ، ص : ۸ -

۷۶۰ - ہماری آواز ، کان پور : اردو ہندی اور رسم الخط ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۶ مئی ۱۹۵۰ء ، ص : ۸ -

۷۶۱ - یوسف علی ، عبداللہ : تجویز دوبارہ اصلاح رسم الخط ۔ ''اردو'' اورنگ آباد ، جنوری ۱۹۲۱ء ، ص : ۱۲۷ -

۷۶۲ - ـــــــ : اردو زبان اور اس کا رسم الخط ۔ ''قومی زبان'' حیدرآباد (دکن) ، اگست ۱۹۶۳ء -

۷۶۳ - ـــــــ : اداریہ (رسم الخط سے متعلق) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، یکم مارچ ۱۹۶۱ء ، ص : ۱ -

۷۶۴ - ـــــــ : رسم الخط کا مسئلہ (اداریہ) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۲۲ جون ۱۹۴۸ء ، ص : ۱ -

۷۶۵ - ـــــــ : رسم الخط کی اصلاح (اداریہ) ۔ ''قومی زبان'' کراچی ، ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء ، ص : ۱ -

★ ★ ★

۱۱- رموز اوقاف

۷۶۶ - **ابوالحسنات ندوی** : علامت شک و استفہام - ''معارف'' اعظم گڑھ ، اپریل ۱۹۲۴ء ، ص : ۲۹۹ -

۷۶۷ - **تقی الاسلام ، قاری** :

(۱) وقف لازم کی نحوی و معنوی تشریح - (۷) ''خدام الدین'' لاہور ، ۴ اپریل ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۷ -

(۲) وقف لازم کی نحوی و معنوی تشریح - (۸) ''خدام الدین'' لاہور ، ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۷ -

(۳) وقف لازم کی نحوی و معنوی تشریح - (۹) ''خدام الدین'' لاہور ، ۱۸ اپریل ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۸ -

(۴) وقف لازم کی نحوی و معنوی تشریح - (۱۰) ''خدام الدین'' لاہور ، ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء ، ص : ۲۲ -

۷۶۸ - **خلیل احمد خان** : اختلاف رموز اوقاف - ''قومی زبان'' کراچی ، مئی ۱۹۷۹ء ص : ۳۰ -

۷۶۹ - **رشید حسن خان** : رموز اوقاف - ''اخبار اردو'' کراچی ، اگست ۱۹۸۲ء ، ص : ۱۷ -

۷۷۰ - **رشید حسن خان** : رموز اوقاف - ''اردو'' کراچی ، ۱۹۸۵ء -

۷۷۱ - **زبیر احمد** : علامات وقف - ''(مجلہ) مکتبہ'' حیدر آباد (دکن) ، اگست ۱۹۲۸ء ، ص : ۱۹ -

۷۷۲ - سر سید احمد خاں : علامات قرأت ''تہذیب الاخلاق'' علی گڑھ ، یکم رمضان ۱۲۹۱ھ ، ص : ۱۶۵ -
بہ حوالہ مقالات سرسید ج ۷ ، لاہور ، ۱۹۶۲ء ص : ۲۱۶ -

۷۷۳ - سلطان ، محمد اقبال : رموز اوقاف - ''صحیفہ'' لاہور ، ۱۹۵۹ء ، نمبر ۱۲ ، ص : ۳۷ -

۷۷۴ - غلام رسول : اوقاف - ''قومی زبان'' کراچی ، جون ۱۹۶۶ء ، ص : ۱۷ -

۷۷۵ - غلام رسول : اوقاف - ''قومی زبان'' کراچی ، جون ۱۹۷۴ء ، ص : ۱۵ -

۷۷۶ - متین ، ابوالمحاسن ، محمد محسن خاں : اشارات انجام - ''مجلہ مکتبہ'' حیدر آباد (دکن) ، مئی ۱۹۲۸ء ، ص : ۱۵ -

★ ★ ★

۱۲ - صوتیات

۷۷۷ - آسی ضیائی ، پروفیسر : اردو کا صوتی نظام ، ''سیارہ'' ، لاہور ، ۱۹۸۵ء ، (اشاعت خاص) ، ص : ۹۱ -

۷۷۸ - ابو اللیث صدیقی ، ڈاکٹر : اردو کا صوتی نظام ، ''نگار پاکستان'' کراچی ، ستمبر ۱۹۲۷ء ، ص : ۱۴ -
اردو کا صوتی نظام - مشمولہ ''ادب لسانیات'' کراچی ، ۱۹۷۰ء ، ص : ۳۶ -

۷۷۹ - ابو اللیث صدیقی ، ڈاکٹر : صوتی تغیرات ، مشمولہ ''ادب و لسانیات'' کراچی ، ۱۹۷۰ء ، ص : ۲۲۹ -
صوتی تغیرات ، ''فنون'' ، لاہور ، جولائی ۱۹۶۷ء -

۷۸۰ - افضل ملک ، محمد : آواز کے استعاراتی روپ ، ''اوراق'' ، لاہور ، مارچ ۱۹۷۳ء -

۷۸۱ - جون جی پورڈی : سندھی مخارج اصوات کی تاریخ وار داستان ، ''الولی'' حیدر آباد (سندھ) ، اپریل ۱۹۷۶ء ، ص : ۵ -

۷۸۲ - خیال بخاری ، سید اے : پشتو کی بنیادی آوازیں ، ''اردو نامہ'' ، کراچی جولائی ۱۹۶۵ء ، ص : ۳۷ -

۷۸۳ - سجاد ، ڈاکٹر سید : صوتیات ، ''سب رس'' ، کراچی ، اگست ۱۹۸۰ء ، ص : ۸۶ -

۷۸۴ - سہیل بخاری ، ڈاکٹر : اردو زبان کا صوتی آہنگ ، ''اوراق'' ، لاہور ، جلد نمبر ۱ ، شمارہ نمبر ۲ ، ۱۹۶۶ء -

۷۸۵ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : اردو زبان کی بنیادی آوازیں ، ''نقوش'' ، لاہور ، ستمبر ۱۹۶۷ ، ص : ۴۹ -

۷۸۶ - **سہیل بخاری ، ڈاکٹر** : جب اور تب کی صوتی و معنوی تاریخ ، ''قومی زبان'' ، کراچی ، یکم جون ۱۹۵۹ء ، ص : ۱ -

۷۸۷ - **شاہدہ تسنیم صدیقی** : اردو کی آوازیں ، ''اردو نامہ'' ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۶ء ، ص : ۸۲ -

۷۸۸ - **شفیع منصور** : رومن حروف کی آوازیں ، ''نقوش'' ، لاہور ، شمارہ ، ۵۱ ، ۵۲ -

۷۸۹ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو زبان کا ایک اہم صوتی رجحان ، ''اردو'' ، کراچی ، اپریل ۱۹۵۴ء ، ص : ۵۰ -

۷۹۰ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کا نظام اصوات و علامات - جدید صوتیات کی روشنی میں ، ''صحیفہ'' ، لاہور، اپریل ۱۹۶۳ء ، ص: ۹ -

۷۹۱ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کا اعرابی نظام ، ''اردو نامہ'' ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۴ء -

۷۹۲ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کی غنہ آوازیں ، ''تحریک'' ، دہلی ، اکتوبر ۱۹۶۶ء ، ص : ۱۳ -

۷۹۳ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کی مایہ ناز آوازیں ، ''نقوش'' ، لاہور ، شمارہ نمبر ۹۸ ، ۱۹۶۳ء -

۷۹۴ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کی مستعار آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، اپریل ۱۹۶۷ء ، ص : ۱۱ -

۷۹۵ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو کے صوتیے - ''اردو نامہ'' کراچی ، جنوری ۱۹۶۴ء -

۷۹۶ - **شوکت سبزواری، ڈاکٹر** : اردو صوتیے - مشمولہ ''اردو لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶۶ء ، ص : ۷۹ -

۷۹۷ - **شوکت سبزواری، ڈاکٹر** : غنہ آوازیں - مشمولہ ''اردو لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶۶ء ، ص : ۱۱۲ -

۷۹۸ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : نظام اصوات و علامات - مشمولہ ''اردو لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶۶ء ، ص : ۵۱ -

۷۹۹ - **شوکت سبزواری، ڈاکٹر** : ہائیہ آوازیں - مشمولہ ''اردو لسانیات'' کراچی ، ۱۹۶۶ء ، ص : ۹۸ -

۸۰۰ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو مصوتے اور ان کی صفات - ''اردو نامہ'' کراچی ، جنوری ۱۹۶۷ء ، ص : ۵۴ -

۸۰۱ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : اردو نظام اصوات و علامات - جدید صوتیات کی روشنی میں - ''صحیفہ'' لاہور ، اپریل ۱۹۶۳ء ، ص : ۹ -

۸۰۲ - **شوکت سبزواری ، ڈاکٹر** : دو قدیم ہند آریائی مصوتے - ''صحیفہ'' لاہور ، اکتوبر ۱۹۶۸ء ، ص : ۱۷۰ -

۸۰۳ - **شیفر ، آر مرے** : جدید صوتیات کی دریافت - ''پیامی'' کراچی ، فروری ۱۹۷۹ء ، ص : ۴ -

۸۰۴ - **عابد ، سید عابد علی** : حروف تہجی کی غنائی اہمیت - ''الزبیر'' بہاول پور ۱۹۷۴ء ، نمبر ۲ ، ص : ۲۵ -

۸۰۵ - **عابدی ، پروفیسر سید وزیرالحسن** : ایرانی صوتیات - ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ، مئی ۱۹۵۴ء ، ص : ۱ -

۸۰۶ - **عبدالستار دلوی ، ڈاکٹر** : اردو آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، جنوری ۱۹۲۸ء ، ص : ۳۴ -

۸۰۷ - **علی نواز جعفری** : اردو صوتیے اور ان کی تحریری صورتیں - ''نگار پاکستان'' مئی ۱۹۶۷ء ، ص : ۱۹ -

۸۰۸ - **غلام مصطفی خاں ، ڈاکٹر** : صوتیات میں قرانی تجوید کی اہمیت - ''صریر خامہ'' حیدر آباد (سندھ) ، ۱۹۶۵ء ، ص : ۱۲ -

۸۰۹ - **گراہم بیلی ، ڈاکٹر ٹی (مترجم چوہدری محمد نعیم)** : اردو اور ہندی کا تلفظ - ''اردو ادب'' علی گڑھ ، دسمبر ۱۹۵۶ء ، ص : ۹۰ -

۸۱۰ - **گیان چند** : اردو کی آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، ۱۶ اپریل تا جون ۱۹۶۴ء ، ص : ۷ -

۸۱۱ - **محمد نعیم چوہدری** : اردو کے کوزی مصوتے - ''اردو ادب'' علی گڑھ ، جون ۱۹۵۷ء ، ص : ۳۱ -

۸۱۲ - **مسعود حسین ، ڈاکٹر** : اردو حروف تہجی کی صوتیاتی ترتیب - ''ہمایوں'' لاہور ، اگست ۱۹۵۴ء ، ص : ۴۵۴ -

۸۱۳ - **مسعود حسین خاں ، ڈاکٹر** : اردو صوتیات کا خاکہ - مشمولہ ''اردو میں لسانیاتی تحقیق'' مرتبہ ڈاکٹر عبدالستار مولوی بمبئی ۱۹۷۱ء -

۸۱۴ - **نارنگ ، ڈاکٹر گوپی چند** : اردو کی آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، جولائی ۱۹۶۲ء ، ص : ۴۶ -

۸۱۵ - **نارنگ ، ڈاکٹر گوپی چند** : اردو کی بنیادی اور ذیلی آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، اکتوبر ۱۹۶۳ء -

۸۱۶ - **نارنگ ، ڈاکٹر گوپی چند** : اردو کی آوازیں - ''اردو نامہ'' کراچی ، ستمبر ۱۹۶۶ء -

۸۱۷ - **نارنگ ، ڈاکٹر گوپی چند** : اردو میں صوتیاتی اصطلاحیں - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، ۸ جولائی ۱۹۶۲ء -

۸۱۸ - **نیر اقبال** : صوتی آلات - ''ہماری زبان'' علی گڑھ ، اکتوبر ۱۹۶۷ء ، ص : ۳ -

۸۱۹ - **واٹ ، ہیرارسٹ** : آواز کا نفسیاتی تجزیہ - ''ہمامی'' کراچی ، فروری ۱۹۵۱ء ، ص : ۲۰ -

۱۳ - علم ہجا

۸۲۰ - **اصغر ، عبدالغنی** : اردو اور اس کی ابجد - ''ادبی دنیا'' لاہور ، جون ۱۹۳۲ء ، ص : ۳۷۲ -

۸۲۱ - **التماص صابر مارہروی** : اردو حروف تہجی میں ہمزہ - ''امکان'' (مہا راشٹر اردو اکیڈیمی کا سہ ماہی مجلہ) ، ۱۹۸۵ء -

۸۲۲ - **جلال الدین احمد جعفری** : علم ہجا کے بیان میں مشمولہ ''اساس اردو'' الہ آباد ، ص : ۱ تا ۱۱ -

۸۲۳ - **حقی ، شان الحق** : حرف ''الف'' کی تشریح - ''ماہ نو'' کراچی ، مئی ۱۹۶۰ء -

۸۲۴ - **سرخوش ، شیر احمد** : قواعد زبان اردو پر ایک نظر - ''ادبی دنیا'' لاہور ، نومبر ۱۹۳۹ء ، ص : ۴۵ -

۸۲۵ - **سہیل بخاری** : ہمزہ - ''اوراق'' لاہور ، ۱۹۸۵ء نمبر ۹ ، ص : ۱۶۲ -

۸۲۶ - **عبدالحق ، مولوی** : (۱) ہجا - مشمولہ ''قواعد اردو'' لکھنؤ ، ۱۹۱۴ء ، ص : ۲ - (۲) ہجا - مشمولہ ''قواعد اردو'' اورنگ آباد ، ۱۹۳۶ء ، ص : ۴ -

۸۲۷ - **عبدالعزیز ، میر** : عربی حروف تہجی - ''انصاف'' راولپنڈی ، ۱۱ مئی ۱۹۸۳ء : ص : ۶ -

۸۲۸ - **غضنفر ، پروفیسر حبیب اللہ** : تواریخ ابجد - ''انجمن'' کراچی ، اپریل ۱۹۷۳ء ، ص : ۱۳ -

۸۲۹ - کیفی پنڈت ، برجموہن ڈتاتریہ : حروف تہجی ۔ مشمولہ ''کیفیہ'' کراچی ، ۱۹۷۰ء : ص : ٦۰ ۔

۸۳۰ - متین فکری حیدرآبادی : اردو میں علم ہجا ۔ ''ساقی'' کراچی ، فروری ۱۹٦۳ء ۔

* * *

۱۴ - مختصر نویسی

۸۳۱ - **اختر حسن** : اردو مختصر نویسی کی تاریخ - ''اردو نامہ'' کراچی، جنوری ۱۹۶۳ء، ص : ۵۴ -

۸۳۲ - **امان علی نقوی، سید** : مختصر نویسی کی تاریخ - ''قومی زبان'' کراچی، جنوری ۱۹۱۸ء، ص : ۳۳ -

۸۳۳ - **سرسید احمد خاں** : السامیا یعنی شارٹ ہینڈ رائیٹنگ - بہ حوالہ انتخاب - ''علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ'' لکھنؤ، ۱۹۸۲ء، ص : ۴۰ تا ص : ۴۲ -

۸۳۴ - **ولی اللہ خاں** : اردو زود نویسی - ''اردو نامہ'' لاہور، فروری ۱۹۸۲ء، ص : ۱۰ -

۸۳۵ - **محمد اقبال** : اردو مختصر نویسی - ''اردو نامہ'' لاہور، اکتوبر ۱۹۸۲ء، ص : ۱۵ -

۸۳۶ - ——— : اردو مختصر نویسی کا ارتقا - ''اردو نامہ'' لاہور، نومبر ۱۹۸۲ء، ص : ۱۲ -

* * *

۱۵ - نسخ و نستعلیق

۸۳۷ - **ارشاد صدیق** : خط نسخ ترق معکوس نہیں - ''امروز'' لاہور -
۲۸ اپریل ۱۹۷۸ء -

۸۳۸ - **جمیل احمد مرزا** : نوری نستعلیق - ''رفتار'' کراچی ، جنوری
۱۹۸۳ء - - ص : ۲۷ -

۸۳۹ - **حبیب اللہ رشدی ، محمد** : اردو نستعلیق کا ارتقا - ''قومی زبان''
کراچی ، جون ۱۹۷۰ء ، ص : ۳۱ -

۸۴۰ - **خلوت ، محی الدین** : ان سے قائم ہے روایت خط نستعلیق کی -
''امروز'' لاہور ، ٦ جون ۱۹٦۴ء -

۸۴۱ - **رفیق بیگ ، مرزا** : نستعلیق ٹائپ - ''اردو'' اورنگ آباد ،
جنوری ۱۹۲۹ء ، ص : ٦٤ -

۸۴۲ - **صابر سنبھلی** : اردو نستعلیق ٹائپ میں - ''ہماری زبان'' دہلی -
۸ جون ۱۹۸۵ء ، ص : ۸ -

۸۴۳ - —— : نستعلیق کی بے کار بحث - ''فروزاں'' لاہور -
جنوری ۱۹۸۲ء ، ص : ۵۲ -

۸۴۴ - **عرشی ، مولانا امتیاز علی خاں** : نستعلیق - ''اخبار اردو'' اسلام آباد
جنوری ۱۹۸۵ء ، ص : ۳۱ -

۸۴۵ - **عرشی ، مولانا** : نستعلیق کیا ہے ؟ ''فاران'' کراچی ، جنوری
۱۹۸۱ء - ص : ۵۳ :

۸۸۶ ۔ عظمت عزمی : قومی ترقی میں نوری نستعلیق کا کردار ۔ ''رفتار''
کراچی ، جنوری ۱۹۸۳ء ، ص : ۳۹ ۔

۸۸۷ ۔ فضل اللہ زبیری : خط نسخ اور اس کی تاریخ ۔ ''الزبیر''
بہاول پور ، ستمبر ۱۹۶۸ء ، ص : ۲۸ ۔

۸۸۸ ۔ محمد جلیل ، سید : نستعلیق میں ٹائپ کا مسئلہ ۔ ''ہماری زبان''
دہلی ، ۸ مئی ۱۹۸۵ء ، ص : ۱ ۔

★ ★ ★

۱۶ - ہندسے

۸۴۹ - **رضی الدین صدیقی ، ڈاکٹر** : اردو ہندسے اور علوم ریاضی کی علامتیں ۔ ''اخبار اردو'' کراچی ، ستمبر ۱۹۸۱ء ، ص : ۷ -

۸۵۰ - **زاو ، نصیر احمد** : اردو رسم الخط اور تحریر و اعداد ۔ ''اردو'' کراچی ، جنوری ۱۹۵۴ء ، ص : ۱۱۴ -

۸۵۱ - **علی ، محی الدین** : اردو ہندسے ۔ ''ملاپ'' حیدرآباد (دکن) ، ۱۸ جولائی ۱۹۶۴ء -

* * *

ضمیمہ

اردو املا، چند معروضات

اردو املا میں ارتقا کے مطالعے کے لیے تو استاذی المکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کا مقالہ ''اردو املا کی تاریخ'' کا مطالعہ کرنا چاہیے - یہاں بعض خیالات کے اظہار کے لیے ماضی قریب کی تاریخ میں بعض کوششوں پر نظر ڈال لینا پیش نظر مقصد کے لیے کفالت کرتا ہے -

اردو میں انشا (۱۷۶۰ء - ۱۸۱۸ء) کے بعد اردو املائی شعور کا پتا کسی کے ہاں چلتا ہے، تو وہ مرزا غالب (۱۷۹۷ء - ۱۸۶۹ء) ہیں - غالب نے اس کا بڑا اہتمام کیا ہے - انھوں نے اپنے پچاسوں خطوں میں اپنے شاگردوں کو ہزارہا الفاظ کے بارے میں ہدایت کی ہے کہ انھیں کس طرح لکھا جائے - ان کے خطوط میں جو ان کی اردو انشا کا سب سے بڑا ذخیرہ ہیں، ایک جامع اور مرتب نظامِ املا کا پتا چلتا ہے - اگرچہ بعض الفاظ کا املا ان کے ہاں بھی عدمِ یک سانیت کا شکار ہے - لیکن قدیم روایت کے ترک اور ایک نئی روش کے اختیار کے اہتمام میں آسے بعض سہو قلم اور بے خیالی کا عمل بہ آسانی قرار دیا جا سکتا ہے - ان کے بعض مختارات کو اہلِ علم نے قطعی طور پر قبول کرنے سے انکار بھی کر دیا، مثلاً فارسی میں ذال کے وجود کا مسئلہ - لیکن اس کا تعلق املا سے زیادہ ''تحقیق لغات'' سے ہے -

مولانا عرشی رام پوری نے املاے غالب کے موضوع پر جامعیت کے ساتھ اظہارِ خیال کیا ہے اور اصول و مبادی کو مرتب کر دیا ہے - اب اگر ''تاریخ علم املا کی روشنی میں املاے غالب کی رہنمائی'' کے موضوع پر کوئی کام کرنا چاہے، تو ایک نہایت مفید تالیف وجود میں آ سکتی ہے - اس سلسلے میں دوسرے نام عبدالستار صدیقی ؛ باباے اردو مولوی عبدالحق، مولانا احسن مارہروی، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں .

رشید حسن خاں ، ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ، ڈاکٹر گیان چند ، ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے نام آتے ہیں ۔ موصوفِ آخرالذکر کی جو چیزیں اور جس دور کی خاکسار راقم کی نظر سے گزری ہیں ، ان کی موجودگی میں کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں پچھلے تیس پینتیس برسوں میں ان کی کوئی صبح یا شام ایسی نہیں گزری جب ان کے ذہن نے املا کے مسائل پر سوچنے میں اور نظر نے خوب سے خوب تر کی جستجو میں کوتاہی کی ہو -

آج جب کہ املا کی اصلاح اور معیار بندی کی لیلائے مقصود کی تلاش میں ہم نے جہد و سعی کا ایک نیا سفر شروع کیا ہے ، اس حقیقت کو فراموش نہ کر دینا چاہیے کہ یہ ہرگز ضروری نہیں کہ کوئی حسن سب کو یک ساں پسندیدہ ہو اور کسی محبوب کے شمائل و خصائل سب کے دلوں کو یک ساں موہ لیں ۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ انشا کے اصول املا سے عام طور پر اتفاق کے باوجود ، ان کی اصلاحات کو عام مقبولیت حاصل نہیں ہوسکی ۔ وہ اردو املا کی تاریخ کے شعوری سفر کا نقطہ آغاز ہے اور بس ! غالب کی اصلاحات پر بھی رد و کد کا سلسلہ شروع ہوا اور اب تک جاری ہے ، عبدالستار صدیقی کی مجوزہ اصلاحات کو بھی از الف تا ے قبول نہیں کر لیا گیا ۔ املا کے موضوع پر رشید حسن خاں کی تالیف سے زیادہ جامع کتاب سے اردو زبان کا دامن اب تک خالی تھا ، لیکن مولوی حفیظ الرحمٰن واصف نے اسے سخت تنقید کا نشانہ بنایا ، ابو محمد سحر ان کے تعاقب میں دور تک نکل گئے ، ان کے خلاف ہا و ہو میں دوسرے حضرات نے بھی بہ قدرِ ظرف حصہ لیا ، واصف صاحب نے سحر صاحب کے ساتھ بھی کسی قسم کی رعایت نہیں کی ۔ ترقی اردو بورڈ (ہند) نے جو املا کمیٹی کی سفارشات نہایت غور و فکر کے بعد پیش کی تھیں (املا نامہ ، مرتبہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ) جنھیں بلاشبہ جامع اور متوازن قرار دیا جا سکتا ہے ۔ ڈاکٹر گیان چند کو ان تمام سفارشات سے اتفاق نہیں ۔ ان کی تنقید اور اختلاف ہمارے سامنے ہے - ان سفارشات کے بارے میں پروفیسر گیان چند لکھتے ہیں :

''یہ سفارشات الفاظ کے املا کے لیے سنگ میل کی طرح رہنمائی کرتی ہیں لیکن غور کرنے پر ان سب سے اتفاق نہیں ہو سکتا۔

قاضی عبدالودود نے مجھ سے ایک بات چیت میں کہا کہ جو لوگ ان مسائل پر نہیں سوچتے ، ان کے لیے ہر مسئلہ غیر اہم ہے ، جو سوچتے ہیں ، ان میں سے کوئی دو کسی ایک روش پر اتفاق نہیں کر سکتے ۔'' (چٹان ، لاہور ، ۳ فروری ۱۹۷۵ء)

اگر کسی صاحب کے ذہن میں یہ ہو کہ اس سلسلے میں جو فیصلہ کیا جائے گا ، اُس سے سب اتفاق کر لیں گے اور اس پر فوراً عمل درآمد شروع ہو جائے گا تو حقیقت کی دنیا میں اس کی کوئی نسبت نہیں ، یہ محض ایک خوش فہمی ہوگی ۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ اختلاف کیا جائے گا ، اس میں ناکامی کا خطرہ ہے ، اسے ترک نہیں کر دیا جا سکتا ۔ اردو املا کی اصلاح اور اس کی معیار بندی کا معاملہ اتنا اہم ہے کہ اس میں اختلاف اور ناکامی دونوں کا خطرہ مول لینا ہے اور اس کا طریقہ صرف یہی ہے کہ اس بارے میں سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کیا جائے اور اس پر عمل کا آغاز کر دیا جائے ۔

اس سلسلے میں کسی مثال کی ضرورت نہیں یہ بات ابھی کل کی معلوم ہوتی ہے کہ مقتدرہ قومی زبان کا نام کسی کے حلق سے بھی نیچے نہ اترتا تھا ، اس لفظ پر ، اس کے معنی پر ، اس کی ترکیب پر ، اس لفظ کی ثقالت پر کیا کچھ نہیں کہا گیا اور نام کو بدلنے کے لیے کیا کچھ سعی نہ کی گئی ، لیکن آج ہم سن رہے ہیں کہ پورے پاکستان بل کہ براعظم پاک و ہند میں مقتدرہ ہی کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے ۔ علم ، ادب ، صحافت کے تمام حلقوں میں مقتدرہ کا نام ہر کسی کے وردِ زبان ہے ۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مقتدرہ کے لفظ کو ذہنوں نے قبول کر لیا ہے ، زبانیں اُس کے ورد سے آشنا ہو گئیں ، اب اس میں نہ ثقالت ہے ، نہ اس کی ترکیب میں عیب رہا اور نہ اس کے معنی میں کوئی نقص پایا جاتا ہے اور نہ اس لفظ کی اجنبیت کا کسی کو گمان ہوتا ہے ۔ آج اس لفظ کو قبولِ عام کی سند حاصل ہے ۔

اس تجربے کی روشنی کو رہنما بنانا چاہیے اور جان لینا چاہیے کہ مسئلہ ہے اردو کے نفاذ کا ، اس کے راستے کی مشکلات دور کرنے کا اور ممکن حد تک آسانیاں فراہم کرنے کا ۔ اس کے لیے املا کے ضروری قاعدے

بنانے ہیں ، اسلا میں یک سانیت پیدا کرنی ہے اور معیار کی تلاش بھی مقصود ہے ۔ لیکن یہ قاعدے ، یک سانیت اور معیار ایسی چیز نہیں جیسے بازار سے خرید لیا جا سکے ۔ ہاں ! ایک بہترین طریقہ اور لائحہ عمل ضرور ایسا جادو اثر ہو سکتا ہے کہ ذہن رفتہ رفتہ مقتدرہ کی رہنمائی کو قبول کر لیں ۔ ہمیں اس کے لیے کوشش کرنی چاہیے ۔

* * *

املا اور رسم الخط

املا اور رسمِ الخط دو الگ الگ چیزیں ہیں ۔ دونوں کے دائرے جدا جدا ہیں لیکن دونوں کا قریبی تعلق اور گہرا رشتہ بھی ہے ۔ اس لیے جہاں املا کی بحث آتی ہے ۔ جا و بے جا رسم الخط کا ذکر بھی ضرور آ جاتا ہے ۔ کئی حضرات نے ، جنھوں نے اردو کے مسائل پر قلم اٹھایا ہے ، رسم الخط کے مسائل سے خلطِ مبحث کر دیا ہے ، اس لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کے حدود متعین کر دیے جائیں ۔ استاذی المکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے املا کی تعریف کے ساتھ رسم الخط سے اس کے امتیاز کو بھی واضح کر دیا ہے ، ڈاکٹر صاحب موصوف فرماتے ہیں :

''املا دراصل لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کے استعمال کا نام ہے اور جو طریقہ ان حرفوں کے لکھنے کے لیے اختیار کیا جاتا ہے ، وہ رسم الخط کہلاتا ہے ۔ تقریباً یہی مفہوم انشاء اللہ خاں انشا اور غالب کے یہاں پایا جاتا ہے ۔'' (نقوش علمی ، ص ۱۰۵)

رشید حسن خاں نے املا اور رسم الخط کے دائرۂ بحث کے سلسلے میں تمام محققین کے افکار کا لبِ لباب پیش کر دیا ہے ، وہ لکھتے ہیں :

''املا کی تعریف اس طرح کی ہے ، املا دراصل لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کے سر تال کے استعمال کا نام ہے اور جو طریقہ ان حرفوں کو لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ، وہ رسم الخط کہلاتا ہے ۔'' اس بات کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ''کسی زبان کو لکھنے کی رائج معیاری صورت'' کا نام رسم الخط ہے اور رسمِ خط کے مطابق صحت کے ساتھ لکھنے کا نام املا ہے ۔ کسی لفظ کو کن حروف سے مرکب ہونا چاہیے ، یا لفظ میں ان کی ترتیب کیا

ہونا چاہیے ؛ یہ مسئلہ رسمِ خط کا نہیں یا مثلاً یہ بات کہ کون سے حروفِ تہجی ختم کر دیے جائیں یا کسی خاص آواز کے لیے کسی نئی علامت کا اضافہ کیا جائے ؛ یہ بھی املا کے متعلقات ہیں۔ فرض کر لیجیے ، آپ نے اردو کے حروفِ تہجی میں سے آٹھ حرف نکال دیے یا پانچ نئے حرفوں کا یا چار نئی علامتوں کا اضافہ کر دیا ؛ مگر اس سے رسمِ خط کی صورت تو نہیں بدلی ! خلطِ مبحث سے ہم لوگوں کو جو تعلق خاطر ہے ، اس کے نتیجے میں بہت سی بحثیں ایسی ہوئیں جو دراصل املا کے مسائل سے تعلق رکھتی تھیں ، مگر رسمِ خط کے عنوان سے شروع ہوئیں اور کبھی اس کے برعکس بھی ہوا ؛ اس غلط پسندی نے بھی املا کے مسائل کی واقعی اہمیت کو نمایاں نہیں ہونے دیا ۔"

املا اور رسم الخط کے تعلق کو خان صاحب نے ''پھول اور خوشبو'' کی مثال میں واضح کیا ہے ، وہ لکھتے ہیں :

''املا اور رسمِ خط میں وہی نسبت ہے جو پھول میں اور اس کے رنگ اور خوش بو میں ہوتی ہے ۔ پھول نہ ہو تو نہ رنگ کا وجود متعین ہو پائے گا ، نہ خوش بو کو ٹھکانا ملے گا ۔'' (اردو کیسے لکھیں ، ص : ۱۱)

اردو املا میں مختلف اسباب کی بنا پر غلط افکار نے راہ پا لی ہے ۔ اس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ۔ کئی حضرات نے تاریخِ املا کے اس المیے پر بحث کی ہے ، لیکن اس وقت ہمارے سامنے مسئلہ کسی نئے املا کی ایجاد کا نہیں ، اس لیے کہ جب تک کسی زبان کا رسم الخط ہی نہ بدل دیا جائے ، اصول و معیارِ املا میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی ۔ در حقیقت اس وقت مسئلہ ہمارے سامنے املا میں اصلاح اور ایسے قاعدوں کی تالیف کا ہے ، جن کو سامنے رکھ کر ایک عام پڑھا لکھا شخص بھی اپنے املا کی غلطیوں پر متنبہ ہو کر ، ان کی اصلاح کر لے اور آیندہ وہ زبان کے عام الفاظ کے املا کی غلطی میں مبتلا نہ ہو ۔ البتہ اصلاح کے بعد ایک مسئلہ املا کے معیار کا آتا ہے ۔ اس سلسلے میں رشید حسن خاں لکھتے ہیں :

''بہت سے الفاظ ایسے ہیں جن کی ایک سے زیادہ صورتیں لغات میں ملتی ہیں اور یہ صراحت نہیں ملتی کہ ان میں سے اب مرجع صورت کون سی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ایسے الفاظ کا اس لحاظ سے جائزہ نہیں لیا جا سکے گا۔ اسی ذیل میں دبستانی اختلاف بھی آتے ہیں، جیسے اہل دہلی ''مصالح'' لکھا کرتے ہیں اور لکھنؤ کے لغت نگاروں نے اس لفظ کا املا ''مسالا'' مانا ہے۔ ان سب صورتوں میں سے کسی صورت کو غلط تو کہا نہیں جا سکتا، یہ غلط اور صحیح املا کا نہیں، مگر دبستانی اختلاف (رہا) سے قطعِ نظر کر کے یہ فیصلہ کرنا ہی ہوگا کہ کسی لفظ کی دو یا دو سے زیادہ صورتوں میں سے اب کس صورت کو مرجح قرار دیا جائے۔ (یہ پھر کہہ دیا جائے کہ یہ مسئلہ غلطی اور صحت کا نہیں) ایسے الفاظ کے سلسلے میں ترجیح کا تعین ضروری ہے، کیوں کہ اس ترجیح کے بغیر نصابی کتابوں میں املائی یک سانیت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس ترجیحی عمل کو بھی صحتِ املا کی ایک دوسری صورت قرار دیا جانا چاہیے۔'' (رسالہ اردو، کراچی، ۱۹۸۳ء شمارہ ۴، ص: ۱۱۷)

* * *

املا اور تلفظ

املا کے ساتھ تلفظ کی بحث چپ کے سے اس طرح شامل ہو جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے ، دونوں ایک ہی چیز ہیں - اس کے ساتھ اگر ہجا یا ہجے کو بھی شریک کر لیا جائے ، تو مناسب ہوگا - پہلے لسانیات کی ان تینوں اصطلاحوں کو الگ الگ سمجھ لینا ضروری ہے -

لغت میں املا کی تعریف یہ کی گئی ہے :

املا ، رسم الخط کے موافق لکھنا -

عالم وحشت میں جب لکھا کوئی قصہ فراق
ربط بگڑا میری انشا کا ، غلط املا ہوا (تسلیم)
(نوراللغات)

رسم الخط کے مطابق لکھنا

املا بھی سب غلط تھا اور انشا بھی تھا غلط
جو کچھ کہ قول نامہ میں اس نے لکھا غلط (محبت)
(اردو لغت)

رسم ِ خط کے موافق صحت سے لکھنا (فرہنگ آصفیہ)

نوشتن ترکیب ِ حروف موافق قاعدہ (غیاث اللغات)

تلفظ : لفظ کا منہ سے ادا کرنا (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

زبان سے لفظ نکالنا (بیان اللسان)

لفظ کہنا ، بولنا (فیروز اللغات ، فارسی)

ہجا : حروف کا اعراب سے ظاہر کرنا (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

حروف تہجی کو اعراب سے ظاہر کرنا (فیروزاللغات ، فارسی)

باعراب ادا کردن حروف را (غیاث اللغات)

انگریزی زبان میں املا کے لیے Orthography ، تلفظ کے لیے Pronunciation اور ہجا کے لیے Spelling کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مذکورۃ الصدر تعریفات اور ان کے متبادلات سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ ان تینوں اصطلاحوں کے دائرے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔ جب ہم املا کا لفظ لکھتے یا بولتے ہیں تو تلفظ اور ہجے اس کے دائرۂ بحث سے خارج ہو جاتے ہیں۔

اس کی تھوڑی سی تفصیل اگر ذہن میں رہے تو بہتر ہوگا۔

ہو سکتا ہے ایک شخص املا غلط لکھتے ہوئے بھی تلفظ درست کرلے اور عین ممکن ہے کہ دوسرا شخص تلفظ درست نہ کر سکے۔ لیکن اس کا قلم اس کے صحیح املا سے آشنا ہو ، لیکن اس کے باوجود کہ املا و تلفظ ، دونوں لفظوں کی دنیائیں الگ الگ ہیں دونوں میں قریبی تعلق ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی حالت سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ عام طور پر جو الفاظ ہمارے استعمال میں آتے رہتے ہیں ان کی غلطیاں تو ہم املا اور تلفظ دونوں میں محسوس کر لیتے ہیں۔ البتہ نئے الفاظ جو ہمارے سامنے پہلی بار آتے ہیں خاص طور پر دوسری زبانوں کے الفاظ ، اگر ان کا املا درست نہ ہو تو تلفظ درست نہیں ہو سکتا اور اگر زبان سے صحیح ادا نہ کیے جائیں ، یعنی ان کا تلفظ درست نہ ہو تو اس لفظ کا املا کسی صورت بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ املا اور تلفظ میں کتنا قریبی تعلق ہے۔ یہیں پر اس بات کا فیصلہ بھی ہو جاتا ہے کہ کسی لفظ کے املا اور اس کے ہجے میں کتنا قریبی تعلق ہے ، لیکن اصلاً تلفظ اور ہجے املا کے دائرے سے باہر ہیں۔

* * *

اردو املا اور نقطے

اردو رسم الخط کی خوبیوں سے ایک خوبی یہ ہے کہ وہ تھوڑی جگہ میں زیادہ لفظوں کو سمیٹ لیتا ہے۔ اس سے وقت اور محنت بھی بچتی ہے اور کاغذ بھی کم استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس لیے ممکن ہوا کہ حرف اپنی مکمل صورتوں اور پوری پوری شکلوں میں استعمال نہیں ہوتے بلکہ حرف چھوٹے چھوٹے شوشوں اور دندانوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور بڑے دائرے اور طویل خط یا تو ختم ہو جاتے ہیں یا مختصر ہو کر صرف علامت کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ چوں کہ شروع اور درمیان میں مختلف گروپوں کے حروفوں کی شکلیں یکساں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ب پ ت ٹ ث ن کسی لفظ کے شروع اور درمیان میں حرف ایک دندانے کی شکل میں نمایاں ہوتے ہیں اور اسی طرح ج چ ح خ اور س ش وغیرہ صرف ان کے نقطے ان کی شناخت بنتے ہیں، اس لیے املا و تحریر میں ان کے لفظوں کے استعمال کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ رشید حسن خاں لکھتے ہیں:

اگر نقطے صحیح طور پر نہ رکھے جائیں یا صحیح جگہ پر نہ ہوں، ... تو کوئی شخص غلطی سے لفظ کو صحیح پڑھ لے، تو پڑھ لے، ورنہ عام طور پر اس لفظ کو غلط ہی پڑھا جائے گا غلط پڑھا گیا تو معنی بدل جائیں گے، یا چوپٹ ہو جائیں گے۔ جیسے: ایک لفظ ہے نبی (ن ب ی) اس میں ن اور ب کے نقطے ذرا ادھر ادھر ہو جائیں تو یہ آسانی کے ساتھ بنی (ب ن ی) بن سکتا ہے یا جیسے؛ ایک لفظ ہے رجحان (ر ج ح ا ن) اس کو بہ آسانی رحجان (ر ح ج ا ن) پڑھا جا سکتا ہے"۔ (اردو کیسے لکھی جائے، ص: ۱۲)۔

فاضل مولف نے تو رجحان کو رحجان پڑھے جانے کا امکان ظاہر کیا ہے، لیکن میں نے رحجان بعض حضرات کو بولتے سنا ہے۔ اسی

طرح نعت اور لغت دو لفظ ہیں اور نقطے کی ذرا سی بے احتیاطی سے ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔

نقطوں کے صحیح استعمال کی اہمیت دوسری زبانوں کے الفاظ کے املا میں اور بڑھ جاتی ہے۔ اپنی زبان کا لفظ اگر غلط ادا ہو تو جملے کا سیاق و سباق اس کے صحیح تلفظ کی طرف رہنمائی کردیتا ہے، لیکن دوسری زبانوں کے الفاظ جو نامانوس اور اجنبی ہوتے ہیں، اگر ان کے املا میں نقطوں کے استعمال میں احتیاط نہ برتی جائے، تو غلط خوانی اور غلط نویسی کی روایت پڑ سکتی ہے اور اصلاح کی راہ دور اور دشوار ہو سکتی ہے۔

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ نقطے چونکہ الگ اپنی کوئی حیثیت نہیں رکھتے، وہ حرفوں کے وجود کا حصہ اور ان کے تشخص کی علامت ہیں اور حروف و الفاظ املا کا موضوع ہے۔ اس لیے نقطے اس دائرے سے الگ تو نہیں، لیکن فی نفسہ وہ املا کا موضوع نہیں۔

★ ★ ★

نسخ و نستعلیق

الفاظ کی صورت نویسی کا تعلق املا سے ہے۔ اس صورت نویسی کے لیے مستعمل روشِ خط کو بنیاد مانا جائے گا۔ چوں کہ اردو میں تحریر کی حد تک خطِ نستعلیق کا چلن عام ہے، اس لیے حرفوں اور لفظوں کی صورت نگاری کے لیے اس خط کو بنیاد بنایا جائے گا اور اس کے ضابطوں کی پابندی کی جائے گی۔ مفرد حرفوں کی صورت، ان کے جوڑ بند، کشش، دامن، دائرے، شوشے وغیرہ: سب کے لیے خطِ نستعلیق کے قاعدوں کو اور اس کی سرمشق کو پیشِ نظر رکھا جائے گا۔

اس سلسلے میں کچھ وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اردو میں خطِ نسخ، خطِ شکستہ اور خطِ نستعلیق، ان تینوں خطوں کی حیثیت متعارف خطوں کی ہے، لیکن کچھ فرق کے ساتھ۔ خطِ شکستہ پرانے دفتروں کی یادگار ہے۔ اس کی تشکیل بھی دفتری ضرورتوں نے کی، جہاں نستعلیق کی نوک پلک سنوارنے کی فرصت کم ملتی تھی اور نسخ کی زیرِ طلب روش کے لیے بھی گنجائش کم سے کم تھی۔ اب اس کا چلن محدود ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ عام طور پر عبارت اس طرح لکھی جاتی ہے کہ اصل روش تو نستعلیق کی ہوتی ہے، ہاں کبھی کبھی بعض کششیں خطِ شکستہ کی بھی شامل ہو جاتی ہیں''۔ (رشید حسن خاں)

اس کا مطلب یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ ایک بے ضابطہ خط ہے۔ خطِ شکستہ بھی تحریر کی ایک مستقل روش ہے۔ اس کے اپنے قاعدے اور لفظوں کی تحریر کے ضابطے ہیں۔ تقریباً چالیس، پینتالیس سال قبل تک مدرسوں اور مکتبوں میں اس خط کی باقاعدہ مشق کرائی جاتی تھی۔ اس خط میں بھی متعدد روشیں تھیں اور ہر روش کے اپنے خصائص تھے، ہر روش کی مشق و تحریر کے جدا جدا ضابطے تھے۔ اب خط شکستہ کا رواج بالکل اٹھ گیا ہے۔ عام طور پر مراسلت اور تصنیف و تسوید میں

بھی نستعلیق ہی کو اختیار کیا جاتا ہے۔ البتہ قدیم طریقۂ تعلیم کے فارغ و مستفید بعض بزرگ ابھی ایسے ہیں جن کی تحریریں خطِ شکستہ کا بہترین نمونہ پیش کرتی اور گذشتہ دورِ تعلیم کی یاد دلاتی ہیں۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ قومی زبان کے اجرا و نفاذ کے بعد اس کی ضرورت پھر پڑ سکتی ہے۔ اس لیے مقتدرہ کو اس جانب بھی توجہ کرنی چاہیے اور اس کے لیے نہ صرف کوئی ایک کتاب بل کہ مشق کے لیے پورا ایک سلسلۂ نصاب مرتب کر دینا چاہیے۔

''کتابت میں مکمل طور پر خط نستعلیق سے کام لیا جاتا ہے۔ خط نسخ کا تعلق اب ٹائپ رائٹر سے یا طباعت کے ایک طریق سے یا کسی حد تک عام تحریر وکتابت میں جہاں عربی عبارات یا قرآن کی آیات آ جائیں۔ خط نسخ ہو یا خط شکستہ عام تحریر سے ان کا تعلق بہت دور کا ہے۔ بچہ شروع میں جب لکھنا سیکھتا ہے تو اُسے صرف نستعلیق کی روش سکھائی جاتی ہے۔ اس لیے ابتدائی اور بنیادی اہمیت اسی خط کی ہے۔ طالب علم کا ٹائپ سے سابقہ ذرا بعدکو پڑتا ہے اور اردو نویس کےقلم کا اس سے سابقہ کبھی نہیں پڑتا، صرف نظروں کی رسائی کی حد تک اس سے تعلق رہتا ہے۔ شروع میں جب بچے کو لکھنا سکھایا جاتا ہے؛ یعنی وہ صحیح اور حقیقی وقت جب وہ املا سیکھتا ہے تو اُس وقت صرف نستعلیق کی روش اُس کو سکھائی جاتی ہے اور خیال یہ ہے کہ آیندہ بھی یہی صورت رہے گی۔ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ نسخ اور نستعلیق میں ترتیبِ حروف کا فرق نہیں ہوتا۔ چوں کہ یہ دو مختلف روشیں ہیں، اس لیے حرفوں کے جوڑ میں اور ان کی صورت میں کچھ فرق پیدا ہو جاتا ہے، مگر یہ فرق ایسا ہوتا ہے کہ نگاہیں جلد ہی اس سے مانوس ہو جاتی ہیں۔ قلم برابر نستعلیق کی روش پر چلتا رہتا ہے اور نظر بے تکلف نسخ میں لکھی ہوئی عبارت کو پڑھ لیتی ہے اور کسی طرح کی الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ نسخ کتنا ہی مقبول کیوں نہ ہو جائے وہ رہے گا مشین کے پاس (ٹائپ کی صورت میں) اردو تحریر کے لیے ہاتھ اور قلم کے کام نستعلیق ہی آتا رہے گا''۔ (رشید حسن خاں۔ بہ تصرف ادنا)

اس بحث میں لفظ "خط" تحریر کی روش کے معنی میں استعمال ہوا ہے رسم الخط اس سے بالکل الگ چیز ہے۔ کسی بھی زبان کی تحریر کی مختلف روشیں ہو سکتی ہیں جو تحریر و کتابت یا طباعت میں استعمال ہوتی ہوں۔ اردو تحریر کی ان روشوں کا تعلق خطاطی کے خاندان سے ہے۔ خطاطی ایک مستقل فن ہے۔ اس نے مصوری کے انداز پر فروغ پایا ہے۔ اس لیے انھیں مستعمل اور مروج خطوں کے مقابلے میں تزئینی خطوں کا نام دیا گیا ہے۔ تزئینی خط بھی بہت سے ہیں، مثلاً خط طغرا، خط گلزار، خط غبار وغیرہ۔ ان خطوں کی بھی اپنی پہچان اور اپنے امتیازات ہیں اور پھر ہر خط میں وقت کے صاحبِ کمال خطاطوں کے خصائص نمایاں ہوتے ہیں، لیکن یہ ایک الگ فنی بحث ہے۔

واضح رہے کہ مستعمل و مروج خطوں؛ نسخ و نستعلیق اور متروک خط؛ (خطِ شکستہ) کا تعلق بھی خطاطی کے خاندان سے الگ نہیں۔ ان سے بھی تزئین و آرائش کا کام لیا گیا ہے اور خط نستعلیق تو خطاطی کے فن کا شاہ کار ہے، لیکن اس بنا پر کہ عام تحریر میں ان کا چلن رہا ہے اور ان سے آرائش کا نہیں، اظہار مطالب کے لیے تحریر کا کام لیا گیا ہے، اس لیے انھیں اردو کے متعارف اندازِ تحریر کی تین قسمیں یا روشیں کہا جاتا ہے۔ تحریر میں ان کے مستقلاً استعمال سے ان کی افادی حیثیت کا نقش اجاگر ہوا ہے اور اسی لیے اب وہ اردو املا کا خاص موضوع ہے۔ خطاطی کے مباحث کو رسمِ خط اور املا کے مباحث سے آمیز نہیں کر دینا چاہیے۔ صحتِ املا کے مسائل سے آرائشی خطوں کا کوئی تعلق نہیں۔

★ ★ ★

اعراب

اعراب کی اصطلاح زیر، زبر، پیش اور جزم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ الف، واو اور یاء حروف صحیح کے علاوہ چوں کہ حروفِ علت کی حیثیت سے بھی استعمال ہوتے ہیں؛ اس لیے انھیں بھی اعراب کی بحث میں شامل کیا جاتا ہے۔ ہندوستان کی املا کمیٹی کی سفارشات میں ''اعراب و علامات'' کو تفصیل سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں نہ صرف مذکورہ صدر مصوتوں کو شمار کیا گیا ہے، بل کہ مد، تشدید، تنوین کے علاوہ جزم کے عمل کی مناسبت سے سنسکرت زبان کے جڑواں مصمتوں کو بھی اس بنا پر شامل کر لیا گیا ہے کہ اردو میں مصوتوں (حروف علت اور حرکات) کے لیے بہت کم حروف ہیں۔ یہ قولِ نارنگ ''سچ تو یہ ہے کہ ایک ہی حرف یعنی الف ہے۔ اس لیے مصوتوں کے تلفظ کو صحیح طور پر املائی گرفت میں لانے کے لیے اعراب کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اسی لیے اعراب ہمارے طریقِ املا کا لازمی جز ہیں۔'' (املا نامہ، ص ۵۷) جب کہ رشید حسن خاں نے صاف صاف لکھ دیا ہے کہ ''یہ بات صاف ہو جانا چاہیے کہ اعراب (زیر، زبر، پیش، جزم) نفس املا میں شامل نہیں۔'' اُن کا فلسفہ یہ ہے کہ لفظ کو حرکت کے بغیر بھی لکھا جا سکتا ہے اور لکھا ہی جاتا ہے۔ مفرد حرف حرکت سے بے نیاز ہوتا ہے۔ دوسرے حرف سے مل کر اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور یہ حرکت اس کا باطنی جز بن جاتی ہے (اردو املا، ص ۵۱۵، ۵۱۶)۔ نارنگ صاحب بھی در حقیقت یہی بات کہنا چاہتے ہیں۔ اس طرح ان دونوں بیانوں کا ظاہری تعارض رفع ہو جاتا ہے۔

اعراب کی یہی اصطلاح یا حرکات کی اصطلاح عام طور پر استعمال کی گئی ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے اعراب کے لیے ''حرکات و سکنات'' کا مرکب بھی استعمال کیا ہے۔ رشید حسن خاں نے اعراب یا

علامات کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ حالاں کہ ''علامات'' کا عنوان انھوں نے مد، تشدید، تنوین وغیرہ کے لیے استعمال کیا ہے۔ ان تینوں حرکات کو چوں کہ اعراب کی بحث میں بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس لیے اعراب کے ساتھ ''علامات'' کے لفظ کا استعمال بھی غلط نہیں کہا جا سکتا۔

اعراب پر ہمارے ہاں بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ اس کی وجہ شاید ان کا نسبتاً کم استعمال ہے۔ رشید حسن خاں کا یہ کہنا درست ہے:

''اردو میں ہر لفظ پر زبر زیر لگانے کا رواج نہ تھا، اور نہ ہے۔ اس کی کچھ ایسی ضرورت بھی نہیں۔ ہاں، اس سے اتفاق کیا جائے گا کہ کچھ لفظوں کے بعض ٹکڑوں پر زبر، زیر، پیش، جزم یا کسی اور علامت کی ضرورت نہیں ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ اردو میں حرکات حرفوں کا جز ہیں۔ اس طرح کہ جب کوئی لفظ لکھا جاتا ہے تو حرکات حروف کے باطن میں شامل ہوتی ہیں۔ جو آسان ہیں، یا تحریر و تقریر میں آتے رہتے ہیں: ان کے تلفظ سے ذہن اسی طرح واقف ہوتا ہے، جس طرح آنکھیں ان کی صورت سے آشنا ہوتی ہیں؛ اس لیے نگاہ و زبان دونوں بہ یک وقت ان کی تکرار کرتے ہیں۔ مشکل ہوتی ہے ان لفظوں میں، جو استعمال عام سے ذرا دور رہتے ہیں یا جن میں کسی طرح کا اختلاف ہوتا ہے یا کسی نوع کا اقتباس ہو سکتا ہے؛ ایسے لفظوں میں حرکات کا تعین بھی درکار ہوتا ہے؛ واو اور ی کے سلسلے میں یہ بات بھی وضاحت کی طلب گار ہوتی ہے کہ معروف و مجہول آوازوں کے اعتبار سے کیا کیفیت پائی جاتی ہے (وغیرہ) اور اس کے بغیر، غلط خوانی اور بعض غلط امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔'' (اردو املا، ص ۵۰۵)۔

اعراب کی مشکلات یہیں ختم نہیں ہو جاتیں۔ حضرت مخدوم ڈاکٹر حمید اللہ آف پیرس نے ہمیں اس کے بعض اور دشوار گوشوں کی طرف نہ صرف توجہ دلائی ہے، بل کہ ان کا حل بھی پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے افکار کا مطالعہ ہمارے ذہن میں غور و فکر کی نئی روشنی پیدا کرتا ہے۔ فرماتے ہیں:

''ہماری زبان میں تقریباً ہزار سال سے زبر، زیر، پیش کے صرف

سہ گانہ عربی اعراب پر اکتفا کی جاتی رہی ہے۔ حروف تہجی میں عربی پر کوئی درجن بھر اضافہ ہو گیا: کچھ زمانۂ قدیم ہی میں اور کچھ ہمارے ہی زمانے میں۔ مثلاً، دو چشمی (ھ) وغیرہ۔ اعراب پر کم توجہ کی وجہ اس کا نسبتاً کم استعمال سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن بہ ہر حال مزید اعرابی علامتیں درکار ہیں اور خود ہماری زبان کے الفاظ کے لیے واو مجہول اور یاے مجہول کی طرح مجہول پیش اور مجہول زیر کی شدید ضرورت ہے۔ انگریزی کے کثیر رواج کے باعث بہت سے انگریزی نام جو زبانوں پر چڑھ گئے ہیں، وہ تو مجہول زبر کے بھی متقاضی ہیں۔ اس وقت تمام عربی ممالک میں ایک اور حرف تہجی (ڤ) رائج ہوگیا ہے، جو یورپی زبانوں کے حرف (وی) کے لیے ہے۔ (یہ آواز (ف) اور (و) کے بین بین ہے اور نیچے کے ہونٹ کو اوپر کے دانتوں سے دبانے پر نکلتی ہے۔) سنسکرت ناموں کے لیے ہمیں اس کی مقامی ضرورت بھی ہے اور یورپی ناموں کے لیے بین الاقوامی اور علمی ضرورت بھی۔ یک سانیت اور ہم آہنگی کی خاطر (ڤ) کو بھی بلا ترمیم اختیار کیے بغیر چارہ نہیں۔'' (دیباچہ، جدید قانون بین الممالک کا آغاز، ص: الف)

اس کے بعد ڈاکٹر صاحب موصوف نے تین مزید اعراب: زیر، زبر، پیش کی مجہول صورت، مد کی مجہول حالت اور نئے حرف تہجی (ڤ) کے اضافے کی تجویز پر روشنی ڈالی ہے اور اس کی مثالیں پیش کی ہیں۔ جہاں تک سنسکرت اور یورپین زبانوں کے لکھنے کا مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے صحیح املا اور تلفظ کے اظہار سے ہم بعض اوقات قاصر رہ جاتے ہیں۔ اس کی تلافی کے لیے ہمیں اردو کے ساتھ انگریزی، فرانسیسی، جرمن یا روسی زبان کے ناموں کو ان کے حروف تہجی کی مدد سے ان کے رسم الخط میں بھی لکھنا پڑتا ہے اور اس میں بھی دقت پیش آتی ہے اور بعض اوقات تو یہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ ہمیں صرف انگریزی ٹائپ میسر آتا ہے اور یورپ کی بعض زبانوں میں متعدد حروف تہجی کی شکلیں اور ان کے تلفظ انگریزی سے قطعی مختلف ہیں اور اس طرح چل کر جب ہم ایک مشکل سے نکلتے ہیں تو ایک دوسری مشکل میں مبتلا ہو چکے ہوتے ہیں اور گوہرِ مقصود پھر بھی ہاتھ

نہیں آتا۔ ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کا خیال ہے کہ اگر ان کی یہ تجویز قبول کر لی جائے تو اس امر کی مطلق ضرورت نہ ہوگی کہ ناموں کو دو دو رسم الخط میں لکھا جائے۔

پروفیسر محمد سلیم صاحب کی رائے بھی یہی ہے کہ اردو میں اعراب کا مسئلہ ابھی خاطر خواہ طور پر حل نہیں ہوا۔ بہت کچھ ہونے کے باوجود ابھی اس میں نہ صرف اصلاح کی گنجایش، بل کہ ضرورت ہے۔ اردو میں اعراب کے مسئلے میں اب تک جو کوششیں ہوئی ہیں، ان میں فورٹ ولیم کالج کو اولیت کا اعزاز اور سبقت بالعلم کا مرتبہ حاصل ہے۔ اس کالج میں اردو کتابوں کی تالیف و اشاعت کا سلسلہ شروع ہوا، تو زبان کی صحت، سادگی اس کے معیار وغیرہ جن مسائل کی طرف توجہ دی گئی، ان میں اعراب اور کسی حد تک رموزِ اوقاف کے مسائل بھی تھے۔ گل کرسٹ نے اعراب کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے جو تجاویز پیش کی تھیں، وہ بہ قولِ محمد سلیم "بڑی معقول تجاویز تھیں۔" پروفیسر محمد سلیم نے مولوی سید عبداللہ کی ان کوششوں کا ذکر بھی کیا ہے، جو انھوں نے شاہ عبدالقادر دہلوی کے ترجمے موضحِ قرآن کی اشاعت کے موقع پر اس سلسلے میں کی تھیں۔ یہ کوششیں ۱۸۰۲ء اور ۱۸۳۸ء کے واقعات ہیں۔

ان کوششوں کے بعد انیسویں صدی ہی میں اگر کسی کا ذکر کیا جا سکتا ہے تو وہ زبان و ادب کے مجتہد ڈاکٹر سید احمد خاں کا وجودِ گرامی ہے، جنھوں نے اس مسئلے کی طرف توجہ دی۔ اس صدی میں سب سے پہلے دارالترجمہ، حیدر آباد (دکن) نے اردو اعراب کے لیے چند نئی شکلیں تجویز کیں، اس کے بعد اگر کسی ادارے کا نام اس کے مساعیِ جمیلہ کی وجہ سے لیا جا سکتا ہے، تو وہ انجمنِ ترقیِ اردو ہے۔ اس سلسلے میں بعض انفرادی کاوشیں بھی دراصل انجمن ہی کے حصے میں آئی ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد پنجاب یونیورسٹی کے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ نے اپنی ضرورت کے مطابق اعراب و علامات کو تفصیل سے مرتب کیا اور غیر زبانوں کے الفاظ کے صحیح املا اور تلفظ کے لیے قاعدے بنائے

اور کچھ جو پہلے سے مروج تھے ، خاص طور پر مشرقیات کی تحقیق و تدوین میں جن سے پہلے کام لیا جا رہا تھا ، انھیں اخذ کر لیا ۔

ترقی اردو بورڈ (اردو ڈکشنری بورڈ) جس کا قیام ایک جامع اردو لغت کی تدوین کے لیے عمل میں آیا تھا ، اسے خاص طور پر املا ، اعراب ، رموزِ اوقاف ، علامات وغیرہ کے مسائل پر توجہ کرنی پڑی ۔ چناں چہ اس نے اعراب (ملفوظی و مکتوبی) کے قواعد بڑی تفصیل کے ساتھ وضع کیے اور انھیں اپنے لغات میں برتا ہے؛ لیکن یہ نہایت پیچیدہ بھی ہیں ۔ انھیں صرف لغات کی تحقیق میں استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ یہ عام تحریروں کے لیے خصوصاً املا کے مسائل میں ، جو اس وقت ہمارے سامنے ہیں ، بالکل مفید نہیں ۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ عام اور روزمرہ کی تحریروں میں اعراب کا استعمال کم ہونا چاہیے ، لیکن اہم مضامین میں ، نئے اور دوسری زبانوں کے الفاظ ، قانونی اور فنی اصطلاحات میں ، ان کے صحیح تلفظ کی طرف رہنمائی کے لیے اعراب کا استعمال از بس ضروری ہے ۔ اس سلسلے میں اضافت کا زیر اور بعض ضمائر و کلمات ، مثلاً اِس ، اُس ، اِن ، اُن ، اِدھر ، اُدھر وغیرہ میں اعراب ضرور لگائے جائیں ۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ زبان کی معلومات کے گرتے ہوئے معیار نے اعراب کے استعمال کی اہمیت کو بہت بڑھا دیا ہے ۔ ابتدائی نصابی کتابوں میں تو اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے ۔ اس لیے کہ یہی وہ دور ہے جب زبان ، تلفظ ، املا وغیرہ کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں ۔ اگر اس دور میں ایک غلط لفظ زبان پر چڑھ گیا یا قلم لفظ کے غلط املا میں ایک مرتبہ رواں ہوگیا ، تو پھر اصلاح بہت مشکل ہو جائے گی ۔

* * *

علامتیں

رشید حسن خاں نے علامتوں کو آسانی کی خاطر چار قسموں میں تقسیم کر دیا ہے :

۱ - وہ علامتیں جو کسی حرف کی نمائندگی کرتی ہیں ، جیسے تشدید -

۲ - وہ علامتیں ، جن کو اعراب کی ایک قسم کہا جا سکتا ہے ، جیسے : واو معروف پر الٹا پیش -

۳ - وہ علامتیں جن کی مدد سے بعض لفظوں کے خاص مفہوم کے تعین میں مدد ملتی ہے یا وہ ایسے مخففات ہوتے ہیں جو کسی خاص مفہوم کی طرف ذہن کو منتقل کرتے ہیں -

۴ - وہ علامتیں جن کی مدد سے جملے یا عبارت کے مختلف اجزا کو ، معنوی نسبت کے مطابق الگ الگ کرنے میں اور اس طرح وضاحت معنی میں مدد ملتی ہے ، ان کو ''رموز اوقاف'' کہا جاتا ہے -

یہاں پر یہ صراحت بھی بے جا نہ ہوگی کہ اصلاً ''اعراب'' بھی ایک طرح کی علامتیں ہی ہیں لیکن ان کی خاص اور ذرا مختلف حیثیت کی بنا پر ان کو اس تقسیم سے اور ایک مستقل عنوان کے تحت رکھا گیا ہے - اب ان کی قدرے تفصیل پر ایک نظر ڈال لیجیے :

پہلی قسم : اس میں ان علامتوں کو شمار کیا گیا ہے جو کسی حرف کی نمائندگی کرتی ہیں ، جیسے : مد ، تشدید اور تنوین -

(الف) : مد ، یہ الف کی قائم مقامی کرتا ہے - مثلاً : آب ، آتش ، آباد وغیرہ کہ ان الفاظ میں دو الف ہیں - ایک زمانے میں ان کو دو الف ہی سے لکھا بھی جاتا تھا ، جیسے : ا اب ، ا اتش ، ا اباد -

لیکن اب مدت دراز سے ان کا املا الف ممدودہ سے رواج پا لیا ہے۔ اس میں ایک الف نے دوسرے الف کے اوپر ایک منحنی۔ خط ( ) کی شکل اختیار کرلی ہے۔ یہ منحنی خط لسانیات کی اصطلاح میں مد ( ) کہلاتا ہے جو ایک الف کا قائم مقام ہے۔

(ب) : تشدید، یہ حرف کی تکرار کو ظاہر کرتی ہے۔ املا میں کسی حرف کی تکرار کو ظاہر کرنے کے لیے اس حرف پر دو دندانوں کا ایک نشان ( ) بنا دیتے ہیں۔ اسے اصطلاح میں تشدید کہا جاتا ہے۔ جیسے : مدت، کلیہ، تصور وغیرہ۔ صحیح پڑھنے (قرأت) اور صحیح لکھنے (املا) کے لیے تحریر میں تشدید کا اہتمام بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر مبتدیوں کی تعلیم میں۔ رشید حسن خاں نے مثالاً غالب کے یہ تین شعر دیے ہیں :

تیرگیِ ظاہری، ہے طبع آگہ کا نشان
غافلاں! عکسِ سوادِ صفحہ ہے گردِ کتاب
بے ہوس محمل بہ دوشِ شوخیِ ساقیِ مست
نشہ ہے کے تصور میں نگہ بانی عبث
ساز عریانیِ کیفیتِ دل ہے، لیکن
یہ مئے تند نہیں موجِ خرامِ اظہار

ان تینوں شعروں میں تیرگی، ساقی، نشہ اور کیفیت : ایسے الفاظ ہیں جن کی بغیر تشدید کے عام طور پر سادہ قرأت کی جاتی ہے اور تحریر و کتابت میں تشدید کا اہتمام کیا نہیں جاتا۔ اب اگر ان اشعار میں یہ الفاظ کوئی تشدید کے اظہار کے بغیر لکھ دے، یا پڑھ دے تو یہ نہ صرف غلط نویسی کی مثال ہوگی۔ غلط خوانی کی روایت بھی پڑے گی، تلفظ بھی بگڑے گا، اشعار بھی بحر وزن سے خارج ہوں گے اور اشعار کا حسن بھی غارت ہو جائے گا۔

اس لیے ضروری ہے کہ تحریر و کتابت میں تشدید کا اہتمام کیا جائے۔ خاص طور پر ان کتب و رسائل میں جن میں لسانیات، قواعد، لغات وغیرہ کے موضوعات پر مضامین شامل ہوں، یا ان کتابوں اور مجموعوں میں جو خاص ان موضوعات پر ہوں۔ طلبہ کی خواندگی کی کتابوں تو اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔

(ج) : تنوین ،''ن'' کی قائم مقام ہے - یہ دو زبر ، دو زیر ، دو پیش سے ظاہر کی جاتی ہے اور اس کی آواز نون کے مشابہ ہوتی ہے - یہ خاص عربی کی چیز ہے ، جیسے : نسلاً ، نسلٍ ، نسلٌ - اردو میں نسلن ، نسلن اور نسلن ہوگا - اردو میں پیش اور زیر کی تنوین بہت کم استعمال میں آتی ہے - زیادہ لفظ وہ ہیں جن میں دو زبر ( ) آتے ہیں -

زبر کی تنوین کے لیے ، اردو اور فارسی ؛ دونوں کا قاعدہ ہے کہ لفظ میں الف کا اضافہ کرکے اس پر دو زبر لگا دیے جاتے ہیں ، مثلاً : حکم ، اتفاق ، انتظام کا تنوین کے ساتھ املا یہ ہوگا : حکماً ، اتفاقاً ، انتظاماً -

اس میں تاے دراز (ت) کا استثنا نہیں ہے - البتہ تاے مدور (ۃ) پر بعض حضرات الف کے اضافے کے بغیر تنوین لگاتے ہیں ، اب چونکہ انجمن ترقی اردو نے طے کیا ہے کہ تاے مدور (ۃ) کو بھی تاے دراز (ت) سے لکھا جائے ، مثلاً : صلات ، زکات - اس لیے تاے مدور (ۃ) کا استثنا بھی ختم ہو گیا - اس اصول پر باے مختفی کا فیصلہ بھی ہو گیا کہ اصلاً یہ بھی تاے مدور (ۃ) ہی تھی ، جس نے اردو میں ہاے مختفی کی شکل اختیار کر لی تھی -

اب اصول یہ طے پایا کہ الفاظ کے آخر میں خواہ تاے مدور ہو ، خواہ ہاے مختفی ، خواہ کوئی حرف ہو اور ان کے اضافے کے بعد اس پر زبر کی تنوین استعمال کی جائے گی -

۱ - قصداً ، فوراً ، حکماً ، اتفاقاً -

۲ - حقیقتاً ، مروتاً -

۳ - نتیجتاً ، واقعتاً ، کلیتاً -

ان اختیارات کا تعلق اب چونکہ املا کے مسلمات میں سے ہے - اصحاب عروض نے قافیوں میں تنوین کا استعمال جائز قرار دیا ہے - ان کی مثالیں عام ہیں - "تاریخ نثر اردو" میں مولانا احسن مارہروی کا یہ قطعہ تاریخ شامل ہے -

نثر اردو کا یہ آئینہ، تاریخ وہ ہے
جس سے پہلو، رخِ تاریخ کا روشن ہوگا
پنج صد سالہ سوانح کا ہے دفتر جس سے
یاد ہر واقعہ بھولا ہوا ، فوراً ہوگا

اس میں روشن کا قافیہ فوراً استعمال کیا گیا ہے۔

زیر اور پیش کی تنوین کے لیے الف کے اضافے کی ضرورت نہیں ہوتی ، جیسے نسلاً بعد نسلٍ اور مشار الیہ میں نسلٍ اور مشار۔

رشید حسن خاں کے بہ قول ''اصولاً'' یہ تینوں علامتیں جز و املا ہیں۔

دوسری قسم : ان علامتوں کا تعلق معروف و مجہول (آوازوں) ، واو ، ہمزہ ، اور ی کی مخلوط آوازوں اور نون غنہ کی آواز سے ہے۔ پہلے یہ بات واضح کر دی جائے کہ یہ علامتیں نفسِ املا میں شامل نہیں ، مگر ان کو صحتِ کلام کے اہم اسباب و وسائل میں شمار کرنا چاہیے۔

نون غنہ : پہلے آپ نونِ غنہ کو لیجیے ؛ نونِ غنہ اگر لفظ کے آخر میں ہو تو اس پر نقطہ نہیں لگاتے ، یہی اس کی پہچان ہوتی ہے ، جیسے ؛ ماں ، کہاں ، کہوں وغیرہ ۔ اگر لفظ کے درمیان میں ہو تو اس پر الٹے جزم کی علامت ( ) کی علامت بنا دیتے ہیں ، جیسے ؛ مانند ، چاند ، رانڈ وغیرہ۔

واو : واو کی چار صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

۱ - واو معروف ؛ اس میں واو کے اوپر الٹے پیش کی علامت بنا دیتے ہیں ، دور ، طور ، نور وغیرہ۔

۲ - واو مجہول ؛ اس پر کوئی علامت نہیں بنائی جاتی ، البتہ اس سے پہلے حرف پر پیش دینا چاہیے۔ یہی واو مجہول کی علامت بن جائے گی ، مثلاً ؛ چور ، مور ، زور وغیرہ۔

۳ - واوِ ما قبل مفتوح - اس میں حرف ما قبل پر زبر لگا دینا چاہیے، جیسے: دور، مور، غور وغیرہ -

۴ - واوِ معدولہ: یہ وہ واو ہے جو تلفظ میں تو شامل نہیں ہوتا، لیکن لکھا جاتا ہے، جیسے: خویش، خوش، خود وغیرہ اس کے نیچے چھوٹا سا خط کھینچ دیا جاتا ہے - محکمۂ تعلیم پنجاب نے اپنی بعض نصابی کتابوں میں اسے استعمال کیا تھا - مولوی فتح محمد جالندھری نے افضل القواعد (۱۹۱۷ء) میں بھی اس علامت کو استعمال کیا ہے - ان کو بابائے اردو مولوی عبدالحق نے تجویز کیا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے: خود، خوش، خویش وغیرہ -

ی - اس کی تین صورتیں بیان کی گئی ہیں:

۱ - یائے معروف: حرف کے آخر میں آئے تو پوری لکھی جاتی ہے - جیسے: زندگی، بندگی، حیرانی، پریشانی - درمیان میں آئے تو اس کے نیچے کھڑی لکیر بنا دینے کی تجویز ہے، جیسے: پیر تیر، شیر - یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ ایسے الفاظ کو ٹکڑوں میں لکھا جائے - جیسے: پ،ر، تی و، شی ر - ان کے مقابلے میں پہلی تجویز زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے -

۲ - یائے مجہول: اس کی پہچان کے لیے تجویز کیا گیا ہے کہ اس سے پہلے حرف کے نیچے زیر لگا دیا جائے، جیسے دیر، تیل، ریل وغیرہ لفظ کے آخر میں یائے مجہول کی شکل متعین و معروف ہے، جیسے دے، لے گے وغیرہ -

۳ - یائے ماقبل مفتوح: اس میں ی سے پہلے حرف پر زبر لگا دینا چاہیے، جیسے: پیر، دیر، میل وغیرہ -

مخلوط آوازیں: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ واو، ہمزہ، ی کی آوازیں حرفِ ما قبل سے آمیز ہو کر نکلتی ہیں، الگ صاف اور واضح نہیں ہوتیں - اس لیے ان کی وضاحت کے لیے "مخلوط" کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے -

۱ - واو مخلوط : واو کی آواز اس سے پہلے حرف کے ساتھ آمیز ہو کر نکلتی ہے - اس کی پہچان کے لیے واو پر جزم سے ملتی جلتی آٹھ کی شکل کی علامت (^) بنا دیتے ہیں ، جیسے : خواب ، خواہش ، خوار وغیرہ -

۲ - ہمزۂ مخلوط : اس کے لیے بھی وہی علامت (^) تجویز کی گئی ہے ، جو واو مخلوط کے لیے ہے ، جیسے : مکئی ، معلئی ، سرمئی وغیرہ -

۳ - یائے مخلوط : اس کے لیے بھی اسی علامت (^) کو موزوں سمجھا گیا ہے ، جیسے : پیار ، کیاری - پیاس وغیرہ -

تیسری قسم - تیسری قسم میں وہ رموز و علائم شمار کیے جاتے ہیں جن کے استعمال سے لفظوں کے خاص مفہوم کے تعین میں مدد ملتی ہے - بعض علامتیں خاص خاص لفظوں یا جملوں کی قائم مقام ہوتی ہیں - ان کا استعمال ان لفظوں اور جملوں کے اعادہ و تکرار سے بچاتا ہے ، تحریر میں روانی پیدا ہو جاتی ہے - ان رموز و علائم کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے :

۱ - وہ علامتیں جن میں کوئی حرف یا اس کا سرا کسی لفظ یا جملے کا قائم مقام ہوتا ہے - ان میں سے خاص یہ ہیں :

ج : جلد کی علامت کے لیے استعمال ہوتی ہے یا جواب کے لیے -

س : سوال کے لیے اس علامت کا استعمال عام ہے -

ص : صفحے کی علامت ہے - اس کے لیے ص کا نشان بھی استعمال کیا جاتا ہے -

• - اگر یہ علامت احمد یا محمد پر نیز : جناب ، حضرت ، حضور کے الفاظ پر بناتے ہیں ، جب کہ یہ الفاظ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے استعمال کیے گئے ہوں ، تو اس کا مطلب یہ ہو کہ "صلی اللہ علیہ وسلم" - اگر یہ علامت کسی مصرعے ، شعر یا جملے

پر بنی ہو اسے پسندیدگی اور اس کے صحیح ہونے کا اشارہ سمجھا جائے گا۔

باسمہ : بسم اللہ الرحمن الرحیم کا قائم مقام جملہ۔

رح : بزرگ و محترم مسلمان مرحوم شخصیت کے نام پر یہ علامت بنا دیتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے : رحمتہ اللہ علیہ۔

رض : رضی اللہ تعالیٰ عنہ/عنہا کی علامت ہے۔ صحابہ کرام کے ناموں پر بناتے ہیں۔

صلعم : صلی اللہ علیہ وسلم کا مخفف ہے۔ حضورؐ کے اسم مبارک کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

ؑ : انبیائے کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ یہ علامت استعمال ہوتی ہے۔ اس کا مطلب : علیہ السلام یا علیہ الصلوۃ والسلام۔

: لعنت اللہ علیہ کی علامت ہے۔ ایک مصنف کی کتاب میں یہ نشان نظر سے گزرا ہے، جو انھوں نے اپنے قلب کی ناراضگی کے لیے ایک تابعیؒ کے نام پر بنایا ہے۔

ع ، ھ ، ف ، ب ، ق م : یہ علامتیں سنہ کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ ان کا مطلب بالترتیب یہ ہے : عیسوی ، ہجری ، فصلی ، بکرمی - قبل مسیح۔

ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان کے رسائل ، مطبوعات ، خطوط وغیرہ میں عیسوی کے بجائے شمسی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات ہجری کے بجائے قمری کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔

ج - س - م - ف : یہ حروف مخفف ہیں۔ "جواب سے مطلع فرمائیں"۔ یہ مخففات انگریزی کی تقلید میں پچھلے چند برسوں سے دعوت ناموں میں نیچے کی طرف ، داہنے کونے میں عام طور پر نظر آ جاتے ہیں۔

پ/م : یہ حرف پیدائش اور میلاد کے مخفف کے طور پر سال ولادت کے اظہار کے لیے کسی شخص کے نام کے ساتھ قوسین میں استعمال کیے جاتے ہیں۔

ف/و : یہ حروف فوتیدگی اور وفات کے مخفف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں - ان میں سے کسی حرف کے بعد جو سنہ آتا ہے - وہ اس شخص کا سالِ وفات مراد ہوتا ہے -

الخ یا الآیہ : الخ یا الی آخرہ کا مخفف ہے - اگر کسی عبارت کا کچھ حصہ نقل کر کے یہ نشان بنا دیا گیا ہو تو اس کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس عبارت کو اصل ماخذ میں یا اسی تحریر کے پچھلے صفحات میں (جہاں بھی ہو) آخر تک مطالعہ کرنا چاہیے - لیکن اگر قرآن کی آیت کا ایک حصہ نقل کیا گیا ہو اور ہدایت یہ مقصود ہو کہ پوری آیت پڑھی جائے تو وہاں الخ نہیں لکھتے بل کہ الآیہ لکھتے ہیں - اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اس پوری آیت کو پڑھا جائے -

رک : اگر کسی تحریر میں کسی خاص بحث ، تحقیق ، مقالے کی طرف یا کسی صفحے پر درج تفصیل کی طرف توجہ دلانی ہو تو رک "..... " کی علامت بنا کر بحث ، تحقیق یا مقالے ، عنوان یا صفحہ نمبر لکھ دیتے ہیں - "رک" ، رجوع کنید یا رجوع کیجیے کا مخفف ہے -

قب : کسی تحریر میں کسی بیان یا حوالے سے اگر مقابلے کی ضرورت محسوس ہو تو "قب" لکھ دیتے ہیں - اس کا مطلب ہے کہ مقابلہ کیجیے -

کذا : کسی متن کی تدوین و تصحیح کرتے ہوتے کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے اور اس کی صحت میں شبہ ہو تو قلابین میں "کذا" لکھ دیتے ہیں ، یہ "کذالک" کا مخفف ہے - کذالک کے معنی ہیں "اسی طرح" -

لہ/ولہ : لہ کے معنی ہیں "اس کا" کسی شاعر کے کلام کی نقل یا تالیف و تدوین میں ایک ہی شاعر کا کلام آ رہا ہو تو غزل ، قطعہ ، رباعی یا ابیات کے شروع میں لہ یا ولہ لکھتے جاتے ہیں - اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ بھی اس (مذکورۃ الصدر) شاعر کا کلام ہے

منہ : اس کے معنی ہیں "اس سے" یا "اسی سے" -

ع/ : تحریر میں اگر کوئی مصرع آئے تو ع اور اگر شعر آئے تو کی علامت بنا کر مصرع یا شعر لکھتے ہیں ع مصرع سے ماخوذ ہے اور ص کی علامت دراصل بیت بہ معنی شعر تھا جس
میں لکھے جانے اور نقطوں کے گر جانے سے کی شکل اختیار کر لی۔

۲ - رموز و علائم میں دوسری قسم کی علامتیں وہ ہیں جو کسی لکیر خط ، نقطے وغیرہ کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان میں سے خاص یہ ہیں :

تخلص کی معروف علامت ہے۔

"خط" کسی حرف ، لفظ ، جملے یا بعض اوقات کسی عبارت پر بنا دیتے ہیں۔ بعض اوقات کئی کئی سطروں بلکہ پورے پورے پیرا گراف پر بنا ہوتا ہے ، تاکہ تحریر میں نمایاں ہو جائے اور قاری اس سے سرسری نہ گزر جائے۔ بعض حضرات کسی حرف یا لفظ کو نمایاں کرنے کے لیے واوین کا استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ہ ، ی وغیرہ کو نمایاں کرنے کے لیے تاکہ نظر اس کو فوراً اپنی گرفت میں لے لے ، جیسے "ہ" ، "و" لیکن اس کے مقابلے میں میرے خیال میں یہ صورت زیادہ موزوں ہے کہ اس پر ایک چھوٹی سی لکیر ؛ یعنی خط بنا دیا جائے ، جیسے ہ ، و ۔ بعض اوقات کسی خاص مفہوم پر توجہ دلانے کے لیے یہ خط بناتے ہیں۔ بعض ادارے اپنی مطبوعات میں خاص طور پر اسمائے علم پر لکیر ڈالنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ مذہبی کتابوں میں حدیث ، فقہ اور دیگر عربی عبارتوں سے تمیز کرنے کے لیے قرآن کی آیتوں پر لکیر ضرور ڈال دیتے ہیں۔ اس اہتمام سے مبتدی بھی بہ یک نظر معلوم کر لیتا ہے کہ یہ قرآن کی آیت یا آیات ہیں۔ اردو میں یہ خط ، انگریزی کے برعکس سطر کے اوپر ڈالتے ہیں۔

کسی تحریر میں اگر کچھ عبارت ضائع ہو گئی ہو ، پڑھی نہ جاتی ہو تو اس جگہ پر نقطے ڈال دیتے ہیں۔ نقطوں کی کمی بیشی سے

ضائع شدہ یا نا قابلِ فہم عبارت کی کمی یا زیادتی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ بعض حوالے میں درمیان کی غیر متعلق عبارت کو حذف کر دیتے ہیں اور محذوف عبارت کی جگہ نقطے بنا دیتے ہیں۔

یہ نشان ؎ یا صحیح کا قائم مقام ہے اور کسی شعر یا عبارت کی صحت، پسندیدگی یا عمدگی کے اظہار کے لیے بنا دیتے ہیں۔

یہ اس بات کا نشان ہے کہ وہ شعر، عبارت، مقولہ، حوالہ، اقتباس، درست، پسندیدہ یا عمدہ نہیں ہے۔

اگر کوئی ایک ہی اندراج اوپر سے نیچے کی طرف ہو تو بار بار اسی لفظ یا جملے کو دہرانے کے بجائے یہ نشان بنا دیا جاتا ہے اسے ایضاً نشان کہتے ہیں۔ لیکن اگر دائیں سے بائیں بار بار ایک کتاب، مضمون یا مصنف کا حوالہ آ رہا ہو تو جب تک کوئی دوسرا مختلف جوڑ بیچ میں نہ آ جائے، متن میں یا حواشی جہاں بھی حوالہ آ رہا ہو ایضاً کا لفظ لکھتے رہتے ہیں۔ پہلے رقموں، پیمانوں، وزنوں یا فٹوں کے ساتھ اس علامت ( ) کا استعمال عام تھا۔ اب صرف تاریخوں کے ساتھ یہ علامت استعمال ہوتی ہے جیسے: ۱۲ جولائی۔ ۱۳ اگست وغیرہ۔

= تحریر میں کسی لفظ کی حیثیت اور قدر مساوی قرار دینے کے یہ علامت استعمال ہوتی ہے، جیسے اپر = اوپر کبھو = کبھی۔

یہ علامت کسی متن کو مرتب کرنے یا کسی شعر، عبارت، لفظ کے مفہوم یا متن کی وضاحت یا حوالے کی ضرورت کے لیے استعمال میں آتی ہے۔ متن میں یہ علامت ( ) بنا کر اس پر نمبر ڈالتے گئے اور حاشیے میں اس عمل کو دہرا کر معنی و مفہوم کی وضاحت یا حوالے کی صراحت کرتے گئے۔

کبھی کوئی مصنف کسی متن کی اور حاشیے میں نمبروں کو نہیں دہراتا بلکہ ہر حاشیے کے لیے ایک نیا نشان استعمال کرتا ہے۔ مثلاً متن میں تشریح، وضاحت یا صراحت طلب مقام پر ان نشانوں ( ) میں سے کوئی ایک نشان بنا دیا

پھر وہی نشان حاشیے میں بنا کر مقصد کو بیان کر دیا ۔ ان نشانوں کے علاوہ بھی بعض نشان ، ستارے وغیرہ کی شکل (✱) کے استعمال ہوتے ہیں ۔ لیکن اردو میں ان علامات کے استعمال کی مثالیں اب بہت کم ملتی ہیں ۔

کسی تاریخ و ماہ یا سال کے مطابق یا کسی چیز یا حالت کے انتخاب و صراحت کے لیے ایک ترچھی سطر کی چوڑائی کی لکیر استعمال کرتے ہیں ، جیسے : ۳۰ شوال ۱۴۰۵ھ/۱۹ جولائی ۱۹۸۵ء یا میں وعدہ کرتا/کرتی ہوں یا سبزی/گوشت میری پسندیدہ غذا ہے ۔ تاریخ کے ساتھ استعمال ہونے والی علامت (/) سے یہ لکیر قدرے بڑی ہوتی ہے ۔

۳ - رموز و علائم کی ایک تیسری قسم بھی قرار دی جا سکتی ہے ، جس میں ہندسے کسی لفظ یا جملے کی قائم مقامی کرتے ہیں ۔ مثلاً یہ :

۱۲ : حد کے عدد ہیں اور قدیم کتابوں میں ہر حاشیہ کے اختتام پر یہ ہندسہ (۱۲) لکھ دیا جاتا تھا اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ حاشیہ ختم ہوا یا اختتام کو پہنچا ۔ اب اس کا رواج باقی نہیں رہا ۔

۷۸۶ : بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعداد ہیں ۔ خط یا تحریر یا کتاب کے آغاز میں لکھے جاتے ہیں ۔ یہ روایت اب بھی باقی ہے ۔ بہت سے رموز و علائم محققوں کے ذاتی بھی ہوتے ہیں ، جو کسی خاص کتاب یا متن سے استفارے کی سہولت کی خاطر یا تحریر میں کسی حوالے کی تکرار سے بچنے کی خاطر وضع کر لیے جاتے ہیں ۔ مثلاً : کسی مخطوطے کی بحث و تحقیق میں اگر پنجاب یونی ورسٹی لائبریری کے شیرانی کلیکشن ، خدا بخش لائبریری پٹنہ ، رضا لائبریری رام پور اور کل پاکستان انجمن ترقی اردو (پاکستان) کراچی کے حوالے بار بار آ رہے ہوں ، تو محقق کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ ان کے لیے اشارے مقرر کرلے اور شروع ہی میں

وضاحت کر دے کہ حواشی و توضیحات میں نسخۂ ش ، نسخۂ خ نسخۂ ر اور نسخۂ ک سے کیا مراد ہوگی ۔

ان تمام رموز و علائم اور اشارات و نشانات کے فوائد معلوم ہیں ، ان پر کسی بحث و نظر کی ضرورت نہیں ۔ لیکن یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ نقشہ املا میں شامل نہیں ۔

* * *

رموزِ اوقاف

رموزِ اوقاف ان علامتوں کو کہتے ہیں، جن کی مدد سے جملے کے مختلف اجزا کو صحیح طور پر سمجھنے میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔ پروفیسر محمد سلیم نے ان کے لیے اوقافِ قرأت کی ترکیب استعمال کی ہے، لیکن جب اوقافِ قرأت کی اصطلاح ہم استعمال کرتے ہیں تو املا اُس کے دائرے سے باہر نکل جاتا ہے جب کہ اوقاف کا استعمال قرأت اور املا دونوں میں ہوتا ہے۔ قرأت سے مراد یہاں قرآن حکیم کی قرأت یا تلاوت یا صرف پڑھنا یعنی ریڈنگ نہیں بلکہ روزمرہ کی گفتگو، بات چیت، تقریر اس میں شامل ہے۔ لیکن قرأت میں، بلند آواز سے پڑھنے میں یا بات چیت اور عام گفتگو میں تو ہمیں ان اوقاف کے صحیح یا غلط استعمال کا پتا بھی نہیں چلتا، الفاظ آواز کے زیروبم، سختی یا نرمی، بلندی یا پستی، تیزی یا روانی، ٹھہراؤ اور لہجے کے خصائص سے ہم گفتگو کے ربط اور قاری کے مفہوم کو بہ خوبی سمجھ لیتے ہیں۔ قاری کا لہجہ اور گفتگو کا انداز ہمیں مفہوم کی گہرائی تک پہنچا دیتا ہے؛ لیکن اگر کوئی بات لکھی ہوئی اور املا کی شکل میں ہمارے سامنے آئے چوں کہ قاری کی آواز، اس کا اندازِ گفتگو اور لہجہ ہماری رہنمائی کے لیے موجود نہیں ہوتا اس لیے تحریر و املا میں رموز اوقاف کے استعمال کی اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے، بلکہ صحیح تو یہ ہے کہ ضرورت وہیں ہوتی ہے۔ رموزِ اوقاف کی اصطلاح عام ہے اور املا و قرأت دونوں اس کے دائرے میں آ جاتے ہیں۔ اس لیے میری رائے میں اوقافِ قرأت کے مقابلے میں رموزِ اوقاف کی اصطلاح اپنے دائرۂ استعمال کی وسعت اور عمومیت کے لحاظ سے زیادہ مناسب ہے۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے رموزِ اوقاف کے ساتھ ''وقفے'' کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ وقفے کی اصطلاح بھی املا و قرأت کے کسی ایک دائرے تک محدود نہیں۔

اگرچہ اعراب کی طرح رموزِ اوقاف بھی نفسِ املا میں شامل نہیں، لیکن ان کا استعمال از بس ضروری ہے۔ اگر ان کا استعمال نہ کیا جائے یا صحیح استعمال نہ ہو، تو عبارت کے مفہوم کے تعین میں بعض اوقات دقت پیش آتی ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مطلب بالکل خبط ہو جاتا ہے۔ دو عام سے جملے تھے۔ ''روکو مت جانے دو'' ، یا ''بیٹھو مت کھڑے ہو''۔ ان کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ یہ صرف رموزِ اوقاف کا استعمال ہی متعین کرے گا۔ ورنہ ہر شخص اپنے ذوق و غرض کے مطابق اس کا مطلب نکالے گا۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق لکھتے ہیں:

''اوقاف یا وقفے ان علامتوں کو کہتے ہیں، جو ایک جملے کو دوسرے جملے سے، یا کسی جملے کے ایک حصے کو دوسرے حصوں سے علاحدہ کریں۔ ان اوقاف کا برملا فائدہ یہ ہے کہ اول تو ان کی وجہ سے نظر کو سکون ملتا ہے اور وہ تھکتے نہیں، دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ذہن ہر جملے یا جزو جملہ کی اصلی اہمیت کو جان لیتا ہے اور مطلب سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے''۔

اردو زبان کی تاریخ کے دورِ جدید میں رموزِ اوقاف کے کامل شعور کا پتا ہمیں سب سے پہلے سرسید کے ہاں ملتا ہے۔ وہ پہلے شخص ہیں۔ جنھوں نے اردو تحریر کے مختلف اجزا کو مرتب کرنے اور ان کے صحیح مفہوم سے آشنا ہونے کے لیے رموزِ اوقاف کی اہمیت کو نہ صرف محسوس کیا، بلکہ انھیں مرتب کردینے کی سعی بھی کی۔ سرسید نے اردو زبان و ادب کی ترقی کے لیے مختلف میدانوں میں جو عظیم‌الشان خدمات انجام دیں، ان کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ انھوں نے انگریزی زبان میں پنکچوئیشن کی روایت سے واقف ہوکر، اردو میں ان کے رواج اور استعمال کی تحریک شروع کی۔ یہ امتیاز بھی انھیں کے ایک رفیق خواجہ الطاف حسین حالی کو حاصل ہوا کہ انھوں نے سب سے پہلے ان رموز کو اپنی تصانیف میں استعمال کیا، خصوصاً ''یادگار غالب'' کا متن ان کی اس کوشش کی مثال ہے۔ مولانا امتیاز علی خان عرشی نے ''مکاتیب غالب'' کی تدوین میں ان رموز کو پوری طرح برتا ہے۔ اس اہتمام کی بدولت غالب کی تحریر کی وہ تمام پیچیدگیاں دور ہو جاتی ہیں جو غالب کی تعقید پسند طبیعت نے ان کی تحریر میں بعض مقامات پر پیدا کردی تھیں۔

بابائے اردو مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے رموز اوقاف میں گیارہ اور رشید حسن خاں نے ان میں سے ان آٹھ علامتوں کو اختیار کیا ہے ۔ اگرچہ تین متروکہ علامتوں کا استعمال بھی خارج از ضرورت نہیں کہا جاسکتا ، لیکن اگر ان آٹھ علامتوں کو بھی استعمال کر لیا جائے تو تحریر میں اوقاف کی بنیادی اور اہم ضرورت پوری ہو جاتی ہے ۔ یہ آٹھ علامتیں یہ ہیں :

۱ ۔ سکتہ	،	Commas
۲ ۔ وقفہ	؛	Semicolon
۳ ۔ رابطہ	:	Colon
۴ ۔ ختمہ	۔	Fullstop (.)
۵ ۔ سوالیہ	؟	Sign of Interrogation
۶ ۔ ندائیہ ، فجائیہ یا استعجابیہ	!	Sign of Exclamation
۷ ۔ قوسین	( ) { } [ ]	Brackets
۸ ۔ واوین	" "	Inverted Commas

جن تین علامتوں کو رشید حسن خاں نے چھوڑ دیا ہے ، وہ یہ ہیں :

۱ ۔ خط	——	Line
۲ ۔ زنجیرہ	۸ ، ~	Hyphan
۳ ۔ تفصیلیہ	:—	Colon—Dash

جہاں تک تفصیلیہ کا تعلق ہے ، اس کی ضرورت رابطہ (:) پوری کردیتا ہے اور اس کا رواج بھی ہوگیا ہے ۔ اس لیے اسے ترک کردیا جاسکتا ہے ۔ لیکن خط اور زنجیرے کو ترک کردینا ، ایک خاص ضرورت سے آنکھیں بند کرلینے کے مترادف ہوگا ۔ خط کے استعمال کے بارے میں مولوی صاحب نے بتایا ہے کہ یہ جملۂ معترضہ کے شروع اور آخر میں ہوتا ہے ۔ شاید اس صورت میں اس کا استعمال آج نظر نہ آئے لیکن کسی زمانے میں انجمن ترقی اردو نے اور دارالمصنفین اور کئی دوسرے اداروں

نے یہ اہتمام کیا تھا اور دارالمصنفین ، ندوۃالمصنفین وغیرہ کی مطبوعات میں اب بھی یہ اہتمام نظر آتا ہے کہ اشخاص ، مقامات ، کتب وغیرہ کے خاص ناموں پر خط ڈال دیتے ہیں یا کسی عبارت کو اس پر قاری کی خاص توجہ مبذول کرانے کے لیے زیر خط کردیتے ہیں ۔ انگریزی میں اس کا استعمال عام ہے لیکن اردو میں انگریزی کے برخلاف خط کو سطر کے اوپر ڈالا جاتا ہے ، نہ کہ نیچے ۔ زنجیرے کا استعمال تھی میں کسی لفظ یا عبارت کے اضافے کے وقت عام طور پر کیا جاتا ہے ۔ لیکن اس کا استعمال یا تو مصنف نظرثانی کے وقت خود اپنی تحریر میں کرتا ہے یا مصحح (Proof Reader) کتابت و کمپوزنگ میں اصل تحریر کے چھوٹے ہوئے الفاظ کے اضافے کے لیے کرتا ہے ۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مصنف جہاں کہیں اپنی تحریر میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا اسے بدل دینا چاہتا ہے ، وہاں سطر کے نیچے زنجیرے کا نشان (^ ، ^ ، ‸) بناکر سطر کے اوپر یا حاشیے میں مطلوبہ لفظ لکھ دیتا ہے ۔ اس علامت کو دیکھتے ہی قاری ، نقل نویس یا ٹائپسٹ سمجھ جاتا ہے کہ اضافہ شدہ لفظ یا عبارت اس جگہ پر شامل تحریر کی جائے گی ۔

البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مطبوعہ تحریروں میں ، جو باربار کی اصلاح و ترمیم کے بعد چھپتی ہیں ، اس کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی ، لیکن کسی کتاب کی اشاعت ثانی کے وقت ، اگر مصنف نے خود اس میں اصلاح و ترمیم کی ہو ، تو اس کے استعمال کی ضرورت پیش آسکتی ہے اس لیے میرا خیال ہے کہ اس کا استعمال ، خواہ کتنا ہی محدود ہو ، اسے بالکل ترک کردینا ، بلکہ اسے رموزِ اوقاف سے خارج کردینے کی سفارش کسی طرح مناسب نہیں ۔

پروفیسر محمد سلیم نے رموزِ اوقاف میں سے وقفے (Semi Colon) کی علامت (؛) کو ترک کردیا ہے اور مولوی عبدالحق نے جو علامت تفصیلیہ (:ـــ) کے لیے وضع کی تھی ، اسے نقطتین کے نام سے اختیار کیا ہے اور مقصد استعمال "تشریح و تفسیر" بنایا ہے ۔ تفصیلیہ کا بھی یہی مقصد ہے ۔ اس لیے اس پر اعتراض نہیں - اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ کسی اصطلاح اور اس کی شکل میں جو مناسبت ہونی چاہیے ، جیسے قوسین

واوین ، تلاین وغیرہ اصطلاحات اور ان کی شکلوں میں مناسبت پائی جاتی ہے ، اس میں اس کے برخلاف ہے ۔ نقطتین کا اطلاق رابطے کے نشان (:) پر ہو سکتا ہے لیکن تفصیلیہ کے نشان (:— Colon—Dash) پر نہیں ہوتا ۔ ختمہ (Fullstop) کے اردو نشان (۔) کے لیے سلیم صاحب نے خط کی اصطلاح وضع کی ہے جب کہ خط کی اصطلاح دوسرے اصحاب نظر نے دوسرے فعل کے لیے اختیار کی ہے ۔ بریکٹس کی ایک شکل [ ] کے لیے انہوں نے قلابین کی اصطلاح استعمال کی ہے ۔ جو شکلاً و معناً دونوں طرح درست ہے ۔ رابطے (Colon) کی علامت (:) کو انہوں نے بالکل ترک کردیا ہے ۔ سکتے (Comma) کے لیے ''قوما'' کا لفظ جو انگریزی کے لفظ ''کاما'' ہی کا مورد ہے ، استعمال میں آیا ہے لیکن سلیم صاحب نے اس کے لیے ''وقفہ ناقص'' کی اصطلاح استعمال کی ہے ۔ جب کہ دوسرے حضرات نے کامے کا متبادل ''سکتہ'' تجویز کیا ہے اور بڑے پیمانے پر اس کا رواج بھی ہوگیا ہے ۔ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے قوسین یا قلابین ( ) کی شکلوں اور بریکٹس کی تیسری شکل { } سب کے لیے بریکٹس کی انگریزی اصطلاح ہی کو اختیار کرلیا ہے ۔ لیکن شکلوں کی وضاحت کے لیے 'چھوٹا بریکٹ' منجھلا بریکٹ اور بڑا بریکٹ کی اصطلاحیں استعمال کی ہیں اور رشید حسن خاں کے مختارات کے مقابلے میں خط (—Dash) اور خط زیریں (——Under lining Dash) کا رموز و اعلام میں اضافہ کیا ہے ۔

بریکٹس کے سلسلے میں اس بات کی وضاحت نا مناسب نہ ہوگی کہ ان کی تین شکلیں معروف ہیں اردو میں ان کے لیے چھوٹا بریکٹ ، منجھلا بریکٹ اور بڑا بریکٹ کی اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں ۔ ان کی شکلوں کے اختلاف کی وضاحت کے لیے یہ نام مناسب بھی ہیں ۔ ان کی شکلیں یہ ہیں :

۱ ۔ چھوٹا بریکٹ ( )

۲ ۔ منجھلا بریکٹ { }

۳ ۔ بڑا بریکٹ [ ]

ان شکلوں کے اختلاف نے یہ ضرورت پیدا کردی تھی کہ ان کے نام الگ الگ تجویز کیے جائیں ، لیکن مولوی عبدالحق ، رشید حسن

خاں اور ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے ان تینوں کے لیے ایک ہی اصطلاح ''قوسین'' تجویز کی ہے اور باقی تینوں شکلیں رکھی ہیں جب کہ بشمول نارنگ استعمال سب نے صرف ایک، چھوٹے بریکٹ کا بتایا ہے۔ پروفیسر محمد سلیم نے بڑے بریکٹ کے لیے قلابین کی اصطلاح چھوٹے بریکٹ کی اصطلاح ''قوسین'' سے الگ استعمال کی ہے۔ منجھلا بریکٹ صرف ریاضی کے لیے مخصوص ہے۔ عام اردو تحریروں میں اس کا استعمال نہیں دیکھا۔ بریکٹس کی اصطلاحات کے سلسلے میں میرا خیال ہے کہ سلیم صاحب کی تجویز مناسب ہے، اس لیے کہ قلابین کا استعمال تدوین میں کسی محذوف لفظ یا کسی لفظ کی تصحیح یا عدم تفہیم کی صورت میں ''کذا'' لکھنے کے لیے ہوتا ہے، قوسین کا محل استعمال اس سے بالکل مختلف ہے۔ اس لیے میری رائے میں بڑے بریکٹ کی علامت کے لیے ''قلابین'' کی اصطلاح اختیار کر لینا مناسب ہوگا۔

ان اشارات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ رموز اوقاف کے لیے علائم کے تعین اور ان کے تسمیہ و تعریف کا مسئلہ متفق علیہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں معاملہ املا کی معیاربندی کا ہو یا اعراب، علامات اور رموز اوقاف کی اصطلاحات کے تسمیہ و تعین کا ہو، اس میں یک سانیت ضروری ہے۔ یہ بات ابتدائی خواندگی سے لے کر املا و رسم الخط کے موضوع پر سیمیناروں اور ورک شاپوں تک نہایت ضروری ہے کہ جس طرح انگریزی، عربی وغیرہ میں پنکچوئیشن اور رموز اوقاف کے نام اور ان کی شکلیں قطعی متعین ہیں، اردو میں بھی ہونی چاہییں۔

رموز اوقاف کے بارے میں گوپی چند نارنگ نے لکھا ہے:

"مولوی عبدالحق نے قواعد اردو میں جن رموز اوقاف کی سفارش کی ہے، ان میں سے زیادہ تر اردو میں رائج ہو چکے ہیں، معمولی اضافے کے ساتھ انھیں پیش کیا جاتا ہے۔''

رشید حسن خاں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ رموز اوقاف کی بحث میں انھوں نے مولوی صاحب کی تحریر سے خاص طور پر استفادہ کیا ہے۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے بھی انھی گیارہ علامتوں کو اختیار کیا ہے۔

جنھیں مولوی صاحب نے اپنی ''قواعد اردو'' میں بیان کیا ہے اس لیے میری راے میں مناسب ہوگا کہ انھیں کو مناسب ترمیم اور غور و فکر کے بعد قبول کر لیا جائے۔

میرا یہ بھی خیال ہے کہ تعلیم میں کسی علامت کو ترک نہ کیا جائے۔ ہر علامت کی تعریف و تفصیل اور اس کا محلِ استعمال بنایا جائے اور ترک و اختیار کا فیصلہ اہلِ قلم پر چھوڑ دیا جائے۔

★ ★ ★

چند کثیرالاستعمال الفاظ کا املا

املا کا مسئلہ اتنا غیر اہم نہیں، جیسا کہ اب تک سمجھا گیا ہے لیکن اتنا پیچیدہ بھی نہیں جتنا کہ بتایا جاتا ہے اور بعض حضرات کے ذہنوں پر مستولی ہے۔ یہاں چند کثیرالاستعمال الفاظ کے املا کا اصول بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ بعض حضرات لیے، دیے، پیے اور گئے، مٹے، پٹے وغیرہ کے املا میں فرق نہیں کرتے۔ ان الفاظ کا املا عجیب بے ترتیبی کا شکار ہے کوئی ے نقطوں کے ساتھ لکھتا ہے، کوئی اس پر ہمزہ استعمال کرتا ہے اور بعض اوقات تو ے کے نقطے اور ہمزہ، دونوں نظر آ جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ اصول ذہن نشیں کر لیا جائے کہ ے سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو نقطے لگائے جائیں اور حرف ماقبل پر زبر ہو تو ہمزہ استعمال کیا جائے۔ مثلاً لیے، دیے، پیے، کیے وغیرہ اور گئے، مٹے، پٹے وغیرہ۔

۲۔ بعض اسما و افعال عام طور پر ایک ہی طرح لکھے جاتے ہیں، مثلاً: گاے (جانور) گائے (فعل) راے (اسم) رائے (فعل) چاے (پتی یا مشروب) پائے (فعل) پاے (جملہ) جائے (فعل)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشیں رہے کہ گاے (جانور) راے (اسم) چاے (پتی یامشروب) ہاے (جملہ) وغیرہ الفاظ سہ حرفی ہوتے ہیں، جب کہ گائے، لائے، پائے، جائے وغیرہ تمام افعال چہار حرفی ہوتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ اسما و افعال میں فرق اور سہ حرفی اور چہار حرفی لفظوں میں پہچان کے لیے اسما وغیرہ کو بغیر ہمزہ کے اور افعال کو لازماً ہمزہ کے ساتھ لکھنا چاہیے۔

۳۔ مرکبِ اضافی اور توصیفی میں جو ے آتی ہے اس پر بھی ہمزہ کا استعمال درست نہیں ہے۔ ان جملوں میں ے ہمزہ کی قائم مقام ہوتی ہے، مثلاً، حکماءِ وقت، رؤساءِ شہر، علماءِ کرام، فقہاءِ عظام وغیرہ۔ ان تراکیب میں ہمزہ کو ے سے بدل دیا جائے گا، جیسے: حکمائے وقت، رؤسائے شہر، علمائے کرام، فقہائے عظام۔ ان میں ے ہمزہ کی قائم مقام ہو گئی۔ اب اس پر ہمزہ لگانے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اگر کسی نے ہمزہ لگا دیا تو املا غلط ہو جائے گا۔

۴۔ فاعل اور فواعل × کے وزن پر اردو یا کسی زبان میں جو الفاظ آئیں گے ان میں ہمزہ استعمال کیا جائے گا، جیسے: مائل، قائل، ٹائپ، رسائل، مسائل، فوائد، حقائق وغیرہ البتہ ایسے الفاظ جن کے تلفظ میں ے واضح ہو، ان میں ے استعمال ہوگی، جیسے: رہایش، فرمایش، گنجایش وغیرہ۔

۵۔ مستقل بالذات الفاظ کو ملا کر لکھنے کی روایت قدیم بھی ہے اور عام بھی ہے بعض لوگ تو حروف و افعال کو ملا کر لکھ دیتے ہیں، جیسے: انشاءاللہ، لیکن نہ صرف املا کی سہولت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ انھیں الگ الگ ہی لکھنا چاہیے۔ اصولاً بھی انھیں الگ الگ ہی لکھنا چاہیے اصول یہ ہے کہ ہر مستقل لفظ کو الگ لکھنا چاہیے، مثلاً: چوں کہ، چناں چہ دو دو مستقل لفظوں کے مجموعے ہیں، چہ جائے کہ تین لفظوں کا مجموعہ ہے۔ ان لفظوں کو اور ان جیسے دوسرے لفظوں کو الگ الگ لکھنا چاہیے۔ محض اس وجہ سے کہ ان لفظوں کو ملا کر لکھنے کی روایت ملتی ہے، غلط کو صحیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اسی طرح اس کو، ان کے، کے لیے، کیوں کہ، اس وقت، ایک دن، بے حد، بھیج دیا وغیرہ بے شمار الفاظ ہیں اسی قسم کا جملہ ''ان شاء اللہ'' ہے، جسے ملا کر لکھا جاتا ہے۔ حالانکہ ان ایک الگ لفظ ہے، 'شاء' دوسرا لفظ ہے۔ اس قسم کے تمام الفاظ کو الگ الگ لکھنا چاہیے۔

انجمن ترقی اردو نے سفارش کی تھی کہ ہر لفظ کے صوتی اجزا کو

الگ الگ لکھا جائے۔ اصولاً یہ ایک نہایت معقول تجویز تھی جس کی سفارش کی گئی تھی، لیکن عام اور سانوس الفاظ میں اس اصول کی پابندی کے اہتمام کی ضرورت نہیں، مثلاً مسٹر، اسکول، اسٹول، ولیم، اسٹیشن، شکلیں وغیرہ میں اگر اس اصول کو برتا جائے تو ان الفاظ کی شکل یہ ہو جائے گی: مِس ٹر، اِس کول، اِس ٹول، وِل یم، اِس ٹے شن، شک لیں۔ ان الفاظ کا اصولاً یہ بالکل صحیح املا ہے، لیکن اس طرح ان الفاظ کی مانوس شکلیں بھی ہمارے لیے غیر مانوس اور ان جانی ہو جاتی ہیں۔ البتہ کثیرالحروف الفاظ کے املا میں یہ اہتمام ضرور سہولت پیدا کرے گا، مثلاً: یونی ورسٹی، سرٹی فیکیٹ، انسٹی ٹیوٹ وغیرہ الفاظ اگر اسی طرح کے مناسب ٹکڑوں میں لکھے جایا کریں، تو مناسب ہوگا۔

۶- بہت سے حضرات دو چشمی ہے (ھ) کے استعمال پر غور نہیں کرتے۔ جس حرف کو اردو میں ''دو چشمی ہے'' کہا جاتا ہے، وہ کوئی حرف نہیں دو چشمی ہے ہمیشہ کسی حرف سے مل کر وجود میں آتی ہے، جیسے: بھ، پھ، تھ، کھ، گھ وغیرہ۔ پس ضروری ہے کہ جن لفظوں میں دو چشمی ہے (ہائے مخلوط) آتی ہے، انہیں ہائے مخلوط کے ساتھ لکھا جائے، جیسے انھیں، تمھیں، گھر،، لکھنا، پڑھنا، اٹھنا، بیٹھنا، مجھے۔ اس قسم کے لفظوں کے املا میں ہائے مخلوط کو اس کی اصلی شکل (ھ) میں لکھنا چاہیے۔

جن لفظوں میں ہائے ہوز (ہ) ہو، انہیں کہنی دار لکھنا چاہیے، جیسے: کہنا، پہننا، گہنا، کہا، بہنا وغیرہ اور جب (ہ) آخر میں آئے تو اسے اس شکل میں لکھنا چاہیے، جیسے: زندہ، مردہ، بیوہ، مکروہ وغیرہ۔

—— : ০ : ——

صحت نامہ

کتابیات اردو املا اور دوسرے مسائل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۶	قرآن السعدین	قران السعدین
۱۵	۷	عضنفر	غضنفر
۲۵	۹	دروائی	دردائی
۲۵	۱ تا ۳	اندراج نمبر ۱۰۸	اندراج زائد ہے - اسے حذف سمجھا جائے -
۲۷	۴ ، ۵	اندراج نمبر ۱۱۶	اندراج زائد ہے - اسے حذف سمجھا جائے -
۲۹	۸	میں ورق اور	میں ہر ورق بطور
۲۹	۱۲ تا ۱۴	اندراج نمبر ۱۳۸	اندراج زائد ہے - اسے حذف سمجھا جائے -
۳۶	۶	۱۸۷۸ء	۱۹۷۸ء
۳۶	۷	الکتتاب	الکتاب
۵۴	۱۴	جٹوبادھیا	چٹوبادھیا
۵۹	۱۲	دشنوناتھ	وشنوناتھ
۵۹	۱۷	—	اس سطر کو حذف سمجھا جائے -
۷۰	۶	اورئینٹل	اوریئنٹل
۷۳	۱۸	''اردو کی محفل'' علی گدھ	اردوئے معلیٰ علی گڑھ
۷۷	۱۵	''اورنگ آباد''	اورنگ آباد
۷۸	۸	مصر : جوبلی	: جوبلی -

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۳	۹	تحفانی	تحتانی
۸۹	۱۶	ترویح	ترویج
۹۳	۵	تجربہ	تحریر
۹۶	۷	دیوتا گری	دیوناگری
۱۰۳	۵، ۶، ۷، ۸	اندراج نمبر ۷۰۹	اندراج زائد ہے۔ اسے حذف سمجھا جائے۔
۱۰۶	۱۶ تا ۲۱	اندراج نمبر ۷۴۴	اندراج زائد ہے۔ اسے حذف سمجھا جائے۔
۱۰۷	۴	از بہ	از
۱۱۱	۱۳	مخارج	مخارج
۱۱۴	۱۱	اردو میں	ادبی اور
۱۱۵	۴	التماص	التماس
۱۱۶	۱	کیعی	کیفی
۱۱۹	۸، ۹	اندراج نمبر ۸۴۰	اندراج زائد ہے۔ اسے حذف سمجھا جائے۔
۱۲۱	۴، ۵	اندراج نمبر ۸۵۰	اندراج زائد ہے۔ اسے حذف سمجھا جائے۔
۱۲۵	۵	کفالت	کفارت
۱۰	۲	ہندوستانی	ہندوستانی کیا ہے؟
۱۲	۹	کتبہ	مکتبہ
۱۳	۲۲	سیاب	سیاب
۱۴	۶	ازاحۃ	ازالہ
۲۷	۱۹	اندراج ۱۲۳ حذف سمجھا جائے۔	
۲۹	۵	لطابع	مطابع
۳۴	۶	مت	مترجم
۷۶	۱۱	سوکت	شوکت
۸۷	۲۰	اندراج ۸۷ حذف سمجھا جائے۔	
۹۹	۱۴	اندراج ۹۶۶ حذف سمجھا جائے۔	
۱۵۶	۲۱	( )	(سہ)
۱۵۶	۲۷	( )	(عہ، عمہ، سہ، *)